ما شاء الله لا قوة الا بالله

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمد اللہ العلی العظیم و نصلی علی رسولہ الکریم و علی آلہ و اصحابہ بالتبجیل والتعظیم
بعد اسکے احقر العباد رحمان علی حکیم کہتا ہی کہ یہ رسالہ موسومہ بہ **تحفہ مقبول در فضائل رسول**
بامید فائدہ خاص و عام کے اردو زبان مین لکھتا ہون ناظرین با انصاف سے امید ہی کہ سہو و خطا میری معاف
کر کے اصلاح سے مزین فرماوین جزاہم اللہ خیرا پوشیدہ نرہے کہ اگرچہ سب انبیا علیہم السلام کے
نفوس زاکیہ و ابدان صافیہ پاک و صاف ہین ہر نقصان و عیب سے اور تصدیق و ایمان ہر ایک نبی کے
ساتھ ضروری ہی باوجود اسکے اللہ تعالی نے بعضے کو اوپر بعضے کے فضیلت اور فوقیت دی ہی جیسا کہ
فرمایا فضلنا بعضہم علی بعض پس مراتب و مدارج انبیا مین تفاوت اور تفاضل ہی خصوصا
جناب ختمی مآب سرور انبیا پیشوای اتقیا مخزن علوم اولین و آخرین معدن فیوض انبیا و مرسلین مرکز دائرہ
فضل و کمال مظہر انوار حسن و جمال سید الرسل فخر جز و کل احمد مجتبی محمد مصطفی صلی اللہ علیہ و علی آلہ و اصحابہ
سب انبیا علیہم السلام سے افضل و اعظم و اشرف و اکرم ہین اور اس مین شک نہین ہی کہ جو کمالات و
فضائل و کرامات و خصائل اور نبیون کو جدا جدا حاصل ہوئے تھے وہ سب یکجا آپ کو مثل اون کے
بلکہ اون سے بہتر حاصل ہوئے اور سوای اون فضائل و کمالات کے اور بہت کمالات ہین کہ کسی نبی کو

حاصل نہین ہوئے صرف ذات بابرکات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ مخصوص ہین اگر کوئی کہے
کہ تفضیل آنحضرتؐ کی اور انبیا پر بموجب حدیث نبوی لا تفضلونی علی یونس بن متی وغیرہ کے
روا نہین ہی جواب اوسکا یہ ہی کہ ایسی حدیثین آنحضرتؐ سے بر سبیل تواضع وارد ہوئی ہین اور انا سید
ولد آدم بطور ذکر نعمت کے آپ نے فرمایا ہی بموجب آیہ کے واما بنعمۃ ربک فحدث
اور آیۂ کریمہ لا نفرق بین احد منھم مین نفی تفریق ایمان کی ہی جیسا کفار کہتے تھے
نؤمن ببعض ونکفر ببعض نہ نفی تفاوت مراتب کی چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی ورفع
بعضھم درجات حاصل کلام اوصاف وفضائل حضرتؐ کے دو قسم ہین ایک وہ کہ جسمین
اور انبیا بھی آپکے شریک تھے دوسرے وہ کہ صرف ذات ستودہ صفات سے خصوصیت رکھتے ہین
اور جو فضائل مخصوصہ کہ سوای اوسکے آپ کی امت مرحومہ کو عطا ہوئے ہین درحقیقت وہ
بھی آپ ہی کی طرف راجع ہین اس رسالے کا مضمون تین فصل مین بیان ہوتا ہی

باللہ التوفیق والھدایۃ فی البدایۃ والنھایۃ

فصل پہلی اوصاف وفضائل مشترکہ کے بیان مین آدم علیہ السلام کو اللہ تعالی نے
اپنے ید قدرت سے بنایا خلقت بیدی اور اوس مین نفخ روح فرمایا فاذا سویتہ و
نفخت فیہ من روحی حضرتؐ کے نور کامل السرور کو اپنے نور گنجینۂ ظہور سے پیدا کیا کل الخلائق
من نوری وانا من نور اللہ پھر دنیا مین سینہ مبارک کو چاک کرکے ایمان وحکمت سے بھر دیا
وہان تخلیق آدم دفعۃ واحد ہوئی یہان شرح صدر فخر عالم نے چار مرتبہ ظہور پایا الم نشرح
لک صدرک فرشتون نے بامر الہی آدم کو سجدہ کیا فسجد الملائکۃ کلھم حضرت پر
اللہ تعالی اور فرشتے اوسکے درود بھیجتے ہین بلکہ مومنون کو بھی درود اور سلام بھیجنے کا حکم
کیا ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ و

سَلِّمُوا تَسْلِيمًا کو کہ سجود ملائکہ بھی آدم کو ببرکت نور محمدی کے جو پیشانی آدم مین لامع
تھا واقع ہوا مگر یہ صلوۃ و سلام اوس سجدہ سے افضل و اعلی ہی کسواسطے کہ اس مین اللہ تعالی بھی فرشتو
کا شریک ہی اور آدم کو فقط فرشتون ہی نے سجدہ کیا تھا اور یہ ہی کہ وہ سجدہ صرف ایک مرتبہ وقوع
مین آیا اور یہ صلوۃ و سلام ہمیشہ اور ہر دن نیا ہی روز قیامت تک آدم کو علم اسما سکھایا وَعَلَّمَ
آدَمَ الْأَسْمَاءَ كُلَّهَا حضرت کے واسطے آپکی امت متمثل کی گئی اور سب کے نام سکھائے گئے
آدم کو صرف اسما سکھائے گئے ہمارے حضرت کو اسما سکھائے گئے اور مسمی دکھائے گئے
یہ تعلیم حضرت کی تعلیم آدم سے افضل ہی شیث علیہ السلام بصفت معرفت موصوف تھے ہمارے
حضرت مین اون سب سے زیادہ یہ صفت تھی چنانچہ آپنے فرمایا ہی اَلْمَعْرِفَةُ رَأْسُ مَالِي
ادریس علیہ السلام کو اللہ تعالی نے بہشت مین زندہ پونہچایا وَرَفَعْنَاهُ مَكَانًا
عَلِيًّا ہمارے حضرت کو ایسے مکان تک پونہچایا کہ کوئی نبی اور فرشتہ اوس مقام تک کبھی نہ پہونچا
ثُمَّ دَنَى فَتَدَلّٰى فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنٰى نوح علیہ السلام پر جو لوگ ایمان
لائے تھے وہی غرق ہونے سے بچے قِيلَ يَا نُوحُ اهْبِطْ بِسَلَامٍ مِنَّا وَبَرَكَاتٍ عَلَيْكَ
وَعَلٰى أُمَمٍ مِمَّنْ مَعَكَ ہمارے حضرت کے وقت کے کفار بسبب برکت آپکے عذاب دنیا سے محفوظ
ہے مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَأَنْتَ فِيهِمْ حضرت نوح نے اپنی امت کے کافرون کے حق مین دعا کی
رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا حضرت نے جنگ احد مین باوجودیکہ
کافرون سے بڑی بڑی سختیان اوٹھائین پھر بھی اون کے حق مین دعای بد نکی بلکہ بنظر رحمت
فرمایا اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَوْمِي فَإِنَّهُمْ لَا يَعْلَمُونَ حضرت نوح کی کشتی پانی پر ترتی تھی
یہان وقت درخواست عکرمہ بن ابی جہل کے حضرت کے اشارے سے پتھر پانی پر ترنے لگا
لوط علیہ السلام کی امت پر پتھر برسا وَأَمْطَرْنَا عَلَيْهِمْ حِجَارَةً مِنْ سِجِّيلٍ حضرت نے

ہنوز دنیا مین قدم نہین رکھا تھا کہ اصحاب فیل کے شر سے اللہ تعالی نے خانۂ کعبہ کو
محفوظ رکھا اور کفار پر پتھر برسایا تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّن سِجِّيلٍ ابراہیم علیہ السلام
پر آتش نمرود سرد ہوئی يَا نَارُ كُونِي بَرْدًا وَّسَلَامًا عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ حضرت کے واسطے
کفار کی لڑائی کی آگ ٹھنڈھی کی گئی كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ
اور اس سے زیادہ یہ ہی کہ آپ شب معراج مین آگ کے دریا پر ہو کر گذرے جسکو کرۂ نار
کہتے ہین اور کرۂ نار آپ کی برکت سے ٹھنڈھا ہوگیا ابراہیم نے تبر سے بتون کو
توڑا فَجَعَلَهُمْ جُذَاذًا حضرت نے بتان کعبہ کو جو سیسے سے دیوار مین جمائے
ایک لکڑی کے اشارے سے گرادیا جَاءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ابراہیم نے خانۂ کعبہ
بنایا حضرت نے تعمیر قریش کے وقت حجر اسود کو اوسکے مقام پر رکھا اور حجر اسود خانۂ کعبہ
مین بمنزلۂ دل کے ہی بدن مین پس شراکت حضرت کی تعمیر خانۂ کعبہ مین اقوی اور اعلی
ہی ابراہیم نے مقام خلت کا پایا وَاتَّخَذَ اللَّهُ إِبْرَاهِيمَ خَلِيلًا حضرت نے مقام محبت
پایا محبت خلت سے اعلی ہی کیونکہ حبیب اوس محب کو کہتے ہین کہ مقام محبوبیت کو پہونچ جائے
إِن كُنتُمْ تُحِبُّونَ اللَّهَ فَاتَّبِعُونِي يُحْبِبْكُمُ اللَّهُ خلیل وہ ہی جسکا فعل برضای خدا ہو
افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ حبیب وہ ہی کہ فعل خدا کا موافق اوسکی رضا کے ہو فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً
تَرْضَاهَا خلیل نے مغفرت کی طمع کی وَالَّذِي أَطْمَعُ أَن يَغْفِرَ لِي حبیب کو مغفرت
خود بخود ملی لِيَغْفِرَ لَكَ اللَّهُ خلیل نے بالتجا عرض کیا وَلَا تُخْزِنِي يَوْمَ يُبْعَثُونَ
حبیب کی شان مین بے التجا ارشاد ہوا يَوْمَ لَا يُخْزِي اللَّهُ النَّبِيَّ بلکہ براہ کمال محبت اور
بھی زیادہ فرمایا وَالَّذِينَ آمَنُوا مَعَهُ خلیل نے امید ہدایت کی کی إِنِّي ذَاهِبٌ
إِلَىٰ رَبِّي سَيَهْدِينِ حبیب کو بطور خود فرمایا وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ خلیل نے

درخواست کی وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ حبیب کے حق مین فرمایا وَرَفَعْنَا
لَکَ ذِکْرَکَ خلیل نے کہا وَاجْعَلْنِیْ مِنْ وَّرَثَۃِ جَنَّۃِ النَّعِیْمِ حبیب کے واسطے حکم ہوا اِنَّا
اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ خلیل نے کہا وَّاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ حبیب کے حق مین کہا
اِنَّمَا یُرِیْدُ اللّٰہُ لِیُذْھِبَ عَنْکُمُ الرِّجْسَ اَھْلَ الْبَیْتِ وَیُطَھِّرَکُمْ تَطْھِیْرًا
ابراہیم خلیل کو ذبح اسمٰعیل خواب مین دکھایا اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُکَ
حبیب کو واقعہ شہادتِ حسینؑ کا زبانِ جبریلؑ سنایا خلیل ذبح اسمٰعیل پر راضی ہوئے اونکو
بشارتِ اسحٰق ملی وَبَشَّرْنٰہُ بِغُلٰمٍ عَلِیْمٍ حبیب اپنے فرزند کے قتل پر صابر ہوئے اونکو
بشارت شفاعت کبریٰ ملی وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی فائدہ ہرگاہ خلیل
حبیب مین کہ محل خلت و محبت ہین اسقدر فرق ہی تو خلت و محبت مین بمنزلہ اولی فرق ظاہر ہے
پس معلوم ہوا کہ صفت خلت خاص حضرت ابراہیمؑ کیواسطے اور محبت صفت خاص ہمارے
حضرتؐ کے لیے ہی لیکن سرورِ کائنات باوجود خصوصیت محبت کے صفت خلت مین ابراہیمؑ کے
شریک ہین بلکہ آپ کی خلت خلت ابراہیمؑ سے اکمل و افضل ہی اور صفت محبت کی اوسپر زیادہ
ہی لَوْ کُنْتُ مُتَّخِذًا خَلِیْلًا غَیْرَ رَبِّیْ لَاتَّخَذْتُ اَبَا بَکْرٍ خَلِیْلًا یہان سے معلوم ہوا کہ
اللہ تعالیٰ آپ کا خلیل ہی سوای اوسکے کوئی آپ کا خلیل نہین اور نسبت خلت کی دونون
طرف سے ہوتی ہی جب اللہ تعالیٰ آپ کا خلیل ہوا آپ بھی اللہ تعالیٰ کے خلیل ہوئے اسمٰعیل
علیہ السلام کی زبان عربی تھی اور وہ اس زبان کی فصاحت مین مشہور تھے چنانچہ
یہی زبان حضرت کو بھی بفصاحت تمام عنایت ہوئی اَنَا اَفْصَحُ مَنْ نَّطَقَ بِالضَّادِ اور حضرت
عمرؓ کے جواب مین آپ نے فرمایا کہ اسمٰعیل کی زبان محو و مندرس ہو گئی تھی لائے جبریل میرے
پاس اوس زبان کو اور مینے اوس زبان کو یاد کرلیا اور فرمایا اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ

اسحق علیہ السلام رضا کے ساتھ موصوف تھے اور ہمارے حضرت صلعم نے فرمایا اَلرِّضَاءُ و
غَنِیمَتِی یعقوب علیہ السلام کو اپنے بیٹے یوسف سے محبت تھی اور اونکی جدائی
کا غم تھا آخر اللہ تعالی نے اونکو وصالِ یوسفؑ کی بشارت دی اور پھر ملاقات سے اونکی
آنکھین روشن کین اسی طرح ہمارے حضرتؐ کو اپنی امت سے محبت تھی اور اونکے عصیان
کا آپ کو غم تھا اللہ تعالی نے آپ کو مغفرتِ امت کی بشارت دی ہر گاہ مغفرت کی
بشارت حاصل ہوئی بالضرور اللہ تعالی امتِ مرحومہ کو اپنے اور اپنے حبیب کے دیدار سے
مشرف کریگا پس بیٹے کی محبت مین کہ ہر ایک کو ہوتی ہی اور امت کی محبت مین کہ خاص حضرت کو تھی
بڑا فرق ہی یوسف علیہ السلام کو تھوڑا حسن ملا ہمارے حضرتؐ کو بالکل حسن عطا ہوا شعر ای
صبحِ سعادت زجبینِ تو ہویدا + آن حسن چہ حسن ست تبارک و تعالی + یوسفؑ کو دیکھکر زنانِ
مصر نے اپنے ہاتھ کاٹے حضرتؐ کو اگر دیکھتین تو دل کو ٹکڑے ٹکڑے کرتین شعر
لَوَاحِیْ زُلَیْخَا لَوْ رَأَیْنَ جَبِیْنَہٗ + لَاٰثَرْنَ تَقْطِیْعَ الْقُلُوْبِ عَلٰی یَدٍ + یوسفؑ صبیح
تھے اور آپ ملیح ملاحت مین جو مزا ہی وہ صباحت مین نہین یوسفؑ کو بسبب عشق زلیخا کے حکومت
مصر عطا ہوئی مَکَّنَّا لِیُوْسُفَ فِی الْاَرْضِ حضرت خدیجۃ الکبری کا عشق حسن رسالت پناہی کے
ساتھ اس سے کم نہین وَوَجَدَکَ عَائِلًا فَاَغْنٰی موسی علیہ السلام کے عصا کو اللہ تعالی
نے اژدہای غیر ناطق بنایا ہمارے حضرتؐ کی جدائی مین چوب ستون کو رولایا موسیؑ کو ید بیضا
نبوت کا نشان ملا ہمارے حضرتؐ خاتم النبیین تھے اسی واسطے خاتم نبوت آپ کو عطا ہوئی
ید بیضا کی روشنی مین آنکھین جھپکتی تھین تَخْرُجْ بَیْضَآءَ مِنْ غَیْرِ سُوْٓءٍ ہمارے حضرتؐ کو
سراپا نور کا عالم بنایا قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ اگر وہ نور پردۂ بشریت مین چھپا
نہوتا کسی کی نظر آپ کے جمالِ باکمال تک نہ پہونچتی نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ شعر یک چراغست درین خانہ

بیان تفضیل بر یعقوب علیہ السلام

بیان تفضیل بر یوسف علیہ السلام

کہ از پرتو آن + ہر کجا می نگری انجمنی ساختہ اند + موسیٰ کے واسطے دریای نیل پھٹ گیا
اِذْ فَرَقْنَا بِکُمُ الْبَحْرَ حضرت کے اشارے سے چاند آسمان پر پھٹ گیا اِقْتَرَبَتِ السَّاعَۃُ
وَانْشَقَّ الْقَمَرُ معجزۂ موسیٰ اور معجزۂ محمدی مین زمین و آسمان کا فرق ہے موسیٰ نے اپنا
عصا پتھر مین مارا پتھر سے پانی جاری ہوا فَانْفَجَرَتْ مِنْہُ اثْنَتَا عَشْرَۃَ عَیْنًا حضرت
کی اونگلیون سے پانی جاری ہوا اور یہ بات بہت ابلغ ہے کیونکہ پتھر سے پانی نکلنا ممکن ہے
بخلاف اونگلیون کے موسیٰ نے خضر سے کہا اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ حضرت کی
درخواست خدا سے تھی رَبِّ زِدْنِیْ عِلْمًا موسیٰ کی مناجات کا مقام طور سینا ہے حضرت
کی مناجات کا مقام عرش معلی ہے موسیٰ نے درخواست رویت کی کیا تب ارشاد ہوا لَنْ تَرَانِیْ
حضرت کیواسطے حکم ہوا اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّکَ موسیٰ نے شرح صدر کی دعا کی رَبِّ اشْرَحْ
لِیْ صَدْرِیْ آپ کو شرح صدر بے مانگے ملا اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ موسیٰ نے اپنی
امت پر ہارون کو خلیفہ بنایا ہَارُوْنَ اخْلُفْنِیْ فِیْ قَوْمِیْ حضرت کی امت پر اللہ تعالیٰ خلیفہ
ہے وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ مِنْ بَعْدِیْ ہارون علیہ السلام مین وصف فصاحت تھا
ھُوَ اَفْصَحُ مِنِّیْ لِسَانًا حضرت اون سے زیادہ فصیح تھے اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ
فصاحت ہارونؑ کی زبان عبرانی مین تھی حضرت کی فصاحت عربی مین تھی زبان عربی
سب زبانون سے افصح ہے ھٰذَا لِسَانٌ عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ فصاحت ہارون علیہ السلام
کی بہ نسبت موسیٰ کی تھی نہ بہ نسبت سب آدمیون کے کسواسطے کہ موسیٰ نے افصح منی کہا
اور یہ بات ظاہر ہے کہ موسیٰ کی زبان مین لکنت تھی اگر ہارونؑ اون سے فصیح ہوئے تو کچھ
تعجب نہین داود علیہ السلام کے ہاتھ پر اللہ تعالیٰ نے لوہے کو نرم کیا حضرت کی
دعا سے خشک درخت کو سبز بنایا اور قدم شریف کے نیچے پتھر کو نرم کردیا داود کے ساتھ

بیان افضلیت بر سلیمان علیہ السلام

پہاڑ تسبیح کرتے تھے حضرت صلعم کے ہاتھ مین پتھر نے تسبیح کی داؤد علیہ السلام خوش آواز تھے ہمارے حضرت اون سے بھی زیادہ تر خوش آواز تھے انس رض سے مروی ہی کہ نہین بھیجا اللہ تعالی نے کسی پیغمبر کو مگر خوش رو اور خوش آواز یہانتک کہ بھیجا ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو خوش رو اور خوش آواز زیادہ تر سب سے سلیمان علیہ السلام کو اللہ تعالی نے چڑیون کی بولی سکہائی عُلِّمْنَا مَنْطِقَ الطَّيْرِ حضرت صلعم کے سامنے گوشت زہر آلودہ کا بولنا اور اونٹ کا شکوہ کرنا اور چڑیا کا آپ سے فریاد کرنا جب کسی نے اوسکے بچون کو لے لیا تھا کتب معجزات مین مصرح ہی سلیمان ع کے واسطے ہوا کو تابعدار بنایا غُدُوُّهَا شَهْرٌ وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ آپ کو براق عطا کیا کہ ہوا سے بھی زیادہ تیز رو تھا بلکہ بجلی سے بھی تیز تر کہ چشم زدن مین فرش سے عرش پر لے گیا سلیمان نے شیطان کو مسخر کیا وَالشَّيَاطِينَ كُلَّ بَنَّاءٍ وَغَوَّاصٍ آنحضرت کے پاس نماز کے وقت شیطان کا آنا اور اوسپر آپ کا قادر ہونا اس تسخیر سے افضل ہی سلیمان ع کیواسطے جن مسخر ہوئے وَآخَرِينَ مُقَرَّنِينَ فِي الْأَصْفَادِ اور ہمارے حضرت پر جن ایمان لائے فَآمَنَّا بِهِ سلیمان علیہ السلام جنون سے کام لیتے تھے وَمِنَ الْجِنِّ مَنْ يَعْمَلُ بَيْنَ يَدَيْهِ اور آنحضرت جنون سے اسلام لیتے تھے أَجِيبُوا دَاعِيَ اللَّهِ وَآمِنُوا بِهِ سلیمان ع کو جنون کا لشکر ملا تھا وَحُشِرَ لِسُلَيْمَانَ جُنُودُهُ مِنَ الْجِنِّ اور آنحضرت کو فرشتون کا لشکر ملا يُمْدِدْكُمْ رَبُّكُمْ بِخَمْسَةِ آلَافٍ مِنَ الْمَلَائِكَةِ سلیمان ع کے لشکر مین چڑیون کو بھی شمار کیا ہی اور سب سے زیادہ تر عجیب قصہ اوس کبوتر کا ہی جو غار حرا کے دروازے پر آیا اور ایک ساعت مین آشیانہ لگا کر بیضہ دیا اور آپ کو دشمنون سے بچایا اور لشکر سے مقصود حمایت اور بچاؤ ہی یہان ایک کبوتر سے وہی بات حاصل ہوئی سلیمان ع

کو ہفت اقلیم کی بادشاہی ملی ہمارے حضرتؐ کے سابت سلطنت اور یہود دیت دونون
کردی گئین آنحضرتؐ نے بندگی اختیار کی تو آپ کو عقبیٰ کی بادشاہی ملی یہ ایسی بادشاہی ہے
جسکا زوال نہین وَلَلْآخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْأُولَىٰ حضرت سلیمانؑ کیواسطے آصف بن برخیا
بلقیس کا تخت اوٹھا لایا ہمارے حضرت کیواسطے مقدمہ نکاح زینب مین خود اسد تعالی
فرماتا ہے زَوَّجْنَاكَهَا ایوب علیہ السلام تھے صابر تھے إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا
ہمارے حضرتؐ کی بھی شان مین اسد تعالی فرماتا ہے فَاصْبِرْ كَمَا صَبَرَ أُولُو الْعَزْمِ مِنَ
الرُّسُلِ بلکہ صبر آنحضرتؐ کا صبر ایوبؑ سے زیادہ تر تھا چنانچہ آپ نے فرمایا ہے مَا أُوذِيَ
نَبِيٌّ قَطُّ مِثْلَ مَا أُوذِيتُ جو تکالیف وایذای روحانی وجسمانی آنحضرتؐ نے جانب کفار سے
اوٹھائین ہین کسی اور پیغمبر کو پیش نہین آئین امام حسینؑ کی شہادت سے دیون کے ہاتھ
سے اور مطلع ہونا آپ کا اوسپر بوسیلۂ وحی کے اور شہید ہونا دندان مبارک کا سوای
اسکے اور تکلیفین جو کتب سیر مین موجود ہین ظاہر وہویدا ہے یوشع علیہ السلام
نے ہزار مہینے تک خدا کی راہ مین جہاد کیا اور کمر کھولی حضرت کو اسد تعالی لیلۃ القدر
عنایت کی جو ہزار مہینے سے بہتر ہے لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ أَلْفِ شَهْرٍ ہزار مہینے
کا جہاد صرف یوشع علیہ السلام کیواسطے تھا لیلۃ القدر کا ثواب حضرت کو ملا اور بطفیل
اونکے اتنک امت مرحومہ کو ملتا ہے صالح علیہ السلام کی دعا سے پتھر سے اوٹنی
پیدا ہوئی پہاڑون کا سلام کرنا ہمارے حضرتؐ پر اور درخت کا آپ کے حضور مین
حاضر ہونا اوس سے کم نہین یونس علیہ السلام کو اسد تعالی نے لاکھ خواہ سوا لاکھ
آدمیون پر مبعوث فرمایا وَأَرْسَلْنَاهُ إِلَىٰ مِائَةِ أَلْفٍ أَوْ يَزِيدُونَ ہمارے حضرتؐ
کو جمیع آدمیون پر رسالت دی وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ بلکہ آپ کی رحمت

سب عالم کو شامل ہی وَمَآ اَرْسَلْنَاکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ یونس نے چالیس برس تک
اپنی قوم کو دعوتِ اسلام کی قوم نے پرستش بعل سے منہ نہ موڑا اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا
ہمارے حضرت کی دعوت نے یہ تاثیر دکھائی کہ بیشمار مشرکین لات و منات پر لات مار کر اسلام
سے مشرف ہوئے یونس نے قوم کے حق مین دعای بد کی اجابتِ دعا مین توقف ہوا
یونس وہان سے نکلے اِذْ ذَّهَبَ مُغَاضِبًا ہمارے حضرت نے چاہا کہ قبیلہ بنی ثقیف
پر دعای بد کرین حق تعالی نے آپ کو صبر کیو اسطے ارشاد کیا اور کہا وَلَا تَكُنْ
كَصَاحِبِ الْحُوْتِ یحیی علیہ السلام کو لڑکپن مین اسد تعالی نے پیغمبری دی
وَاٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا ہمارے حضرت قبل تخلیق آدم و عالم نبی تھے كُنْتُ نَبِيًّا
وَّاٰدَمُ بَيْنَ الْمَاءِ وَالطِّيْنِ مروی ہی کہ آنحضرت تین برس کے تھے لڑکون نے
آپ سے کہا کہ ہمارے ساتھ کیون نہین کھیلتے آپ نے فرمایا کہ مین کھیلنے کیواسطے
پیدا نہین ہوا عیسی علیہ السلام اندھے کو دیکھنے والا کرتے تھے اور کوڑھیکو اچھا
کرتے تھے اور مردیکو زندہ کرتے تھے اُبْرِئُ الْاَكْمَهَ وَالْاَبْرَصَ وَاُحْيِ الْمَوْتٰى
ابو قتادہ کی آنکھ باہر نکل آئی تھی آنحضرت نے اونکی آنکھ درست کر دی بیشتر سے بہتر
اور معاذ بن عفرا کی جورو کو بیماری برص کی تھی آنحضرت نے اوسکو ایک لکڑی سے چھوا
وہ اچھی ہو گئی شعر قدم نہادی و بر ہر دو دیدہ جا کردی + بیک نفس دلِ بیمار را
دوا کردی + ایک شخص حضرت کے پاس آیا اور کہا کہ اگر میرے بیٹے کو آپ جلا دوین
تو مین ایمان لاؤن چنانچہ آنحضرت اوسکی قبر پر تشریف لیگئے اور اوسکا نام لیکر کے پکارا
لڑکے نے قبر سے جواب دیا لَبَّيْكَ وَسَعْدَيْكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ عیسی کو اسد تعالی
چوتھے آسمان پر لے گیا بَلْ رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَيْهِ ہمارے حضرت شبِ معراج مین ساتون

آسمان بلکہ لامکان تک تشریف لے گئے عیسیٰؑ جب پیدا ہوئے قوم والے مریم کو ملامت
کرنے لگے تب عیسیٰ نے کہا اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ ہمارے حضرتؐ نے دنیا
مین قدم رکھتے ہی سربسجدہ ہو کر فرمایا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اِنِّي رَسُوْلُ اللّٰهِ عیسیٰ نے
دو حواریون کو واسطے دعوتِ دین کے طرف اہل انطاکیہ کے بھیجا انطاکیہ والون
نے اونکو جھوٹھا ٹھہرایا تب تیسرے حواری کو بھیجا اسپر بھی اہل انطاکیہ ایمان نہ لائے
اور اونکو جھوٹھا بنایا اور ثبوت رسالت کا طلب کیا حواریون نے اپنی رسالت کا گواہ
خدا کو قرار دیا قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ اور ہمارے حضرتؐ کی رسالت
پر اللہ تعالی آپ بقسم گواہی دیتا ہے يٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۙ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ
تا کسی کافر کو جای شک و انکار باقی نرہے الغرض جو کمالات اور خوبیان اور انبیا مین علیحدہ علیحدہ
تھین وہ سب آپ کی ذات ستودہ صفات مین بطریق اولی و اعلی و اکمل مجتمع ہوئین ہے
خوبی و حسن و شمائل حرکات و سکنات + آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری + اَللّٰهُمَّ
صَلِّ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَلٰى قَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ

**فصل دوسری** فضائل مخصوصہ کے بیان مین آپ کی روح کا سب خلائق کی ارواح
سے پہلے پیدا ہونا اور سب مخلوقات کی ارواح کا آپ کی روح پاک سے نکلنا اور سب
کو آپ کے نور سے پیدا ہونا اور عالم ارواح مین سب انبیا کی روحون کا آپ کی روح
سے فیضیاب ہونا اور آپ کی باتون کا جوامع الکلم یعنی لفظ تھوڑے معنی بہت ہونا
روز ازل مین سب سے پہلے آپ سے پوچھا جانا اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ اور سب سے پہلے
آپ کا فرمانا بَلٰى آدم و عالم کا آپ کے واسطے پیدا ہونا جس سواری پر سوار ہوتے
اوس جانور کا حالت سواری تک بول و براز نکرنا نام مبارک کا عرش اور بہشت کے

درو ازون پر لکھا جانا روز ازل مین سب انبیا سے اقرار لیا جانا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم
مبعوث ہون تم سب اون پر ایمان لاؤ اور اون کی مدد کرو وَاِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ
النَّبِیّٖنَ آپ کی نبوت کی بشارت کتب سابقہ مین مندرج ہونا نسب شریف مین آدم
سے عبداللہ تک زنا کا واقع نہونا بہترین زمانہ اور بہترین قبائل مین آپکا مبعوث ہونا
وقت ولادت آپ کے سب بتون کا سرنگون ہونا جنون کا اشعار پڑھنا مختون وناف بریدہ
آپ کا پیدا ہونا وقت ولادت سجدہ کرکے نظر طرف آسمان کے اوٹھانا اور انگشت
شہادت اوٹھا کر کلمہ پڑھنا اور آمنہ خاتون سے نور کا ظاہر ہونا فرشتون کا آپ کو جھولا
جھلانا چاند کا آپ سے باتین کرنا اور بوقت اشارہ آپ کی طرف مائل ہونا گرمی مین
سر مبارک پر ابر کا سایہ کرنا سینہ شریف کا چاک ہونا سایہ دار درخت کا آپکی طرف جھکنا ہونا
ابتدای وحی مین جبرئیل کا آپ کو اپنی آغوش مین لیکر دبانا قرآن شریف مین آپ کے
اعضا کا ذکر ہونا دل فیض منزل نَزَلَ بِهِ الرُّوْحُ الْاَمِیْنُ عَلٰی قَلْبِكَ زبان صدق
ترجمان فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ بصر انور مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى روی سر
قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ دست وگردن مبارک وَلَا تَجْعَلْ
يَدَكَ مَغْلُوْلَةً اِلٰى عُنُقِكَ سینہ سرور گنجینہ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ
پشت اطہر وَوَضَعْنَا عَنْكَ وِزْرَكَ الَّذِيْٓ اَنْقَضَ ظَهْرَكَ نام مبارک یعنی احمد
ومحمد کا اللہ تعالی کے نام محمود سے نکالا جانا اور قبل آپکے اس نام کے ساتھ کسی کا موسوم نہونا
صوم وصال مین پروردگار کا آپ کو کھلانا پلانا آگے پیچھے سے برابر دیکھنا اندھیری رات
مین دن کے مانند دیکھنا پتھر مین قدم شریف کا نقش بنجانا آپ دہن سے کھاری پانی کا شیرین
ہوجانا بغل مبارک کا سفید بے رنگ بدن ہونا اور آپ کی بغل کا خوشبو اور بے بال ہونا آپکی

جیسے انکے آقا اور مولیٰ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲
قرآن آپ کی زبان پر آسان کیا ۱۲
آپ کی نگاہ نہ کجی ہوئی نہ حد سے بڑہی ۱۲
ہم دیکھتے ہیں آسمان میں ۱۲
نہ اپنے ہاتھ کو گردن سے باندھ رکھ ۱۲
کیا ہم نے تیرا سینہ نہیں کھولدیا ۱۲
ہم نے اوتارا بوجھ تیرا جس نے توڑ دی تھی پیٹھ تیری ۱۲

[illegible]

آواز کا وہانتک جانا جہان کسیکی آواز نہ جاسکتی تھی دور اور نزدیک سے برابر سننا سوتے ہوئے باتون کا سن لینا عمر بھر جمہائی کا نہ آنا مکھی کا بدن مبارک اور کپڑون پر نہ بیٹھنا تمام عمر احتلام کا نہونا آپ کے پسینے کا خوشبو ہونا آپ کے سایے کا زمین پر نہ پڑنا مچھر کو کبھی خون مبارک نہ پینا منقطع ہونا کاہنون کا آپ کی پیدایش کے نزدیک اور بند ہونا شیطانون کا آسمان پر جانے سے اور شیطانون پر ستارون کا ٹوٹنا شب معراج مین براق پر سوار ہو کر مع ستر ہزار فرشتے کے مسجد حرام و مسجد اقصیٰ سے طبقات سموات و عرش معلی تک جانا نبیون اور فرشتون کی امامت کرنا بہشت و دوزخ پر مطلع ہونا اور ایسے مقام تک پہونچنا جہان کوئی نہ پونہچا ہو اور آنکھون سے پروردگار کو دیکھنا دراز قدون مین آپ کا قد مبارک سب سے اونچا ہونا فرشتون کا آپ کے ساتھ چلنا اور جنگ بدر اور حنین مین آپ کے ساتھ ہو کر کافرون سے لڑنا آپ کا اُمّی ہونا اور باوجود اُمّی ہونے کے مرتبۂ اعلیٰ علم کو فائز

**شعر** نگارِ من کہ بمکتب نرفت و خط نہ نوشت + بغمزہ مسئلہ آموزِ صد مدرس شد

آپ کی کتاب مین تبدیل اور تحریف کا واقع نہونا کلید خزائن کی آپ کو سپرد ہونا مبعوث ہونا آپ کا تمام عالم پر حلال ہونا غنیمت کا آپ کے واسطے تمام روی زمین پر نماز کا جائز ہونا مٹی سے طہارت کا حاصل ہونا سب پیغمبرون سے آپ کے معجزون کا زیادہ ہونا آپ کا خاتم الانبیا ہونا آپ کی شریعت سے سب شریعتون کا منسوخ ہوجانا آپ کا رحمۃ للعالمین ہونا پکارنا اللہ تعالیٰ کا آپ کو لقب کے ساتھ جیسے یَا اَیُّهَا النَّبِیُّ و یَا اَیُّهَا الرَّسُوْلُ بخلاف اور پیغمبرون کے کہ اونکو نام لیکر پکارا ہی مثلاً یا نوح یا ابراہیم امت پر حرام ہونا اس بات کا کہ آپ کو نام لیکر پکارین بلکہ یارسول اللہ اور یا نبی اللہ کہین اور آواز بلند آپ کے سامنے بولنے کی ممانعت ہونا اور حجرے کے باہر سے

آپ کو پکارنے کی ممانعت ہونا قسم کھانا اللہ تعالیٰ کا آپ کی عمر اور آپ کے مسکن کی
اسرافیل کا آپ پر نازل ہونا سردار ہونا آپ کا اولاد آدم پر بخشے جانا آپ کے اگلے
پچھلے گناہوں کا آپ کے ہمزاد کا مسلمان ہونا نسیان و خطا کا آپ کی طرف منسوب
نہونا قبر مین میت سے آپ کے حال سے سوال کیا جانا آپ کے ساتھ قسم کا جائز ہونا
ازواج مطہرات کا حرام ہونا اورون پر آپ کے بعد حرام ہونا نظر کا بدن ازواج
مطہرات پر اگرچہ کپڑے مین مستور ہون دختر کی اولاد کا منسوب ہونا آپ کی طرف
خواب مین آپ کو دیکھنا بمنزلہ دیکھنے بیداری کے ہے نام رکھنا آپ کے نام کے ساتھ
دنیا و آخرت مین مبارک و نافع ہونا مستحب ہونا غسل و خوشبو کا وقت پڑھنے حدیث شریف
کے صحابہ مین شمار ہونا اوسکا جسنے ایک لحظہ بھی با ایمان آپ کی صحبت پائی ہو جبرئیل کا
آنا آپ کی عیادت کو تین روز تک آپ کے جنازے کی نماز گروہ گروہ کا بے امام ادا کرنا اور
دفن کیا جانا آپ کا تین روز بعد وفات شریف سے نہونا وراثت کا آپ کے مال متروکہ
مین زندہ ہونا آپ کا قبر شریف مین ادا کرنا نماز باذان و اقامت مقرر ہونا فرشتے کا
قبر شریف پر واسطے پونہچانے صلوٰۃ و سلام زائر کے عرض کیا جانا اعمال امت کا آپ پر اور استغفار
کرنا آپ کا امت کے واسطے ہونا ایک روضے کا ریاض جنت سے درمیان منبر و قبر شریف کے
یعنے چمن ۱۲
سب سے پہلے آپ کا قبر شریف سے نکلنا اور سب سے پہلے قیامت مین بیہوشی سے افاقہ پانا
آپ کا مقام محمود سے آپ کا فائز ہونا قیامت مین آپ کے ہاتھ مین لوائے حمد کا ہونا
حضرت آدمؑ اور تمام اونکی ذریت کا اوس لوا کے نیچے ہونا اور سب انبیا کا اپنی امت
سمیت آپکی پیروی کرنا اور سب سے پہلے دیدار خدا سے آپ کا مشرف ہونا اور سب سے پہلے
پل صراط پر جانا وہان حضرت فاطمہ زہرا کا آنا اور سب خلائق کو آنکھین بند کرنے کو حکم

ہونا اور آپ کا مرتبۂ وسیلہ مشرف ہونا سب سے پہلے آپ کا بہشت مین داخل ہونا حوض کوثر
کا آپ کو عطا ہونا اور جانب راست عرش کے آپ کا کرسی پر بیٹھنا منکشف ہونا آپ پر جو کچھ
کہ دنیا مین بجز آدم سے نفخۂ اول تک اور بوقت قضای حاجت کے زمین کا پھٹنا اور بول و
غائط کا اوس مین غائب ہونا اور اوس مکان سے مشک کی بو کا آنا آپ کے فضلات کا
طاہر ہونا آپ کا دیدار بجای دیدار خدا کے ہونا مَنْ رَآنِي فَقَدْ رَأَى
الْحَقَّ آپ کا نام اور آوازۂ نبوت و شفاعت کے ساتھ دنیا و آخرت مین بلند ہونا وَرَفَعْنَا
لَكَ ذِكْرَكَ آپکے نامِ نامی کا اللہ تعالی کے نام کے ساتھ کلمۂ طیبہ و اذان و اقامت مین
مقرون ہونا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ آپ کی فرمانبرداری
عین خدا کی فرمانبرداری ہونا مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ آپ کی تابعداری سے
خدا کی محبت کا لازم ہونا قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ آپ کی بیعت
کا عین بیعت خدا کی ہونا اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ اور انواع مراتب
ولایت سے مخصوص ہونا اور مقام محبوبیت کے ساتھ مخصوص ہونا اور درجۂ اصطفی سے مشرف
ہونا اور شفاعتِ عظمی کے ساتھ ممتاز ہونا اور جہاد کا حکم آپ کو عطا ہونا اور منصب قضا کا پانا
علمِ احتساب اور قرارت کا آپ کے ساتھ مخصوص ہونا اور آپکی ذات ستودہ صفات مین
مکارم اخلاق کا جمع ہونا اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ حق تو یہ ہے کہ آپکے اوصاف اور
فضائل کو کوئی فردِ بشر حصر نہین کرسکتا اور کسی کے فہم و دانش مین اس قدر وسعت ہے کہ اوسکو
سمجھ سکے شعر وصفِ خُلقش کسی کہ قرآنست + خلق را وصفِ او چہ امکانست + محبانِ صفاتِ حضرت
اسقدر کافی ہے ع بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر + اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ عَلٰى قَدْرِ حُسْنِهٖ وَجَمَالِهٖ

**فصل تیسری فضائلِ مخصوصۂ امتِ مرحومہ کے بیان مین اس امت مرحومہ کی فضیلتیں**

بہت ہین اور یہ فضیلتین بھی آپ کی ذات بابرکات کی طرف راجع ہین کہ ایسی امت اور ایسے تابعدار آپ نے پائے سب سے بڑی فضیلت اس امت کے واسطے یہ ہی کہ ایسے پیغمبر کامل الصفات کے پیرو ہین جسکے واسطے آدم اور اٹھارہ ہزار عالم پیدا ہوا بلکہ انھین کے واسطے اللہ تعالی نے اپنی ربوبیت کو ظاہر کیا جس طرح آنحضرت خاتم الانبیا اور جامع کمالاتِ تمام انبیا ہین اسیطرح آپ کی امت بھی خاتم الامم اور مخصوص ہین ساتھہ اکمال دین و اتمام نعمت کے اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ جس طرح آنحضرت صلعم کی بشارت کتب سابقہ مین مصرح ہی اوسی طرح اس امت کے صفات بھی کتب سابقہ مین مذکور ہین اس امت کی شان مین حق تعالی فرماتا ہی كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اور کسی نبی کی امت کو ایسا خطاب نہین فرمایا اس امت کے لوگون کے ہاتھہ پانون منھہ وضو کے سبب قیامت مین روشن ہون گے اس امت پر اللہ تعالی نے پانچ وقت کی نماز فرض کی اور امتون پر صرف چار نماز سوای عشا کے فرض تھین اذان و اقامت و بسم اللہ و آمین و رکوع نماز و جماعت و تحیہ و سلام و جمعہ و ساعت مقبولہ جمعہ سے اللہ تعالی نے اس امت کو سرفراز کیا جب پہلی رات رمضان کی آتی ہی اللہ تعالی اس امت کی طرف بنظرِ عنایت دیکھتا ہی اور جسکی طرف اللہ تعالی بنظرِ عنایت دیکھتا ہی اوسکو عذاب نہین کرتا رمضان مین سحری کا مستحب ہونا اور افطار مین جلدی کرنا اور رات کو جماع کا مباح ہونا اسی امت کے ساتھہ خاص ہی شبِ قدر کا ہونا بہتر ہزار مہینے سے اسی امت کے واسطے ہی مصیبت کے وقت اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ کہنا اللہ تعالی نے اسی امت کو سکھایا پانچ تکلیفات کا اوٹھنا اس امت سے جیسا اور امتون مین تھا مثلا کاٹنا مقام نجاست کا اور قبول ہونا توبہ کا بعد قتل کے آسان کیا اللہ تعالی نے اس امت پر وہ بات کہ اورون پر دشوار تھی مثلا کھڑے ہو کر نماز نہ پڑھ سکے تو بیٹھہ کر پڑھے اور سفر مین روزے کو افطار کرنا اور نماز مین قصر کرنا

اللہ تعالی اس امت کی بھول چوک پر اور اوس بات پر جو بخوف جان کے ہو اور وسوسے پر
مواخذہ نہین کرتا اس امت کی شریعت سب شریعتون سے اکمل ہی اس امت کے لوگ
گمراہی پر اجتماع نہین کرتے پس اجماع ان کا کسی قول و فعل پر حجت ہی اور اختلاف
انکا رحمت اس امت کے واسطے طاعون شہادت ہی یعنی جو شخص اس امت کا مرض
طاعون مین مرتا ہی اوسکو شہید کا اجر ملتا ہی بخلاف اور امتون کے کہ اون کیواسطے مرض
طاعون عذاب تھا اس امت کے دو شخص جسکی بھلائی کی گواہی دیتے ہین اوسپر جنت
واجب ہوتی ہی بخلاف اور امتون کے کہ جب تک سو آدمی کسی کی بھلائی کے قائل نہون
وہ جنتی نہین ہوتا تھا اس امت کو اللہ تعالی نے اسناد عطا کیا جس سے سلسلۂ احادیث
نبوی کا باقی ہی اور قیامت تک باقی رہے گا کسی امت کو یہ فضیلت نہین ملی کہ اپنے نبی
کے اخبار و آثار کا سلسلہ نبی تک پہونچا سکے اللہ تعالی نے اس امت کو تصنیف کتب
و تدوین مسائل دینیہ پر توفیق دی ہی اس امت پر جناب رسالتمآب کا رؤف و رحیم
ہونا اس امت مین اقطاب و اوتاد و نجبا و ابدال پیدا ہوتے ہین اس امت کے لوگ
عرصات قیامت مین بلند مکان پر کھڑے کیے جائین گے اس امت کے نامۂ اعمال
قیامت کے دن داہنے ہاتھ مین دیے جائین گے اس امت کے لوگون کے
ایمان کا نور انکے آگے دوڑے گا اس امت کے لوگون کو اپنے کار خیر کا ثواب
اور دوسرے شخص کے کار خیر کا ثواب جو اوسکے واسطے کرتا ہی ملیگا اس امت
کے لوگ سب امتون سے پہلے بہشت مین داخل ہون گے اس امت سے
ستر ہزار آدمی بہشت مین بے حساب جاوین گے اور ہر ایک کے ساتھ ستر
ہزار آدمی ہون گے اس امت کے لوگ باوجود کثرت گناہون کے مستحق بہشت

کے ہین اس امت کے لوگ گناہ کرتے ہین اور اللہ تعالی اون کا گناہ پوشیدہ رکھتا ہی اس امت کے لوگ اگر اپنے قصور پر دل مین پشیمان ہوتے ہین وہ بھی توبہ کرنے کے برابر ہی اس امت کے گنہگارون پر اللہ تعالی دنیا مین عذاب نہین کرتا حق تو یہ ہی کہ اللہ تعالی نے بطفیل اپنے حبیب کے اس امت کو وہ فضائل وکمالات عطا کیے ہین کہ کسی امت کو اون فضائل سے سرفراز نہین کیا شعر چون خدا پیغمبرِ ما را رحمت خوانده است + خاتم پیغمبران او گشت و ما خیر الامم + اللّٰھم صَلِّ علَیہِ وَاٰلِہٖ عَلٰی قَدْرِ حُسْنِہٖ وَجَمَالِہٖ والحمدُ للّٰہِ فِی البِدَایَۃِ وَالنِّہَایَۃِ

## تمت

### قطعۂ تاریخ چکیدۂ خامۂ منشی محمد سرور صاحب تخلص سرور متوطن قصبہ احمد آباد ضلع الہ آباد

هست رحمٰن علی اہلِ عطا
بحرِ فیض و مخزنِ جود و سخا

شاعرِ بے مثل یکتاے زمان
ناصبِ اعلامِ تسلیم و رضا

ماہرِ طب واقفِ سرِ علوم
فاضلِ مقبولِ اربابِ ہدیٰ

کرد چون تالیف اوصافِ رسول
آنکہ آمد مقتداے اولیا

رہبرِ ہر گمرہِ غفلت شعار
سید کونین ختم الانبیا

باعثِ ایجادِ عالم فخرِ کل
موردِ افضالِ درگاہِ خدا

مرجعِ حور و ملک جن و بشر
ساقیِ کوثر شہِ ہر دو سرا

امتی فیوماے روزِ بعث و نشر
نائبِ حق شافعِ روزِ جزا

کرد سرور غور در تاریخ او
گفت ہاتف وصفِ ختم انبیا

۱۲۸۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

بعد حمد حضرت رب العالمین اور نعت جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کے نیاز مند عاشقان
رسول مقبول کی خدمت مین عرض یہ ہی کہ غرض اصلی اور مقصود کلی ادراک فضائل اور
دریافت محامد سرور انبیا علیہ الصلوۃ والسلام سے محبت اور اتباع سنت ہی اور اللہ
اور اوسکے حبیب کی محبت یہی ہی کہ اونکے فرمانے پر عمل کرنے اور خلاف کتاب و سنت
کے راہ نہ چلے پس ہر مسلمان کو لازم و واجب ہی کہ سب قول و فعل مین طریقہ مسنون کو
ملحوظ رکھے اور رضای خدا اور خوشنودی رسول مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کو خواہش نفسانی
پر مقدم جانے اسواسطے کہ بندہ مسلمان کو اقتدای سنت سے اللہ تعالی دوست رکھتا ہی
اور اوسکے گناہ بخشتا ہی حق تعالی جل شانہ فرماتا ہی قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ
اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوْبَكُمْ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ترجمہ
تو کہہ دے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اگر دوست رکھتے ہو تم اللہ کو تو پیروی کرو میری دوست
رکھیگا تمکو اللہ اور بخشیگا گناہ تمھارے اور اللہ بخشنے والا مہربان ہی اور جس کام کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا یا حکم کرنے کا فرمایا اوسکے بجالانے مین فلاح وبہبود دارین سمجھے
اور جس بات کو منع کیا اوسکا کرنا باعث ہلاک اور نقصان دنیا و آخرت کا جانے بعضے
افعال مسنون ظاہر مین سہل و قلیل معلوم ہوتے ہین اور اون مین فوائد کثیر اور ثواب
عظیم ہوتا ہی اور بعض امور ممنوع ادنا و حقیر ہین اور کرنا اونکا بہت بڑا گناہ اور سبب
غضب و قہر خداوند ذوالجلال کا ہوتا ہی اور اکثر لوگ بسبب لاعلمی کے اوس مین
مبتلا ہوتے ہین منجملہ اوسکے چند امور بطور نمونہ یہان بیان ہوتے ہین ایک مسواک
کہ اوسکے کرنے مین ثواب عظیم اور موجب خوشنودی رب کریم اور فوائد عظیم

ہین بیہقی نے شعب الایمان مین حضرت عایشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے
کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تَفْضُلُ الصَّلٰوۃُ الَّتِیْ یُسْتَاکُ لَھَا عَلَی
الصَّلٰوۃِ الَّتِیْ لَا یُسْتَاکُ لَھَا سَبْعِیْنَ ضِعْفًا یعنی ثواب مین زیادہ ہوتی ہے
وہ نماز جو مسواک کرکے پڑھی جاوے اوس نماز سے کہ بے مسواک پڑھی جاوے
ستر حصہ اور طب نبوی مین لکھا ہے کہ مسواک پاک کرتی ہے مونھ کو اور خوش کرتی ہے
رب العالمین کو اور روشن کرتی ہے نگاہ کو اور زیادہ کرتی ہی فصاحت اور صاف
کرتی ہے دانتون کو اور خوشبودار کرتی ہے مونھ اور مضبوط کرتی ہے مسوڑھون کو اور
صاف کرتی ہے حلق کو بلغم سے اور قطع کرتی ہے رطوبت کو اور دیر مین لاتی ہے بڑھاپا
اور سیدھا رکھتی ہے پشت کو اور دونا کرتی ہے اجر اور آسان کرتی ہے نزع اور یاد دلاتی
ہے کلمۂ شہادت کو موت کے وقت اور سیاہ رو کرتی ہے شیطان کو اور وسیع کرتی ہے
روزی اور دور کرتی ہے دانتون کے میل و درد کو اور زیادہ کرتی ہے عقل اور پاک کرتی ہے
دل کو اور نورانی کرتی ہے مونھ اور قوت دیتی ہے دل اور بدن کو اور شفا ہے ہر بیماری کو
اور سوای اسکے اور کتابون مین بھی بہت فوائد اسکے لکھے ہین پس ایسے ثواب عظیم اور
فائدون قویم سے محروم رہنا بہت نامناسب ہے دوسرے داڑھی کٹانا بقدر یک مشت اور مونچھین
کترانا واجب اور شعائر اسلام اور سنت انبیای کرام سے ہے فرمایا رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے اَحْفُوا الشَّوَارِبَ وَاَعْفُوا اللُّحٰی رَوَاہُ الْبُخَارِیُّ وَالْمُسْلِمُ
یعنی باریک کرو اور خوب تراشو مونچھین اور چھوڑو اور بڑھاؤ داڑھیان روایت
کیا اس حدیث کو بخاری اور مسلم نے اور داڑھی منڈانا یا ایک مشت سے
کم کرنا اور کترانا یا بیچ سے مونڈا کے گلمچھے بنانا حرام ہے اور مشابہت ہے ساتھ

مجوس اور مشرکین سے کے صحیح مسلم شریف مین حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت
ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جزّوا الشوارب واعفوا اللحی خالفوا
المجوس یعنی باریک تراشو مونچھین اور بڑھاؤ داڑھیان خلاف کرو مجوس کے
بعض روایت مین خالفوا المشرکین وارد ہے اور داڑھی کو لپیٹنا اور باندھنا اور
اوپر چڑھانا ممنوع ہے فی الحدیث من عقد لحیته فان محمداً بری منه
ای جعّدہا یعنی جو شخص لپیٹے اور باندھے داڑھی اپنی پس بیشک محمد صلی اللہ علیہ وسلم
بیزار ہین اوس سے اور حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا
رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے من لم یاخذ من شاربه فلیس منا رواہ
احمد والترمذی والنسائی یعنی جو کوئی نہ کترائے مونچھین اپنی پس ہم مین سے
نہین اور ہمارے طریقہ پر نہین معاذ اللہ اگر کسی ہندو سے واسطے مونڈانے چوٹی
کے کہ اوسکے شعار دین سے ہے کہا جاوے تو کبھی نہ مانے اور مسلمان ہو کر واسطے
خوشنودی زنان بازاری اور مشابہت ہنود کے دام دیکر داڑھی مونڈاوین اور
حوف من تشبه بقوم فهو منهم اور عذاب خدا کا دل سے بھلاوین فائدہ
احیاء العلوم مین لکھا ہے کہ دس خصلتین داڑھی مین مکروہ ہین اول سیاہ کرنا داڑھی کا خضاب
سے کہ وہ خضاب دوزخیون کا ہے اور پہلے سب کے فرعون نے کیا تھا دوسرے سفید کرنا
اوسکا دواسے واسطے وقار واظہار بزرگی اور تبحر علم اپنے کے تیسرے نوچنا اوسکے
بالون کا عبث سے یا ابتدای جوانی مین تا امرد معلوم ہو چوتھے چنا اوسکے سفید
بالون کا واسطے ننگ وعار کے بڑھاپے سے پانچوین کم کرنا داڑھی کو ایک مشت سے
چھٹے زیادہ کرنا اسکو بشمول مو ہمای سر ساتوین آراستہ کرنا داڑھی واسطے دکھانے

لوگون سے آٹھوین اد لجھار کھنا اور کنگھی کرنا واسطے اظہار ورع اور تقوی کے
تا معلوم ہو کہ داڑھی کی بھی خبر نہین لیتا نوین اوسکی سفیدی یا سیاہی دیکھکر تکبر بڑھاپے
یا جوانی پر کرنا دسوین خضاب سرخ یا زرد کرنا تا لوگ صالح اور متقی معلوم کرین نہ واسطے
اتباع سنت کے تیسرے عمامہ باندھنا کہ دنیا مین عظمت ووقار اور آخرت مین
ثواب بیشمار ہی فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ عمامہ باندھو تا زیادہ کرے عقل
و بزرگی کو عمامہ فارق ہی درمیان ہمارے اور مشرکون کے اور ایک روایت مین
عمامہ فارق ہی درمیان کفر اور ایمان کے اور دیا جاے گا ایک نور عوض ہر پیچ دستار
کے دن قیامت کو کہ پھیرتا ہی اوسکو مرد سر پر دو رکعت نماز یہ عمامہ بہتر ہی ستر رکعت
بے عمامہ سے نفل ہو یا فرض پگڑی باندہ کے آؤ مساجد مین کہ پگڑیان ٹوپی مسلمانون
کی ہین لازم پکڑو پگڑیان کہ وہ خصائل ملائکہ سے ہی خدای تعالی نے مدد کی میری
روز بدر و حنین کے ملائکہ سے کہ پگڑیان پہنے تھے کذا فی شرح سفر السعادت
چوتھے مردون کو ٹخنون سے نیچا پاپجامہ پہننا درست نہین کہ باعث عذاب
[illegible] ثواب ہی ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہی کہ بتحقیق فرمایا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے مَنْ جَرَّ ثَوْبَہٗ خُیَلَاءَ لَمْ یَنْظُرِ
اللّٰہُ اِلَیْہِ یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ متفق علیہ یعنی جو شخص کھینچے کپڑا اپنا از راہ تکبر کے نظر
سے نہ دیکھے گا اللہ اوسکی طرف قیامت کو یہ حدیث صحیحین مین موجود ہی اور
ہی مین حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہی کہ فرمایا رسول خدا صلی اللہ علیہ
مَا اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ مِنَ الْاِزَارِ فِی النَّارِ یعنی نیچا ٹخنون سے ازار وہ آگ
مین معاذ اللہ ٹخنون سے نیچا پاپجامہ پہننا ظاہر مین لوگ اسکو نہایت سہل اور خفیف سمجھے ہین

اور بہر یہ وعید شدید ہے حق تعالی سب مسلمانون کو اس گناہ بے لذت اور سب طریقون خلاف سنت سے بچاوے اور توفیق اتباع سنت کی عنایت فرماوے اور سوای اسکے اور بھی احادیث کثیرہ فضائل و ثواب اتباع سنت اور عتاب و عقاب اختیار طریقہ خلاف سنت مین وارد ہین کہ اس مقام مین درج کرنا اونکا بنظر طول کلام کے مصلحت نہ دیکھا

## خاتمۃ الطبع

حمد و سپاس بیشمار نثار بارگاہ حضرت آفریدگار کہ اوسکے کمال فضل و کرم سے رسالہ مقبول پسندیدۂ ارباب عقول برگزیدۂ اصحاب منقول بیان فضائل رسول مین علیہ الصلوۃ والسلام من اللہ العزیز المنان تصنیف جامع صفات فراوان مولوی حکیم محمد علی خان بانضمام چند فوائد دیگر نافع پیروان دین پیغمبر مطبع نظامی واقع کانپور مین باہتمام امیدوار رحمت و عنایت ایزد سبحان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مرحوم و مغفور بتاریخ ۲۹ شہر رمضان المبارک ۱۲۸۰ھ ہجری مین زیور طبع سے آراستہ ہو کر مطبوع طبع اہل ایمان و ایقان ہوا جناب رب العالمین مہتمم اور ناظرین اس کتاب دلنشین کو توفیق اپنی اطاعت اور اتباع سنت حضرت رسالت صلی اللہ علیہ

وجہ مہر کی خاتمے پر واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہے مہر اور دستخط

العبد

محمد روشن خان حنفی ۱۲۶۳
محمد عبد الرحمن بن حاجی

عبد الرحمن

ما شاء اللہ لا قوۃ الا باللہ
بار دوم از تصنیفات سند المحدثین جناب مفتی محمد عنایت احمد بخشہ اللہ فی زمرۃ الصالحین حضرت رسالت پناہ
تواریخ حبیب اله
۱۲۸۱
باہتمام محتاج غفران محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان مغفور تربیت یافتہ خدمت برادر معظم محمد مصطفی خان مبرور
مطبع مصطفائی واقع کانپور مطبوع گردید ۱۲۸۱

# فہرست کتاب مستطاب تواریخ حبیب الٰہ صلی اللہ علیہ وسلم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

ہزاران ہزار حمد جناب رب العزت کو جسنے سب سے پہلے نور اپنے حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کا پیدا کیا اور سارے عالم کو اوس نور سے ہویدا کیا اور درود نامعدود و نثار جناب محبوب رب العالمین سید المرسلین جنکی ہدایت سے گم گشتگان بادیۂ ضلالت راہ پر آئے اور اونکے آل و اصحاب پر جنکی سعی و کوشش سے دین قوی ہوا اور اکاسرہ اور قیاصرہ تھرائے بعد حمد اور صلوٰۃ کے کہتا ہے نیازمند درگاہ صمد المعتصم بذیل سید الانبیاء محمد عنایت احمد غفر لہ الاحد کہ مطلع ہونا احوال برکت اشتمال جناب حبیب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر موجب سعادت و ہزاران برکت ہے جیسا کہ وارد ہے عِنْدَ ذِکْرِ اَوْلِیَاءِ اللّٰہِ تَنَزَّلُ الرَّحْمَۃُ یعنی وقت ذکر اولیاء اللہ کے رحمت نازل ہوتی ہے پس وقت ذکر سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت زیادہ رحمت نازل ہوتی ہے اور بھی خدائے تعالی نے فرمایا ہے قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ یُحْبِبْکُمُ اللّٰہُ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ذُنُوْبَکُمْ وَاللّٰہُ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ یعنی تو کہہ اے محمد اگر دوست رکھتے ہو تم خدا کو تو میری راہ پر چلو اور میرے تابع ہو تا کہ خدا تمھین دوست رکھے اور تمھارے گناہ بخش دے اور اللہ بہت بخشنے والا ہے نہایت مہربان اور ظاہر ہے کہ پیغمبر صاحب کا اتباع اور آپ کے طریقے پر چلنا بغیر اطلاع کے آپکے حالات سے ممکن نہین پس مطلع ہونا آپکے حالات پر سبب ہے بہتری کے

مقبول اور محبوب خدا ہونیکا اور سبب ہی گنا ہون کے بخشے جانے کا لہذا راقم حروف کہ بزنگ تقدیر سے فی الحال جزیرۂ پورٹ بلیر انڈمین مین وارد ہی اور کوئی کتاب کسی طرح کی پاس اپنے نہین رکھتا بپاس خاطر شفیق غمگسار مصدر عنایت بحال زار حکیم محمد امیر خان صاحب نیٹو ڈاکٹر کے یہ رسالہ بیان تواریخ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مین ۱۲۸۵ ہجری مین لکھتا ہی اور نام تاریخی اسکا تواریخ حبیب اللہ ہی رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ یہ رسالہ مشتمل ہی تین باب اور ایک خاتمے پر باب اول مین حالات نور مبارک اور ولادت باسعادت اور طفولیت اور شباب اور آغاز نبوت سے تا ہجرت کا بیان ہی باب دوم مین ہجرت سے تا وفات کے حالات کا بیان ہی باب سوم مین حلیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کا بیان ہی خاتمے مین شفاعت کبریٰ کا بیان ہی اور ہر باب کو فصلون پر منقسم کیا ہی اور ہر حال کے شروع پر لفظ حال لکھدیا ہی

## باب اول احوال نور مبارک اور ولادت باسعادت اور طفولیت اور شباب اور آغاز نبوت سے تا ہجرت کے بیان مین

### فصل اول بیان حال نور مبارک مین تا ولادت باسعادت

حدیث مین وارد ہی اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ نُوْرِيْ یعنی سب سے پہلے اللہ جل جلالہ نے میرے نور کو پیدا کیا اور کتب اخبار مین وارد ہی کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے آپکے نور کو پیدا کر کے سارے عالم کو اوس نور سے جلوۂ ظہور مین لایا آسمان اور زمین اور ستارے اور چاند اور سورج اور سب بنایا اور اولیا پر تو اوسی نور کے ہین اور حقیقت محمدی سب کا منشا ہی حدیث مین آیا ہی کہ آپنے فرمایا مین پیغمبر تھا اوسوقت مین کہ آدم پانی اور مٹی مین تھے یعنی خدائے تعالیٰ نے سب سے پہلے پیغمبری جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عنایت کی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۱۲ اگرچہ ظہور آپ کا اس عالم مین سب سے بعد ہوا بعد پیدایش آسمان اور زمین وغیرہ کے جب خدائے تعالیٰ کو منظور ہوا کہ زمین مین اپنا ایک خلیفہ یعنی نائب رکھے اور زمین کو اوس سے آباد کرے اور نور محمدی کی روشنی تمام دنیا مین پھیلاوے تب اللہ جل جلالہ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور نور محمدی اونکی پیشانی مین چمکایا پھر آدم علیہ السلام سے وہ نور منتقل ہوا طرف شیث علیہ السلام کے کہ اشرف اولاد سے تھے اور بعد حضرت آدم کے اون کے جانشین اور پیغمبر ہوئے بعد ازین وہ نور اصلاب طاہرہ اور ارحام طیبہ مین منتقل ہوتا چلا آیا

باب پہلا

یہانتک کہ عبداللہ والد ماجد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پونہچا انبیا مین سے حضرت ادریس اور حضرت نوح اور حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام آپکے اجداد مین ہین اور ہمیشہ اجداد آپکے برکت نور مبارک کے رئیس عظیم اور معظم اور مکرم رہے اور عظمت اور برکت اوس نور کی اون کے چہروں سے ظاہر ہوتی تھی حال جب ابرہہ بادشاہ اصحاب فیل کا خانۂ کعبہ کے منہدم کرنے کو مکے پر چڑھ آیا تھا عبدالمطلب جد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چند آدمی قریش کے ساتھ لیکے جبل ثبیر پر چڑھے اوسوقت نور مبارک عبدالمطلب کی پیشانی مین گول بطور ہلال کے نمود ہوکے خوب درخشان ہوا یہانتک کہ شعاع اوسکی خانۂ کعبہ پر پڑی عبدالمطلب نے یہ بات دیکھکے قریش سے کہا کہ پھر چلو یہ نور اس طرح میری پیشانی میں جو چمکا یہ دلیل ہے اس بات کی کہ ہم لوگ غالب رہین گے اور عبدالمطلب کے اونٹ ابرہہ کے لشکر کے لوگ پکڑ لیگئے عبدالمطلب ون اونٹون کے چھڑانے کو اوسکے پاس گئے اونکی صورت دیکھتے ہی اوسنے باین جہت کہ عظمت اور مہابت نور شریف کی اونکے چہرے سے نمایان تھی اونکی نہایت تعظیم کی اور تخت سے اوتر بیٹھا اور اونکو اپنے برابر بٹھلا لیا اور اون سے پوچھا کہ کس مطلب کے لیے آئے ہو اونھون نے اپنے اونٹون کے واسطے کہا اوسنے فورًا حکم دلا دینے اونٹون کا دیا اور کہا کہ تمہاری عزت اور عظمت میرے دل مین ایسی آئی ہے کہ اگر خانۂ کعبہ کے محفوظ رکھنے کیواسطے تم کہتے تو مین اوسکو منہدم نکرتا عبدالمطلب نے کہا کہ اوس گھر کا خدا آپ ہی اوسے بچا لیویگا میرے کہنے کی حاجت نہین چنانچہ ایسا ہوا جب لشکر اوس بادشاہ کا مع ہاتھیون کے خانۂ کعبہ کے ڈھانے کو چلا اللہ تعالی نے طیر ابابیل کو بھیجا کہ سارے لشکر کو کنکریون سے ہلاک اور تباہ کر دیا بالجملہ ایسی عظمت نور مبارک کی تھی کہ بسبب اوسکے بادشاہ ہیبت مین آجاتے تھے اور تعظیم اور تکریم کرتے تھے حال عبدالمطلب نے خواب مین جگہ چاہ زمزم کی دیکھی تھی چاہ زمزم کی اصل تو حضرت اسمٰعیل ع سے ہے جب اونکی ماں ہاجر کو اور اونھین حضرت ابراہیم علیہ السلام اس جنگل مین کہ بے آب و دانہ تھا بحکم خدا چھوڑ گئے تھے ایک مشک پانی کی اور تھوڑے چھوہارے دیگئے تھے بعد ختم ہوجانے پانی کے جب حضرت اسمٰعیل بیقرار ہوئے تب حضرت جبرئیل ع کے پر مارنے سے یہ پانی نکلا اور حضرت ہاجرہ نے اوسکو گھیر دیا تھا کہ صورت کنوئین کی ہوگئی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اگر ہاجرہ پانی کو نہ گھیر دیتی تو سارا عالم اوسکا پانی پیتا بعد زمانہ اسمٰعیل علیہ السلام کے ایک مدت تک وہ کنوان رہا پھر پٹ گیا

قصہ اصحاب فیل کی تعظیم کا عبدالمطلب جد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

چاہ زمزم ظاہر کرنا عبدالمطلب کا اور دفن ہونا آپکے والد ماجد کا

اور جگہ اوسکی معلوم نتھی عبد المطلب نے خواب مین وہ جگہ دیکھ کے ارادہ کھودنے کا کیا قریش مانع ہوئے لوہو لڑنے کو
طیار ہوئے اور عبد المطلب کا کوئی معین نتھا اولاد بھی اونکی ایسی نتھی جو کام آوے صرف ایک بیٹا اونکے تھا وہ
اور عبد المطلب قریش سے لڑے اور بفضلہ تعالی غالب آئے اور چاہ زمزم کھودنا شروع کیا اوسدن سبب نہونے زیادہ
اولاد کے عبد المطلب کو رنج ہوا تب اونھون نے منت کی کہ جو میرے دس بیٹے ہون اور چاہ زمزم مین کھود کے
نکالون ایک بیٹے کو قربانی کرون خدا تعالی نے عبد المطلب کو دس بیٹے دیے اور چاہ زمزم بھی عبد المطلب کے
کھودنے سے نکل آیا تب اونھون نے چاہا کہ ایک بیٹے کو قربانی کرین تعیین کے لیے قرعہ ڈالا عبد اللہ کا نام
نکلا عبد المطلب عبد اللہ کا ہاتھ پکڑ کر قربانی کی جگہ لائے اور چاہا کہ قربان کرین سب قریش مانع ہوئے اور
عبد اللہ سبب ہونے نور محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اونکی پیشانی مین بہت خوبصورت تھے سب اونھین چاہتے تھے بھائی بھی نہین
چاہتے تھے کہ عبد اللہ ذبح ہون ایک کاہنہ کے پاس اس قصے کو لیگئے اوس نے کہا کہ قرعہ اس طرح ڈالو
کہ دس اونٹون کا نام لکھو اور عبد اللہ کا نام لکھو اگر اونٹون کا نام نہ نکلے تو دس اونٹ اور بڑھاؤ اور بڑھاتے جاؤ
یہانتک کہ اونٹون کے نام پر قرعہ نکلے عبد المطلب نے ایسا ہی کیا ہر بار عبد اللہ کا نام قرعے مین نکلتا تھا یہانتک
کہ نوبت سو اونٹون کی پہونچی تب اونٹونکا نام نکلا عبد المطلب اونٹون کو قربان کر کے نذر سے ادا ہوئے حدیث
مین جو آیا ہی اَنَا ابنُ الذَّبِیحَینِ مین بیٹا دو ذبیحونکا ہون ایک ذبیح سے حضرت اسمعیلؑ مراد ہین اور دوسرے
سے عبد اللہ والد ماجد آپ کے **حال** جب نور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عبد اللہ سے منتقل ہو کر پاس آمنہ
والدۂ ماجدہ آپ کے آیا اور آپ حمل مین ہوئے بہت خیر و برکت اوس سال مین شامل حال قریش کے ہوئے
قحط دفع ہوا مینھہ برسا زمین سرسبز ہوئی حتی کہ قریش نے اوس سال کا نام سنۃ الفتح والابتہاج رکھا یعنی
سال فتح اور خوشی کا اور دو مہینے حمل پر گذرے تھے کہ عبد اللہ آپ کے والد کا مدینے مین انتقال ہوا
شام کو قافلۂ قریش کے ساتھ تجارت کو گئے تھے وہان سے پھرتے ہوئے مدینے مین اپنے ماموؤن کے پاس بیمار ہو کے
ٹھہر گئے تھے کہ وفات پائی ایام حمل مین آپ کی والدۂ شریفہ کو کوئی تکلیف اور گرانی جیسے حمل والی عورتون
کو معلوم ہوتی ہی معلوم نہین ہوئی اور اونھین ایام مین آپکی والدۂ ماجدہ نے خواب مین دیکھا کہ ایک شخص کہتا ہی تیرے
حمل مین ایسا شخص ہی کہ سردار ہی عالم کا جب پیدا ہو نام اوسکا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھیو اور بوقت ولادت آپ کے یہ آپکی

والدہ نے دیکھا کہ ایک نور اون سے نکلا جس سے اونھین مکانات شام کے نظر پڑے حدیث
صحیح مین آیا ہی کہ آپ نے فرمایا کہ مین دعا ہون ابراہیم کی اور بشارت عیسیٰ کی اور جو دیکھا میری
مان نے سوان کے دیکھنے سے یہی نور مراد ہی اور دعاے ابراہیمؑ سے وہ دعا مراد ہی جو سورۂ بقرہ
مین مذکور ہی رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيهِمْ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُوا عَلَيْهِمْ آيَاتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ
وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيهِمْ إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ترجمہ اے رب ہمارے اور قائم کر اونمین
ایک پیغمبر اون مین سے کہ پڑھے اونپر تیری آیتین اور سکھاوے اونھین کتاب اور حکمت اور
پاکیزہ کرے اونھین بیشک تو ہی زبردست حکمت والا جب حضرت ابراہیمؑ اور اسمٰعیلؑ نے خانۂ کعبہ
کو بنایا بعد فراغت کے اوسکی بنا سے یہ دعا مانگی تھی اور بشارت عیسیٰ علیہ السلام سے
وہ بشارت مراد ہی جو انجیل مین ہی اور سورۂ صف مین اوسکا ذکر آیہ وَمُبَشِّرًا بِرَسُولٍ
يَأْتِي مِنْ بَعْدِي اسْمُهُ أَحْمَدُ مین ہی

## فصل دوسری بیان حال ولادت باسعادت مین

بارھوین تاریخ ربیع الاول کے اوسی سال مین جس مین قصہ اصحاب فیل واقع ہوا تھا بروز دوشنبہ
بوقت صبح صادق جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے اور سارا عالم آپ کے
نور سے روشن ہوا اور بہت سے عجائب وخوارق عادات اوس رات مین ظہور مین آئے
ازانجملہ یہ کہ فاطمہ بنت عبداللہ والدۂ عثمان بن ابی العاص نے بیان کیا کہ شب ولادت
باسعادت مین مین پاس آمنہ والدۂ ماجدۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تھی مین نے
دیکھا ستارے آسمان سے لٹک آئے تھے اور زمین حرم سے ایسا قریب ہوگئے تھے کہ گمان
ہوتا تھا زمین پر گر پڑینگے اور ازانجملہ یہ کہ سارے بت روے زمین کے اوسوقت سرنگون ہوگئے
اور یہ بات سواے اہل اسلام کے زردشتیون کی تاریخ مین بھی لکھی ہی زردشتی مجوسی ہین کہ زردشت
کو پیغمبر جانتے ہین اور ازانجملہ یہ کہ آگ فارس کی کہ گبران آتش پرست نے باہتمام تمام ہزار برس سے
روشن رکھی تھی بجھ گئی اور ازانجملہ یہ کہ نوشیروان بادشاہ فارس کا ایوان زلزلے مین آیا اور

چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے نکتہ ستارون کے متصل ہوتے مین زمین سے اشارہ اس بات کی طرف تھا کہ سب انوار زمین کی طرف بسبب آپکی ولادت کے متوجہ ہوسنے اور زمین روشنی سے مالا مال ہو جاوے گی اور بتون کا سرنگون ہونا اشارہ اسبات کی طرف ہی کہ بسبب اپ کے معبودی بت پرستی موقوف ہو جاوے گی اور آگ کا بجھ جانا اشارہ اس بات کی طرف ہی کہ آتش پرستی آپ کے باطل ہو جاویگی اور نوشیروان کے محل مین زلزلہ آنا اور چودہ کنگرون کا گرنا اشارہ اس بات کی طرف ہی کہ سلطنت خاندان نوشیروان کی کہ اوس زمانے مین اتنی بڑی سلطنت زمین پر کوئی نتھی جاتی رہیگی اور چودہ بادشاہ اوسکے خاندان مین اور ہون گے چنانچہ ایسا ہی ہوا اور سب ملک نوشیروانیون کا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مین اہل اسلام کے تصرف مین آیا اور یزدجرد اوس خاندان کا بادشاہ حضرت عثمان رض کے وقت مین ہلاک ہوا پھر اوس مین کوئی بادشاہ نہوا نکتہ پیدا ہونا آپ کا بروز جمعہ یا ماہ رمضان یا اور کسی ورکسی دن مین جو متبرک مشہور ہین اس مین یہ نکتہ ہی کہ یہ بات نہ کہی جاوے کہ آپ کو برکت دن اور مہینے سے حاصل ہوئی بلکہ ایسے دن اور مہینے مین پیدا ہوئے کہ اوسکو برکت آپ کے سبب سے حاصل ہوئی ماہ ربیع الاول روز دوشنبہ کو آپ کے سبب سے شرف عظیم حاصل ہوا اور حرمین شریفین اور اکثر بلاد اسلام مین عادت ہی کہ ماہ ربیع الاول مین محفل میلاد شریف کرتے ہین اور مسلمانون کو مجمع کر کے قصۂ مولد شریف پڑھتے ہین اور کثرت درود کی کرتے ہین اور بطور دعوت کے کھانا یا شیرینی تقسیم کرتے ہین سو یہ امر موجب برکات عظیمہ ہی اور سبب ہی ازدیاد محبت کا ساتھ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارہوین ربیع الاول کو مدینہ منورہ مین یہ محفل متبرک مسجد شریف مین ہوتی ہی اور مکہ معظمہ مین مکان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین شاہ ولی اللہ محدث نے فیوض الحرمین مین لکھا ہی کہ مین حاضر ہوا اوس مجلس مین جو مکۂ معظمہ مین مکان مولد شریف مین تھی بارہوین ربیع الاول کو اور قصۂ ولادت شریف اور خوارق عادات وقت ولادت کا پڑھا جاتا تھا مین نے دیکھا کہ یکبارگی کچھ انوار اوس مجلس سے بلند ہوئے لیکن مین

ادن انوار مین تامل کیا تو مجھے معلوم ہوا کہ وہ انوار تھے ملائکہ کے جو ایسے محافل متبرکہ مین حاضر ہوا کرتے ہین اور بھی انوار تھے رحمت الہی کے انتہی سو مسلمانون کو چاہیے کہ بمقتضاے محبت آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم محفل شریف کیا کرین اور اوس مین شریک ہوا کرین مگر شرط یہ ہے کہ بہ نیت خالص کیا کرین ریا اور نمایش کو دخل ندین اور بھی احوال صحیح اور معجزات کا حسب روایات معتبرہ بیان ہو اکثر لوگ جو اس محفل مین فقط شعرخوانی پر اکتفا کرتے ہین یا روایات واہیہ نامعتبر سناتے ہین خوب نہیں ہے اور بھی علمانے لکھا ہے کہ اس محفل مین ذکر وفات شریف نہ کرنا چاہیے اسلیے کہ یہ محفل واسطے خوشی میلاد شریف کے منعقد ہوتی ہے ذکر غم جانکاہ اوسمین محض ناز یبا ہے حرمین شریفین مین ہرگز عادت ذکر قصہ وفات کی نہیں ہے

## فصل تیسری بیان حال رضاعت و دیگر حالات زمان طفولیت مین

سات روز تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دودھ اپنی والدہ ماجدہ کا پیا بعد اسکے ثویبہ نے دودھ پلایا ثویبہ لونڈی ابو لہب کی تھی کہ ابو لہب نے اونسے بوقت پونہچانے خبر ولادت شریف کے آزاد کیا تھا حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مین نے ابو لہب کو بعد موت کے خواب مین دیکھا اور حال پوچھا اوسنے کہا کہ عذاب شدید مین مبتلا ہون مگر ہمیشہ شب دوشنبہ کو درمیان انگشت شہادت اور وسطی سے کہ باشارہ اون کے مینے ثویبہ کو بسبب پونہچانے بشارت ولادت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کے آزاد کیا تھا کچھ پانی مجھے چوسنے کو ملجاتا ہے کہ اوس سے ایک گونہ عذاب مین تخفیف ہوتی ہے علماے محدثین نے بعد لکھنے اس روایت کے لکھا ہے کہ جب ابو لہب سے کافر کو جسکی مذمت قرآن شریف مین بتصریح وارد ہے بسبب خوشی کے ولادت شریف سے تخفیف عذاب ہوئی تو جو مسلمان خوشی ولادت شریف سے ظاہر کرے خیال کرنا چاہیے کہ اوسکو کیسا ثواب عظیم ہوگا اور کیا کیا برکات شامل حال اوسکے ہونگے بعد ثویبہ کے حلیمہ سعدیہ نے آپکو دودھ پلایا قریش کا دستور تھا کہ لڑکون کو دودھ پلانے والیون کو دیدیا کرتے تھے اور وہ اپنے گھر لیجاکے دودھ پلایا کرتی تھین اور

بعد ختم ایام رضاعت کے پاس ماں باپ کے پونہچا دیا کرتی تھین اور ان باپ لڑکون کے دودھ
پلانیوالیون کو نقد و جنس و دیگر رضامند کرتے تھے سو حضرت حلیمہ اپنے وطن سے کہ نواح طائف
مین تھا ساتھ اور عورتون کے مکے کو واسطے لینے لڑکون کے آئین اور عورتون نے آپکو
یتیم سمجھ کر نلیا یہ سعادت نصیب حلیمہ سعدیہ کے ہوئی اور بہت برکات بسبب آپ کے شامل حلیمہ
کے ہوئین مادہ خر سواری حلیمہ کی بسبب لاغری کے چل نہین سکتی تھی جب آپ ساتھ حلیمہ کے
اوسپر سوار ہوے ایسی تیز رفتار ہو گئی کہ سب قافلے کی سواریون سے آگے جاتی تھی اور جب حلیمہ
کے گھر آپ پونہچے بہت فراخی عیش حلیمہ کو حاصل ہوئی بکریان اونکی خوب تازہ فربہ ہو گئین اور قوم
قحط مین مبتلا تھی اونکی مویشی جنگل سے بھوکی آتی تھین اور لاغر تھین وہ لوگ اپنے چرواہون سے
کہتے تھے کہ تم بھی بکریون کو وہین چراؤ جہان حلیمہ کی بکریان چرتی ہین دیکھو وہ کیسی سیر آتی ہین اور
تازہ و فربہ ہین **حال** آپ پستان راست کا شیر پیا کرتے تھے اور پستان چپ اپنے بھائی رضاعی
حلیمہ کے بیٹے کے لیے ہمیشہ چھوڑ دیتے تھے ایسی عدالت آپکی جبلت مین تھی اور لڑکپن مین کبھی
آپ نے بول و براز کپڑے مین نہین کیا بلکہ دونو کے وقت مقرر تھے کہ اوسی وقت رکھنے والے
آپکو اوٹھا کر حاضر ورپیشاب کرا لیتے تھے اور کبھی ستر عورت آپکا برہنہ نہین ہوتا تھا اور جو کپڑا اتفاقاً
اوٹھ جاتا تو فرشتے فوراً ستر چھپا دیتے **حال** چاند آپ کے اشارے کے موافق جھک جاتا اور آپکو
روتے سے بہلاتا چنانچہ کتب احادیث مین بروایت حضرت عباس ثابت ہے اور صابونی محدث
نے اس حدیث کو حسن باب معجزات مین لکھا ہے **حال** جب آپ پانون چلنے لگے اور دو برس
کے ہوے حضرت حلیمہ کے لڑکون کے ساتھ جنگل کو جہان مویشی اونکے چرتے تھے تشریف لیجاتے
تھے ایکدن آپ وہان تشریف رکھتے تھے کہ دو فرشتے آئے اور اونھون نے آپکو چیت لٹا کے
سینۂ مبارک کو تا بناف چاک کیا اور دل مبارک کو نکال کے دھویا اور سکینہ سے کہ ایک چیز
عالم قدس کی بصورت پسی ہوئی دوا کے تھی پر کیا اور پھر اپنی جگہ پر رکھکے شگاف سینہ کو سی دیا
اور مطلق تکلیف آپکو معلوم نہوئی یہ حال دیکھ کے بیٹا حلیمہ کا گھبرا کے پاس حلیمہ کے گیا اور کہا

کہ ہمارے بھائی کے دلے کا دو آدمیون نے آکر پیٹ چاک کیا یہ بات سنکر حلیمہ جلدی سے وہان
پہونچین دیکھا کہ آپ بیٹھے ہین اور رنگ مبارک کا سپید اور متغیر ہوگیا ہی آپ سے حال پوچھا
آپ نے بیان کیا پھر اپنے ساتھ آپکو گھرلے آئین **ف** شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہ العزیز
نے تفسیر سورۂ الم نشرح مین لکھا ہی کہ شق صدر مبارک چار بار واقع ہوا اول جب آپ حلیمہ کے
گھر تھے دوسری بار قرب زمانہ جوانی مین جب آپ دس برس کے ہوئے تیسری بار قبل نزول
وحی کے چوتھی بار شب معراج مین اور نکتہ اسمین یہ لکھا ہی کہ پہلی بار شق کرنا اسلیے تھا کہ
آپکے دل سے حب لہو ولعب جو لڑکون کے دل مین ہوتی ہی نکال ڈالین اور دوسری
بار اسلیے کہ جوانی مین آپکے دل مین رغبت ایسے کامون کی جو بمقتضاے جوانی خلاف
مرضی الٰہی سرزد ہوتے ہین نرہے اور تیسری بار اسلیے کہ آپ کے دل کو قوت تحمل وحی کی
ہو اور چوتھی بار اسلیے کہ آپکے دل کو طاقت مشاہدۂ عالم ملکوت اور لاہوت کی ہو فقط
حلیمہ سعدیہ احوال شق صدر شریف کا دیکھکے ڈرین اور آپکو مکے مین آپکے گھر پونہچا دیا
**حال** جب آپ چھ برس کے ہوئے آپکی والدۂ شریفہ نے انتقال کیا پاس اپنے اقارب کے
مدینے کو گئین تھین وہان سے پھرتے ہوئے موضع ابوا مین وفات پائی اور وہین مدفون
ہوئین عبدالمطلب دادا آپکی پرورش کے کفیل ہوئے اور بیٹون سے زیادہ چاہتے تھے
ہزار جان سے آپ پر عاشق تھے آپکے صغرسن مین ہی کہ آپ آٹھ برس کے تھے
اونکا بھی انتقال ہوا ابو طالب چچا آپ کے متکفل ہوئے اور بہت محبت و تعظیم سے آپکو
رکھتے آپ نے کمال رشد اور تہذیب سے نشو و نما پایا **حال** آپکے صغرسن مین ایکبار مکہ معظمہ مین
خشک سالی ہوئی ابوطالب آپ کو اپنے ساتھ میدان مین لیگئے اور ببرکت آپکے استسقا
کیا یعنی مینہ برسنے کی دعا مانگی اللہ تعالی نے اپنے حبیب کی برکت سے خوب مینہ برسایا
کہ عالم سیراب ہوگیا اور قحط دفع ہوگیا اسی باب مین قصیدہ ہی ابوطالب کا جسکا یہ شعر ہی ؎
وَاَبیَضَ یُستَسقَی الغَمَامُ بِوَجھِہٖ ✤ ثِمَالُ الیَتَامٰی عِصمَۃٌ لِلاَرَامِلِ ✤ یعنی سفید رنگ

گو را گو را پانی مانگتا ہو اپنے منھہ سے جلسے پناہ ہی یتیمون کی اور عصمت ہی بیوہ عورتون کی یہ قصیدہ بہت بڑا ہی اور بہت بیچ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اسمین مذکور ہی **حال** ایکمرتبہ آپ ابو طالب کے ساتھہ بارہ برس کی عمر مین سفر تجارت شام کو گئے راہ مین بحیرا راہب نصاری کے صومعے کے پاس اتفاق قیام آپ کا ہوا راہب مذکور نے آپ کو علامات نبوت سے پہچانا اور قافلے کی دعوت کی اور ابو طالب سے کہا کہ پیغمبر سردار سب عالمون کے ہین اور اہل کتاب یہود اور نصاری انکے دشمن ہین انکو ملک شام مین نہ لیجاؤ مبادا اونکے ہاتھہ سے انھین گزند پہنچے سو ابو طالب نے مال تجارت وہین بیچا اور بہت نفع پایا اور وہین سے مکے کو پھر آئے ترجمہ مشکوۃ شریف مین بروایت ترمذی اور حاکم لکھا ہی کہ اون دنون سات آدمی منجملہ نصاری شام کے یہ حال دریافت کر کے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مرور اس راہ سے ہوگا واسطے قتل آپ کے اوس طرف آئے تھے بحیرا نے اون سے کہا کہ وہ پیغمبر برحق ہین تم اونکی اطاعت کرو اور جب خدا کو منظور ہی کہ اونکو رتبہ عالی دینے تمہارے ٹالنے سے نہین ٹلیگا اور تم اونھین مار نہین سکتے تب اس ارادے سے باز رہے

## فصل چوتھی بیان حالات شباب تا نبوت

جب آپ جوان ہوئے اون امور سے جو جوانون مین خلاف تہذیب ہوتے ہین منزہ تھے اور صدق و امانت و دیانت اور جملہ صفات حمیدہ اور اخلاق پسندیدہ سے موصوف تھے اور قریش آپ کو محافل لہو و لعب مین بلاتے آپ ہرگز شریک نہوتے تھے اور سب قریش کو آپکے صدق و امانت کا اقرار تھا یہانتک کہ آپ کو محمد امین کہتے تھے **حال** آپ پچیس برس کی عمر مین مال بی بی خدیجہ کا کہ ایک عورت مالدار قریش مین تھین لیکے آپ واسطے تجارت کے تشریف لیگئے اس سفر مین نسطورا راہب نے آپکو پہچانا اور بیان کر دیا کہ یہ پیغمبر آخر الزمان ہین جنکا ذکر پچھلے انبیا کی کتابون مین ہی میسرہ غلام خدیجہ کا آپ کے ساتھہ تھا اوسنے بہت معجزات آپکے سفر مین دیکھے اور آکر خدیجہ سے بیان کیا اور خود خدیجہ نے دیکھا جسوقت کہ آپ اس سفر سے

پھرتے ہوئے آتے تھے وہ بالا خانے کے غرفے مین بیٹھی تھین وہان سے آپ آتے
نظر پڑے آپ پر دو فرشتے سایہ کیے تھے میسرہ نے بیان کیا کہ مین نے سارے سفر
مین ایسا ہی حال دیکھا حضرت خدیجہؓ نے یہ حال سنکے خواہش نکاح کی آپکے ساتھ
کی اور ابو طالب اسبات سے مطلع ہوئے اور بعد تقرر نکاح کے اشراف و اعیان
قریش کو ساتھ لیکے حضرت خدیجہ کے مکان پہ گئے اونکی جانب سے مہتمم نکاح ورقہ بن نوفل
برادر عم زاد اونکے تھے ابو طالب نے خطبۂ نکاح پڑھا اور فضائل و مناقب آنحضرت
صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کے بہت سے بیان کیے اور نکاح منعقد کیا حال قریش
نے خانۂ کعبہ کو کہ بسبب صدمات سیل و باران وغیرہ کے بنا اوسکی ضعیف ہوگئی تھی
از سر نو بنا کیا آپس مین اونکے تنازع ہوا کہ حجر اسود کو خانۂ کعبہ مین اوسکی جگہ پر کون
رکھے اور بخیال حصول فخر اور شرف سبکے ہر ایک یہی چاہتا تھا کہ حجر اسود کو مین رکھون
قریب تھا کہ اون مین ہتھیار چلے آخر سب کی رائے اس بات پر قرار پائی کہ کل صبح کو
سب سے پہلے جو مسجد حرام مین آوے اوسکے حکم کے موافق عمل کرنا چاہیے صبح
کو سب سے پہلے آپ وہان تشریف لائے قریش آپکو دیکھکے بہت خوش ہوئے اور
کہا کہ یہ امین ہین جو یہ حکم دین اوسپر ہم سب راضی ہین اللہ جل جلالہ نے آپکو
عقل بھی بہت کامل عنایت فرمائی تھی آپ نے بمقتضائے عقل سلیم ایسا فیصلہ کیا کہ
سب قریش نہایت رضامند ہوئے آپ نے فرمایا کہ جس جگہ اب حجر اسود رکھا ہے
وہان سے ایک چادر مین کرکے اوسے اوٹھاوین اور اوس چادر کو ہر قبیلۂ قریش
کا ایک آدمی تھام لے اسی طرح اوٹھاکے متصل دیوار کعبۂ معظمہ کے جہان رکھنا
منظور ہے رکھین پس اوس اوٹھانے مین تو سب شریک ہوئے اور ہر ایک کو شرف
حاصل ہوا بعد ازین سب آدمی مجھے واسطے رکھنے حجر اسود کے اپنے موقع پر وکیل
کردین چونکہ فعل وکیل بمنزلۂ فعل موکل کے ہوتا ہے اس طرح شرف رکھنے حجر اسود کا اپنے

نمبر ۶ نکاح آپکا بی بی خدیجہ کے ساتھ

بنا کعبہ کا از سر نو ہونا اور تنازع قریش کا رکھنے میں حجر اسود کے اور آپ کا فیصلہ

موقع پر بھی ہر ایک کو حاصل ہوگا قریش نے بدل وجان اس فیصلے کو قبول کیا اور مطابق اوسکے عمل مین لائے

## فصل پانچوین بیان حالات زمان بعثت مین تا معراج

جب عمر شریف قریب چالیس برس کے پوہنچی اور زمانۂ نبوت قریب ہوا آپ کو خواب صحیح نظر آتے جو کچھہ آپ خواب مین دیکھتے مانند سپیدۂ صبح کے ظہور مین آتا اور خلوت آپنے اختیار کی کئی روز کا توشہ ساتھہ لیکے غار حرا[1] مین جا بیٹھتے اور عبادت الٰہی مین مشغول رہتے دوشنبہ کے دن آٹھوین ربیع الاول کو غار حرا مین جبرئیل[ع] آپ کے پاس آئے اور وحی الٰہی لائے آپ سے کہا کہ پڑھو آپنے کہا مین پڑھا نہین ہون پھر اونھون نے آپسے معانقہ کرکے آپ کو خوب دبوچا بقدر غایت طاقت آپ کے اور چھوڑکے آپ سے پھر کہا کہ پڑھو آپنے پھر کہا کہ مین پڑھا نہین ہون پھر آپ کو دبوچا اسی طرح تین بار کیا پھر اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ مَا لَمْ يَعْلَمْ تک پڑھا بسبب نزول وحی کے آپکے بدن کو بہت تکلیف ہوئی اور آپ دولت خانے مین تشریف لائے اور فرمایا مجھے اوڑھاؤ حضرت بی بی خدیجہ نے آپ کو اوڑھالیا پھر آپنے فرمایا کہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے حضرت خدیجہ نے کہا کہ خداے تعالی تمھین ضائع نکریگا اور آپ کے صفات حمیدہ بیان کرکے کہا کہ تم غریبون کی مدد کرتے ہو مفلس ہمسایون کے لیے مال کی سبیل کردیتے ہو نوائب حق یعنی ایسے کامون مین جنمے حق کی تائید ہو مدد کرتے ہو پھر آپ کو پاس ورقہ بن نوفل کے کہ برادر عمزاد اوسکے تھے لے گئین وہ کتب سابقہ پڑھے تھے اون سے حال بیان کیا اونھون نے کہا کہ یہ وہی فرشتہ ہے جو موسی علیہ السلام کے پاس آیا تھا تم اس امت کے پیغمبر ہو کاش مین جوان ہوتا اون دنون مین جب کفار تمھین نکال دینگے آپنے پوچھا کہ یہ لوگ کیا مجھے نکال دینگے ورقہ نے کہا کہ ہان اور اسی طرح جو ایسی بات لاتا ہے جیسے تم پر نازل ہوئی لوگ اوسکے دشمن ہوجاتے ہین پھر اونھین دنون ورقہ کا انتقال ہوگیا ف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے ورقہ کا حال پوچھا اور کہا کہ اونسنے تصدیق

نبوت کی دعوی ظاہر ہونا

نزول سورۂ فاتحہ

تو آپکی کی تھی مگر زمانۂ ظہور نبوت اور اتباع احکام کو نہین پایا آپ نے فرمایا کہ مین نے اوسے سفید کپڑے پہنے خواب مین دیکھا اگر نجات اوسکی نہوتی اور مسلمانون مین محسوب نہوتا تو سپید کپڑے پہنے نظر نہ آتا **حال** ابتداے نبوت مین سورۂ فاتحہ نازل ہوئی ایک دن حضرت جبرئیل نے آکر سورۂ فاتحہ آپ کو سکھادی اور بھی طریقہ وضو نماز کا بتایا اور زمین مین پر مارکے پانی نکالا اور وضو کیا اور آپنے بھی وضو کیا اور دو رکعت نماز آپ نے حضرت جبرئیل کے ساتھہ پڑھی **حال** سب سے پہلے جوانانِ احرار مین ایمان لائے ابوبکر صدیق رض اور عورتون مین حضرت خدیجہ رض اور لڑکون مین حضرت علی رض اور غلامون مین حضرت بلال رض اور غلامانِ آزاد مین حضرت زید بن حارثہ بعدازین حضرت عثمان رض اور حضرت سعد بن ابی وقاص اور طلحہ اور زبیر اور عبدالرحمن بن عوف ایمان لائے اور روز بروز لوگ اسلام مین داخل ہونے لگے **حال** پہلے آپ دعوت اسلام پوشیدہ کرتے تھے یہان تک کہ آیۂ فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ نازل ہوئی یعنی تجھین جو حکم ہے اوسکو صاف کھلے کھلے باعلان بیان کرو تب آپ نے دعوتِ اسلام آشکارا شروع کی اور جب کفار نے مذمت بتون کی سنی نہایت دشمن ہوئے اور مسلمانون کو ایذا دینے لگے حضرت بلال امیہ بن خلف کافر کے کہ ایک سردار قریش مین تھا غلام تھے وہ اونکو نہایت تکلیف دیتا گرم ریت ور پتھرون مین باندھ کر دوپہر کو ڈالتا اور کہتا توحید سے منحرف ہوکر لات اور عُزّٰی کی الوہیت کا قائل ہو وہ شدت تکلیف سے بیہوش ہوجاتے مگر جب ہوش آتا اَحَدًا اَحَدًا کہتے یعنی مانتا ہون ایک ہی خدا کو حضرت ابوبکر صدیق رض نے اونھین ایک اپنا غلام اور بہت مال دیکر امیہ بن خلف سے خرید کرکے آزاد کیا اور یہ شرط کی کہ خدمت مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رہین اونھون نے کہا کہ مین خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین رہونگا آپ شرط کرین یا نکرین اور اسی طرح حضرت صدیق نے اور کئی لونڈی غلامون کو خرید کرکے آزاد کیا اور بہت مال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خرچ مین صرف کیا پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کے مال نے مجھے ایسا نفع نہین دیا جیسا ابو بکر کے مال نے
نفع دیا اسی لیے سورۂ واللیل خداے تعالی نے حضرت ابو بکر کی شان مین نازل فرمائی اور
اونکی بہت تعریف کی اور اونکو اتقی یعنی بڑا پرہیزگار فرمایا اور جس طرح آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے وعدہ رضامند کردینے کا سورۂ والضحی مین فرمایا وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ
رَبُّكَ فَتَرْضَىٰ بطفیل آپ کے سورۂ واللیل مین حضرت ابو بکرؓ سے وعدہ کیا وَلَسَوْفَ
يَرْضَىٰ ف علمانے افضلیت حضرت ابو بکر صدیقؓ پر سورۂ واللیل سے استدلال لطیف
کیا ہی باین وضع کہ اس سورے مین خداے تعالی نے ابو بکر صدیقؓ کو اتقی فرمایا وَسَيُجَنَّبُهَا
الْأَتْقَى الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّىٰ یعنی دور رکھا جائے گا دوزخ سے وہ بڑا پرہیزگار
جو دیتا ہی مال اپنا واسطے حاصل کرنے پاکیزگی کے یعنی ابو بکر صدیق اور سورۂ حجرات مین
خداے تعالی نے فرمایا اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ یعنی بڑا بزرگ تم مین خداے تعالی
کے نزدیک اتقی تم مین کا ہی دونو آیتون کے ملانے سے حاصل ہوا کہ خداے تعالی کے
نزدیک اس امت مین اکرم و افضل ابو بکر صدیقؓ ہین حال جب آیۂ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ
الْاَقْرَبِيْنَ نازل ہوئی یعنی ڈرا اپنے کنبے والے نزدیکون کو آپنے کوہ صفا پر چڑھکر
ایک ایک قبیلۂ قریش کو پکارا لوگ جمع ہوئے آپ نے فرمایا کہ اگر مین تمھین خبر دون
کہ اس پہاڑ کی پشت پر ایک لشکر آیا ہی اور تمھین قتل کیا چاہتا ہی تم یقین جانوگے
اونھون نے کہا کہ ہم بیشک یقین جانینگے اس لیے کہ تم سے ہمیشہ سچ ہی سنا ہی
جھوٹ کبھی نہین سنا آپ نے فرمایا کہ مین تمھین عذاب سخت سے ڈراتا ہون یعنی عذاب آخرت
سے یہ سنکے ابو لہب نے کہا تَبًّا لَّكَ سَائِرَ الْيَوْمِ اَلِهٰذَا جَمَعْتَنَا خرابی
ہو جیو تمھین سارے دن کیا اسی کام کے لیے ہمین اکٹھا کیا تھا اور وہ سب متفرق ہوگئے
سورۂ تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ تبھی نازل ہوئی اور اوس مین اوسکو اور اوسکی جورو حَمَّالَةَ
الْحَطَبِ کو جہنمی فرمایا حمالۃ الحطب کے معنی ہین لکڑی اوٹھانے والی بسبب خست کے لیے

استدلال لطیف افضلیت حضرت ابو بکر صدیقؓ

نزول سورۂ تبت یدا ابی لہب کے حق مین

سر پر لکڑی کا گٹھا جنگل سے لایا کرتی تھی لہذا حمالۃ الحطب اوسکا لقب ہوا آپ سے مثل
ابو لہب کے وہ بھی بہت دشمنی رکھتی تھی آپ کی راہ مین واسطے ایذا رسانی کے کانٹے
ڈالدیا کرتی تھی بعد نزول سورۂ تبت کے ایکدن ایک پتھر لیکے مسجد حرام مین کہ آپ اور
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ وہان بیٹھے تھے آئی خداے تعالی نے اوسکی آنکھون کو آپکے
دیکھنے سے اندھا کردیا صرف ابوبکر صدیق کو اوسنے وہان بیٹھا پایا اون سے کہا مینے سنا ہے
کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے میری ہجو کہی ہے اگر مین اونہین یہان پاتی تو یہ پتھر اونکے سر سے مارتی اور پھر گئی

معجزہ

یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ہوا کہ خداے تعالی نے حمالۃ الحطب کو آپکے دیکھنے سے اندھا
کردیا اور اوسکے شر سے آپکو بچایا **حال** عتبہ اور عتیبہ ابو لہب کے دو بیٹے تھے رقیہ اور ام کلثوم

حال عتبہ اور عتیبہ پسران ابو لہب کا

صاحبزادیان اون دونوں کے نکاح مین تھین جب سورۂ تبت نازل ہوئی ابو لہب نے اپنے
دونو بیٹون سے کہا کہ اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹیون کو تم طلاق نہ دوگے تو مجھسے اور تمسے کچھ علاقہ نہین
دونونے باپ کے کہنے پر عمل کیا اور عتیبہ نے روبرو آپکے جاکے کلمات اور حرکات

معجزہ

بے ادبی کے کیے آپنے فرمایا **اللّٰھم سلط علیہ کلبا من کلابک** یا اللہ اپنے
کتون مین سے ایک کتا اسپر مسلط کردے ابو لہب مع اوسکے ایکبار شام کو بقصد تجارت
گیا راہ مین ایک منزل مین سنا کہ یہان شیر لگتا ہے ابو لہب نے قافلے کے لوگون سے کہا کہ مجھے
اپنے اس بیٹے پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کا خوف ہے سب نے سارے قافلے کا اسباب جمع کرکے ایک اونچا سا
ٹیلہ قائم کرکے عتبہ کو اوسپر بٹھایا اور آپ سب تلے اوسکے گرداگرد سوئے رات کو شیر آیا اور
عتبہ کو مارکر چلا گیا وہ تدبیر اونکی کچھہ کام نہ آئی عجب حال کفار کا تھا کہ دلون مین راستی
اور مستجاب الدعوات ہونا آپ کا منقوش تھا مگر بسبب شقاوت ازلی کے ایمان نہین لاتے تھے

فائدہ

**حال** کفار مسلمانون کو بہت تکلیف دیتے تھے یہان تک کہ چند مسلمانون نے باجازت آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے طرف حبشہ کے ہجرت کی حضرت جعفر بن ابیطالب اور حضرت عثمان بن عفان رض

حال ہجرت حبشہ کا بیان

مع زوجہ اپنی رقیہ بنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی گئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

سے نے اونکے حق مین فرمایا کہ بعد لوط علیہ السلام کے ہجرت عثمانؓ کی مع زوجہ اپنی کے خدا کے واسطے ہوئی ہی حبشہ مین نجاشی بادشاہ جو تھا اور مذہب نصاریٰ رکھتا تھا اوسنے مسلمانون کو وہان اچھی طرح جگہ دی کفار قریش کا اس بات سے بہت دل جلا اور اونھون نے اپنی جانب سے کئی شخصون کو کہ اون مین عمرو بن عاص بھی تھا تحف دہدا یا لیکے پاس نجاشی کے بھیجا باین غرض کہ مسلمانون کو اپنے پاس جگہ نہ دے وہ لوگ تحف دہدایا لیکے پاس نجاشی کے پونہچے اور مطلب عرض کیا نجاشی نے مسلمانون کو دربار مین بمواجہہ فرستادگان قریش بلایا حضرت جعفر نے جانب اہل اسلام سے گفتگو کی اور کہا کہ ہم لوگ گمراہی مین مبتلا تھے اور بتونکو پوجتے تھے اور حلال حرام کچھہ نہین جانتے تھے اور محض جاہل تھے خدا تعالیٰ نے اپنے فضل عمیم سے اپنا پیغمبر بھیجا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور اپنا کلام پاک اونپر نازل فرمایا اور علوم اولین و آخرین اونکو عنایت کیے کہ اونکے سبب سے ہم لوگ راہ راست پر آئے اور وہ سب بھلے کامون کا حکم کرتے ہین اور سب برے کامون سے منع کرتے ہین نجاشی نے کہا کہ جو کلام اونپر اوترا ہی اوس مین سے کچھہ پڑھو حضرت جعفر نے سورۂ مریم ابتدا سے پڑھی جب اس آیت پر پونہچے فَکُلِیۡ وَاشۡرَبِیۡ وَقَرِّیۡ عَیۡنًا نجاشی بادشاہ کو کمال رقت ہوئی یہان تک کہ آنسو اوسکی داڑھی پر بہے اور کہا کہ یہ کلام اور جو کلام موسیٰؑ پر اوترا تھا دونو کی روشنی ایک روشندان سے ہی اودہ اہل اسلام سے کہا کہ بخوشی میرے ملک مین رہو اور کفار کے مدعا کو رد کیا کفار نے عرض کیا کہ یہ لوگ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے حق مین بھی خلاف مذہب بادشاہ کے کہتے ہین نجاشی نے اہل اسلام سے پوچھا حضرت جعفر نے کہا کہ ہم اونکے حق مین یہ کہتے ہین کہ وہ بندہ خدا ہین اللہ تعالیٰ نے بحکم کلمۂ کن اونکو بغیر باپ کے مریم طاہرہ کے پیٹ سے پیدا کیا اور پیغمبر کیا اور متعلق اس بات کی آیتین پڑھین نجاشی نے کہا کہ انجیل مین صفت عیسیٰ کی ایسی ہی لکھی ہی جیسی تم نے بیان کی مرحبا تمھین اور اونھین جنکے پاس سے تم آئے ہو وہ بیشک پیغمبر خدا ہین تعریف اونکی انجیل مین ہی اور عیسیٰ علیہ السلام نے بشارت اونکی

اقرار نجاشی کی بادشاہ حبشہ نبوت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

دی ہی قسم خدا کی جو کام بادشاہی کا مجھ سے متعلق نہوتا تو مین اونکی خدمت مین حاضر ہوتا
اور اونکو وضو کراتا اور تحفے قریش کے پھیر دیے اور آدمی بھیجے ہوئے قریش کے محروم
وہان سے پھرے اور اہل اسلام بخوشی مقیم رہے **حال** حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ
نے ارادہ ہجرت کا حبشہ کو کیا تھا اور مکے سے نکل کر برک الغماد تک کہ چار منزل مکے سے
ہے پہونچے مالک بن دغنہ کہ سردار قوم قارہ کا تھا ملا اور اوسنے حال دریافت کرکے کہا
کہ تم ایسے آدمی نہین ہو کہ مکے سے نکل جاؤ مینے تمھین اپنی پناہ مین لے لیا اور مکان پر
اونھین پہونچا کر حال پناہ دینے کا سب شرفاے قریش سے ظاہر کیا کفار نے کہا باین شرط
ہمین منظور ہی کہ یہ قرآن گھر سے باہر اور بآواز بلند نہ پڑھا کرین قرآن سن کے ہمارے
لڑکے بالے فریفتہ ہوتے ہین حضرت ابو بکر صدیق نے چند روز ایسا ہی کیا بعد اوسکے
بیرون صحن خانہ مین ایک مسجد بنا کی تہجد مین اور نمازون مین قرآن مجید بآواز بلند پڑھنا
شروع کیا اور ابو بکر صدیق کی یہ عادت تھی کہ جب قرآن مجید پڑھتے بے اختیار اونھین
رقت ہوتی ہمسایون کی عورتین اور لڑکے مجتمع ہوکے سننے لگے محلے کے کفار نے رئیس پناہ دہندہ
کو یہ حال کہلا بھیجا اوس نے آکر ابو بکر صدیق سے کہا کہ خلاف عہد کرتے ہو میری پناہ
قائم نرہیگی ابو بکر صدیق نے کہا مجھے سواے خدا کے اور کی پناہ مین رہنا منظور نہین ہے
وہ اپنی پناہ توڑ کر چلا گیا اور ابو بکر صدیق اپنے گھر باماں الٰہی محفوظ رہے **حال** جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانان ہمراہی آپ کے اکثر چھپے رہتے تھے اور اونتالیس
کو شمار اہل اسلام کی پہونچی تھی آپ ارقم کے گھر مین تھے عمر بن الخطاب اور ابو جہل بن ہشام
قریش کے دو بڑے سردار تھے آپ نے دعا فرمائی یا اللہ دین اسلام کو عزت دے
اسلام عمر بن الخطاب یا ابو جہل بن ہشام سے سو حضرت عمرؓ کے حق مین وہ دعا قبول ہوئی
اور دوسرے دن حضرت عمرؓ مشرف باسلام ہوئے قصہ اونکے اسلام کا یہ ہے کہ ایکدن ابو جہل لعین
نے ایک مجمع مین کہ عمر بن الخطاب بھی اوس مین تھے متصل خانۂ کعبہ کے کہا کہ جو کوئی

محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ کا سر کاٹ لا دے مین اوسکو سو اونٹ اور چالیس ہزار درہم دون حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے
کہا کہ مین یہ کام کر سکتا ہون ابوجہل نے لات وعزّٰی کی سو اونٹ دینے کے لیے
بشرط مذکور قسم کھائی اور کعبے مین جاکے ہبل کو گواہ کیا عمر باین قصد روانہ ہوئے
راہ مین ایک شخص سے کہ نعیم بن عبداللہ نام تھا ملاقات ہوئی وہ مشرف باسلام
ہوچکا تھا اوسنے پوچھا کہان جاتے ہو عمر نے کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ کے قتل کو اوسنے کہا
بنی ہاشم کے انتقام سے کیسے بچوگے عمر نے کہا معلوم ہوتا ہی کہ تمنے بھی دین بدلا
ہی اگر ایسا ہو تو پہلے تمھین ہی قتل کردون اوس نے کہا مین آبا کے دین پر ہون
نیت یہ رکھی کہ حضرت ابراہیم ؑ و اسمعیل ؑ کے دین پر ہون اور ظاہر مین یہ معلوم ہوا
کہ آباے مشرکین کے دین پر ہی پھر اوس شخص نے کہا تمھاری بہن اور سعید بن زید
بہنوئی تمھارے بھی مسلمان ہوگئے ہین پہلے اپنے گھر سے قتل شروع کرو عمر نے
کہا کیسے معلوم ہو کہ وہ مسلمان ہوئے ہین کہا تمھارے ہاتھ کا ذبیحہ نہ کھائینگے
یہ بات سنکے عمر طیش کھا کر اپنی بہن کے گھر کو پھرے اوسوقت اونکے گھر مین
خبابؓ صحابی تھے اور سورۂ طٰہٰ کہ اونھین دنون نازل ہوئی تھی عمر کی بہن اور بہنوئی
کو پڑھا رہے تھے اور کیواڑ دروازے کے بند تھے عمر نے کیواڑ کھلوائے خبّاب
چھپ رہے اور جس صحیفے مین سورۂ طٰہٰ لکھی تھی اوسے چھپا دیا اور عمر نے آکر
پوچھا کہ کیا پڑھتے تھے اونھون نے کہا باتین کرتے تھے پھر عمر نے ایک بکری ذبح کی
اور گوشت اوسکا بھونکر بہن بہنوئی کو کھانے کو کہا اونھون نے عذر کیا عمر کو اونکے اسلام
کا یقین ہوا اور اونکو مارنا شروع کیا یہانتک کہ اونکی بہن کا سر اور منہ خون آلودہ ہوگیا
اونھون نے بیتاب ہوکر کہا چاہو مار و چاہو چھوڑو ہم تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم ۱۲ پر ایمان لائے ہین اور
وہ پیغمبر برحق ہین عمر نے دین اسلام مین اونکی مضبوطی دیکھی اور بہن کے سر اور خون کو
دیکھ کے رحم کھایا الگ ہوگئے ایک گوشے مین جا بیٹھے تھوڑی دیر کے بعد کہا جو تم

۱۲ خباب بخای معجمہ و بای موحدہ بروزن غراب نام صحابی ۱۲ منہ

پڑھتے تھے میرے پاس تو لاؤ تب اوس صحیفے کو جس مین سورۂ طٰہٰ تھی نکالا عمر نے چاہا کہ
ہاتھ مین لیکر پڑھین اونکی بہن نے کہا کہ تم نجاست شرک سے آلودہ ہو اور اسکو نہین
چھوتے ہین مگر پاکیزہ لوگ تب عمر نے غسل کیا پھر سورۂ طٰہٰ کو ہاتھ مین لیکر سر سے پڑھا
جب اس آیت کو پہونچے اَللّٰهُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ لَهُ الْاَسْمَاءُ الْحُسْنٰى عمر نے اوس
کلام معجز نظام سے متاثر ہو کے کہا کیا اچھا کلام ہے اور کیا پاکیزہ بیان ہے خباب عمر کا حال
تاثر سمجھ کے نکل آئے اور کہا کہ کل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تمھارے یا
ابوجہل کے اسلام کے لیے دعا فرمائی تھی سو مین جانتا ہون تمھارے لیے وہ دعا قبول
ہوئی بعد اسکے عمر خباب کے ہمراہ ارقم کے گھر جہان آپ تشریف رکھتے تھے گئے
آپ خبر پاکے دروازے پر نکل آئے اور عمر سے بغل گیر ہو کر اونھین خوب دبایا کہ بند بند
عمر کا ہل گیا اور فرمایا کہ اے عمر مسلمان ہو جا عمر نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اَللّٰهُ اَكْبَرُ باواز بلند فرمایا
سب کے سب مسلمانون نے جو گھر مین تھے آواز تکبیر کی بلند کی اور بہت خوش ہوئے حضرت
عمرؓ نے پوچھا کہ سب کتنے آدمی مسلمان ہو چکے ہین آپنے فرمایا کہ تم سے چالیس کا عدد
پورا ہوا ہے حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ مشرکین عبادت لات و عزیٰ کی علانیہ کرتے ہین
ہم لوگ خدائے وحدہٗ لاشریک کی عبادت کیون پوشیدہ کرین اور اوسی وقت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ساتھ ہو کے سب مسلمانون کو ساتھ لیکے مسجد حرام مین آئے اور برملا کعبہ مین
نماز ادا کی اور اوسی دن سے مسلمانون کو بہت قوت و عزت ہوئی صحیح بخاری مین عبد اللہ
بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے مَا زِلْنَا اَعِزَّةً مُنْذُ اَسْلَمَ عُمَرُ یعنی ہم ہمیشہ باعزت
رہے جب سے اسلام لائے عمرؓ ف صحیح بخاری مین حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت
ہو کہ ایک دن مین ایک بتخانے مین تھا اور مشرکین نے بت کے لیے قربانی کی بت کے
پیٹ مین سے آواز آئی یا جَلِيْحُ اَمْرٌ نَجِيْحٌ رَجُلٌ فَصِيْحٌ يَقُوْلُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اے شخص ایک

کام کی بات ہی ایک مرد فصیح کہتا ہو لا الہ الا اللہ اور لوگ یہ آواز سنکے بھاگ گئے مین ٹھہر رہا دوسری بار
پھر مین سنے وہی آواز سنی پھر اونھین دنون معلوم ہوا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم طرف لا الہ الا اللہ کے
دعوت کرتے ہین بعض کتب تواریخ مین یہ قصہ روز اسلام عمرؓ کا لکھا ہی اور صحیح بخاری سے یہ معلوم
ہوتا ہی کہ اوس سے پہلے کا قصہ ہی بہرکیف ایک یہ معجزہ آنحضرتؐ کا حضرت عمرؓ نے قبل اسلام مشاہدہ
کیا **حال** ابو طالب جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بہت حمایت کرتے تھے اور بسبب
اونکی حمایت کے کفار آپ پر باوصف کمال عداوت کے قابو نہین پاتے تھے اور ہمیشہ ابو طالب
سے اس باب مین کہتے تھے مگر ابو طالب اونکی نہین سنتے تھے ایک مرتبہ سب کفار نے مجتمع
ہوکر ابو طالب سے کہا یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ہمارے حوالے کردو یا تم سے ہم لڑینگے ابو طالب نے آپکا
حوالے کردینا قبول نکیا کفار نے ارادہ مصمم آپکے قتل کا کیا ابو طالب آپ کو لیکر مع سارے
بنی ہاشم اور بنی مطلب کے ایک شعب یعنی گھاٹی مین واسطے محافظت کے جا بیٹھے اور کفار نے
آپ سے برادری قطع کی اور بہت کوشش کی اس بات مین کسی طرح کوئی بنی ہاشم اور بنی مطلب سے
سلوک نکرے بلکہ بنیون اور سوداگرون کو منع کردیا تھا کہ ان لوگون کے پاس کچھ چیز بیچنے نجاوین
اور ایک کاغذ عہدنامہ قطع علاقے کا ان لوگون سے لکھ کے خانہ کعبہ مین لٹکا دیا تین سال
تک آنحضرت اور بنی ہاشم اور بنی مطلب اوس شعب مین نہایت تکلیف مین مبتلا رہے آخرکار
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بوحی الٰہی اس بات سے اطلاع ہوئی کہ کیڑے نے کاغذ
عہدنامے کو جو کعبے مین لٹکایا تھا بالکل کھا لیا سواے نام اللہ کے جہان کہین اوس مین تھا
ایک حرف نہین چھوڑا آپنے یہ حال ابو طالب سے کہا ابو طالب نے شعب سے نکل کر یہ بات
قریش سے بیان کی اور کہا کہ اوس کاغذ کو دیکھو اگر محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بیان غلط نکلے تو ہم اونھین تمھین
دیدینگے اور اگر صحیح نکلے تو اتنا تو ہو کہ تم اس قطع رحم اور عہد بد سے باز آؤ قریش نے
کعبے پر سے اوتار کے اوس کاغذ کو دیکھا فی الواقع کیڑے نے سواے نام اللہ کے
سب حرفون کو کھا لیا تھا تب قریش اوس ظلم سے باز آئے اور عہدنامے کو چاک کر ڈالا

اور ابو طالب ساتھہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم و بنی ہاشم و بنی مطلب کے شعب سے نکل آئے

ف عبد مناف کے چار بیٹے تھے ہاشم مطلب عبد الشمس نوفل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہاشم کی اولاد مین ہین اس طرح کہ ہاشم کے بیٹے عبد المطلب اور عبد المطلب کے عبد اللہ اور عبد اللہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مطلب کی اولاد مین بنی المطلب ہین امام شافعی رحمۃ اللہ اونھین مین سے ہین عبد الشمس کی اولاد مین بنی امیہ ہین امیہ عبد الشمس کا بیٹا تھا حضرت عثمان بنی امیہ مین ہین اور نوفل کی اولاد مین حضرت جبیر بن مطعم صحابی اور سعید بن جبیر تابعی ہین بنی مطلب حالت کفر مین بھی مثل بنی ہاشم کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رہے اسی سبب سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جب حصہ ذوی القربی کا تقسیم فرمایا بنی مطلب کو بھی دیا اور اولاد عبد الشمس اور اولاد نوفل کو نہین دیا حضرت عثمان اور جبیر بن مطعم نے اس باب مین عرض کیا اور کہا کہ بنی ہاشم کی ترجیح کا ہمین انکار نہین اسلیے کہ خداے تعالی نے آپ کو اون مین پیدا کیا ہی مگر بنی مطلب اور ہم آپ سے ایک سی قرابت رکھتے ہین اونکی ترجیح کی کیا وجہ ہی آپ نے فرمایا کہ بنی مطلب اور بنی ہاشم مثل ذات واحد کے ہین یعنی ہمیشہ باہم رہتے ہین ترجیح کی یہ وجہ ہی حال ہمیشہ آپ ابو طالب کو دعوت طرف اسلام کے کرتے تھے اور باوصف اسکہ اونکے دل مین خوب حقیت ملت اسلام کی ثابت تھی اسلیے کہ باپ دادے کے مذہب کو چھوڑ دینا عار سمجھتے تھے اونھون نے اسلام قبول نکیا حتی کہ زمانہ اونکی موت کا پونھچا آپنے کہا اے چچا ایکبار کلمہ لا الہ الا اللہ کہہ لو تو مجھے خداے تعالی سے تمھاری شفاعت کا ٹھکانا ہو ابو طالب نے نہ مانا اور عار بچا سے بچنے کو نار اختیار کی ف صحیح بخاری مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ابو طالب کو کچھہ آپکے سبب سے نفع ہوا وہ آپکی بہت حمایت کرتے تھے آپنے کہا کہ وہ ٹخنون تک آگ مین ہی اور اگر مین نہوتا وہ دوزخ کے تلے کے درجے مین ہوتا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ابو طالب کی وفات کا کہ وہ بہت حمایت آپ کی کرتے تھے

بہت رنج ہوا اور اوسی سال مین حضرت خدیجہؓ کا بھی انتقال ہوا اور اون کے انتقال کا
(یعنی دسوین سال مین ۱۲)
بھی آپ کو بڑا رنج ہوا اس لیے اوس سال کا نام عام الحزن رکھا **ف** حضرت خدیجہؓ کا
بہت بڑا رتبہ تھا حتی کہ حدیث مین وارد ہی کہ زبانی حضرت جبرئیلؑ کے خدایتعالی نے حضرت خدیجہؓ
کو بشارت بہشت کی اور سلام کہلا بھیجا تھا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پونہچایا
بعد وفات حضرت خدیجہؓ کے آپ کے دو نکاح قرار پائے ایک بکر یعنی عایشہ بنت ابی بکر صدیقؓ
(یعنی کنواری ۱۲)
سے کہ وہ اون دنون مین چھہ برس کی تھین مکے مین اونکا نکاح ہوا اور مدینے مین جب
نو برس کی ہوئین زفافؓ ہوا دوسری ثیب یعنی سودہؓ بنت زمعہؓ اونسے مکے مین نکاح ہوا اور
آپ کے ساتھ مدینے مین آئین اور ہمیشہ ازواج مطہرات مین رہین **حال** جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم دعوت اسلام مین بہت کوشش کرتے تھے مگر کفار مکہ بہت تکلیفین دیتے تھے اور راہ راست
پر نہین آتے تھے ایکبار آپ طائف کو تشریف لیگئے اور وہان کے لوگون کو طرف اسلام کے
دعوت کی تین شخص وہان سردار تھے عبدیالیل اور مسعود اور حبیب اونسے اور سب وہان کے
شرفا سے اسلام کے لیے کہا اونھون نے قبول نکیا بلکہ وہان کے سفلے لوگون کو بہکا کے
آپکو بہت تکلیف پونہچائی آپ وہان سے بہت ملول ہوکے پھر آئے مکے اور طائف کی راہ مین
عتبہ اور شیبہ کا کہ سرداران قریش مین سے تھے ایک باغ تھا اوس مین آپ جب پونہچے درختون
کے سایے مین ٹھہرے اوسوقت عتبہ اور شیبہ بھی اپنے باغ مین تھے اونھون نے اپنے غلام کے
ہاتھہ کہ عداس نام نصرانی تھا بمقتضاے قرابت رحم کھا کے انگور بھیجے آپنے کھانے سے پہلے کہا
بسم اللہ الرحمن الرحیم عداس نے کہا کہ اس بستی مین تو مین نے یہ نام کبھی نہین سُنا آپنے پوچھا کہ تو کہان رہتا ہی اور
کہا نینوی شہر مین آپنے کہا میرے بھائی یونس کی بستی مین عداس نے پوچھا کہ یونس تمھارے بھائی
کیسے ہوئے آپنے فرمایا یونس پیغمبر تھے مین بھی پیغمبر ہون عداس نے آپ کا نام پوچھا آپنے
فرمایا محمد عداس نے کہا کہ مین نے تمھارا وصف انجیل مین اور توریت مین پایا ہی مدت سے مین تمھارے
مبعوث ہونے کا منتظر تھا اور مسلمان ہوگیا اور ہاتھہ پانون آپکے چومے جب عتبہ اور شیبہ کے

پاس پونہچا اونھون نے ہاتھ پانون چومنا اوسکا درست جہان بیٹھے تھے وہین سے دیکھا
تھا کہا کہ اس شخص نے تجھے فریب دیا اوس نے کہا کہ پیغمبر ہین ساری زمین پر اون سے کوئی بہتر نہین
جب آپ بطن نخلہ مین کہ ایکدن کی راہ پر مکہ سے ہی پونہچے رات کو وہان رہ گئے آپ قرآن مجید
نماز مین پڑھتے تھے سات یا نو جن نینوی کے وہان پونہچے اور کلام اللہ سنکے ٹھہر گئے
جب آپ نماز پڑھ چکے وہ ظاہر ہوئے آپ نے اونھین اسلام کی طرف دعوت کی وہ سب
بے توقف مسلمان ہو گئے اور اونھون نے اپنی قوم کو جاکے اسلام کی طرف دعوت کی سورۂ
احقاف مین آیہ وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَیْكَ نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ مین اسی قصے کی طرف اشارہ
ہی پھر آپ مکے کو تشریف لیگئے اور بدستور ہدایت خلق اللہ اور دعوت اسلام مین مشغول ہوئے

## فصل چھٹی معراج کے بیان مین

ایام اقامت مکے مین گیارہوین سال نبوت سے معراج ہوئی آپ اُمّ ہانی بنت ابی طالب
کے گھر تشریف رکھتے تھے چھت شق ہوئی اور حضرت جبرئیل تشریف لائے اور آپ کو
اوٹھا کے مسجد حرام مین لے گئے اور وہان سینہ مبارک اور شکم کو شق کیا اور آب زمزم
سے دل مبارک کو اور سب اندرون سینہ اور شکم کو دھویا اور سونے کا طشت ایمان اور
حکمت سے بھر کے لائے تھے اوس سے آپ کے دل کو پر کیا بعد ازین براق کو جنت
سے لائے تھے اور وہ جانور تھا خچر سے قد مین کچھ نیچا اور دراز گوش سے اونچا آپ
کی سواری کے واسطے پیش کیا ایسا تیز رفتار تھا کہ جہان تک نگاہ پہونچتی تھی ایک قدم
اوسکا ہوتا تھا جب آپنے سوار ہونے کا قصد کیا براق شوخی کرنے لگا حضرت جبرئیل
نے کہا اے براق تو کیون شوخی کرتا ہی تجھپر ایسا شخص سوار ہوتا ہی کہ اللہ تعالی کے نزدیک
اوسکا سب سے زیادہ رتبہ ہی براق شرما کے پسینا پسینا ہو گیا صحیح ترمذی مین یہ روایت
اسی طرح مذکور ہی اور بعضے کتب تواریخ مین لکھا ہی کہ براق نے درخواست کی کہ قیامت
کے دن آپ میری ہی پشت پر سوار ہون اور آپ نے اوسکی اس درخواست کو قبول فرمایا

پھر آپ سوار ہوئے اور حضرت جبرئیلؑ ہمراہ تھے اور مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کو تشریف
لیگئے وہان ارواح انبیاے کرام کی حاضر تھین آپ نے امام ہوکے بموجب حکم
خدا تعالی کے دو رکعت نماز پڑھی بعد ازین سب پیغمبر حمد الٰہی بجا لائے حضرت ابراہیم
اور موسی اور داؤد اور سلیمان اور عیسی علیہم السلام نے حمد الٰہی مین خطبۂ بلیغ پڑھا
اور اوس مین نعمتین جو اون سے علاقہ رکھتی تھین بیان کین جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم نے بھی حمد الٰہی مین نعماے متعلقہ بذات خود بیان فرمائین جنسے افضلیت آپ کی
سب انبیاے کرام پر ثابت ہوتی تھی چنانچہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اون صفات کو
سن کے انبیاے کرام کو خطاب کرکے کہا بِهٰذَا فَضَلَكُمْ مُحَمَّدٌ یعنی بسبب انھین صفات کے محمد
تم سے افضل ہوئے بعد ازین آپ آسمان کو تشریف لیگئے جب پہلے آسمان پر پہنچے دروازہ
حضرت جبرئیلؑ نے کھلوایا فرشتے نے جو دربان فلک تھا پوچھا کون ہے کہا جبرئیل کہا تمھارے
ساتھ کون ہے کہا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہا کیا وہ بلائے گئے ہین کہا ہان کہا مَرْحَبًا بِهٖ فَنِعْمَ الْمَجِيْءُ جَاءَ خوشی ہو
اونھین اچھا آنا آئے اور دروازہ کھولا آپ آسمان اول مین داخل ہوئے وہان حضرت آدم
علیہ السلام کو دیکھا حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ تمھارے باپ آدم ہین انھین سلام کرو آپ نے
سلام کیا حضرت آدمؑ نے جواب سلام دیا اور کہا مَرْحَبًا بِالْاِبْنِ الصَّالِحِ وَالنَّبِيِّ الصَّالِحِ
خوشی ہو جو فرزند نیک کو اور نبی نیک کو اور آپ نے دیکھا کہ کچھہ گوری گوری
صورتین حضرت آدم کے سیدھی طرف سے نظر آتی تھین اور کچھہ صورتین کالی کالی اونکے بائین طرف
نظر آتی تھین جب حضرت آدمؑ داہنی طرف دیکھتے خوش ہو جاتے اور جب بائین طرف دیکھتے
ناخوش ہوتے حضرت جبرئیلؑ نے بیان کیا کہ داہنی طرف اونکی اولاد نیک کی صورتین نظر آتی ہین
جو بہشتی ہین اسلیے اونھین دیکھہ کر حضرت آدمؑ خوش ہو جاتے ہین اور بائین طرف اونکی اولاد
بد کی صورتین نظر آتی ہین جو دوزخی ہین اسلیے اونھین دیکھہ کر ناخوش ہو جاتے ہین
پھر دوسرے آسمان پہ تشریف لیگئے وہان بھی حضرت جبرئیلؑ نے دروازہ کھلوایا فرشتۂ دربان

سے نے پوچھا کون ہی کہا جبرئیل کہا کون ساتھ ہی کہا محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہا کیا بلائے گئے ہیں کہا ہاں کہا مرحبًا بہ فنعم المجیء جاء خوشی ہو اونہیں اچھا آنا آئے اور وہاں آپ نے حضرت یحیی اور عیسی علیہما السلام کو دیکھا حضرت جبرئیل ع نے کہا یہ یحیی اور عیسی ہیں انہیں سلام کرو آپ نے سلام کیا اون دونو صاحبوں نے جواب سلام دیا اور کہا مرحبًا بالاخ الصالح والنبی الصالح خوشی ہو جیو برادر نیک اور نبی نیک کو بعد ازین تیسرے آسمان پر آپ تشریف لیگئے اور حضرت جبرئیل ع نے بدستور دروازہ کھلوایا وہاں کے دربان نے بھی ویسی گفتگو کی جیسے دربان آسمان اول و دوم نے کی تھی اور اوس آسمان پر حضرت یوسف علیہ السلام سے ملاقات ہوئی آپ نے فرمایا اونھیں ایک شطر حسن کا ملا ہی شطر کے معنی ہین نصف اور بھی ایک حصہ یعنی نصف حسن حضرت یوسف کو ملا اور نصف سارے عالم کو یا ایک حصہ کا حسن کا اونھیں ملا حضرت جبرئیل ع نے کہا یہ یوسف ع ہین انھین سلام کرو آپنے سلام کیا اونھون نے جواب سلام دیا اور کہا مرحبًا بالاخ الصالح والنبی الصالح پھر چوتھے آسمان پر تشریف لیگئے اور حضرت جبرئیل ع اور فرشتہ دربان سے حسب سابق گفتگو ہوئی اور وہان حضرت ادریس ع سے ملاقات ہوئی اور اون سے سلام و جواب و مرحبا حسب سابق ہوا مگر اونھون نے آپ کو الاخ الصالح کہا حالانکہ وہ آپ کے اجداد مین ہین قیاس مقتضی اس بات کو ہی کہ الابن الصالح کہتے مثل حضرت آدم اور حضرت ابراہیم علیہما السلام کے علماء نے اسکی توجیہ مین یہ بات لکھی ہی کہ حضرت ادریس ع نے براہ تعظیم آپ کو الاخ الصالح کہا فقط بعد ازین آپ پانچوین آسمان پر تشریف لیگئے اور بعد گفتگوے معمولی دربان و جبرئیل علیہما السلام کے اوس آسمان مین جب داخل ہوئے حضرت ہارون علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اون سے سلام و جواب و مرحبا بدستور سابق ہوا بعد ازین چھٹے آسمان کو آپ تشریف لیگئے وہاں بھی دربان سے گفتگو مثل سابق ہوئی اور سلام اور جواب و مرحبا بھی مثل سابق ہوا اور جب وہان سے بڑھے تو حضرت موسی علیہ السلام روئے اور کہا کہ میرے بعد

یہ نوجوان پیغمبر ہوا اور اسکی امت کے آدمی میری امت سے زیادہ بہشت مین جائینگے
مقصود اونکا تاسف تھا اپنی امت کے حال پر کہ بسبب نافرمانیون کے زیادہ بہشت مین
جانے سے محروم رہے بعد ازین ساتوین آسمان کو تشریف لیگئے اور بعد کھلوانے دروازے
کے اور ہونے گفتگو حسب بوت کے اوس آسمان پر حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام
سے ملاقات ہوئی کہ بیت المعمور سے پیٹھ لگائے بیٹھے تھے آپ نے فرمایا کہ بیت المعمور
مین ہر روز ستر ہزار فرشتے نئے داخل ہوتے ہین کہ پھر اوس مین نہین آتے اور
حضرت جبرئیلؑ نے کہا کہ یہ باپ تمہارے ابراہیمؑ ہین انھین سلام کرو آپ نے
سلام کیا اونھون نے جواب سلام دیا اور کہا مرحبًا بالابن الصالح والنبی الصالح
بعد ازین سدرۃ المنتہی کے پاس تشریف لیگئے وہ بیری کا درخت ہے بڑا عظیم الشان آپنے
فرمایا کہ اوسکے پتے ایسے ہین جیسے ہاتھی کے کان اور اوسکے بیر ایسے جیسے مٹکے
ہجر کے ہجر ایک شہر کا نام ہے وہان کے مٹکے بہت بڑے ہوتے ہین اور آپ نے
فرمایا کہ اوس پر بیشمار پتنگے سونے کے تھے یعنی فرشتے اس صورت کے آپ نے آگے جانیکا
قصد کیا حضرت جبرئیلؑ وہان ٹھہر گئے آپنے سبب پوچھا کہا کہ مجھے یہان سے اوپر جانے
کی طاقت نہین ہے اگر یک سر موی برتر پرم * فروغ تجلی بسوزد پرم * اگر بال بھر
مین اوپر اوڑون روشنی تجلی کی جلاوے پر میرے کتب سیر مین لکھا ہے کہ وہان سے
براق کو آپنے چھوڑا وہان رفرف سبز آیا کہ روشنی اوسکی آفتاب کی روشنی پر غالب
تھی اوس پر آپ کو بٹھایا رفرف لغت مین بچھونے کو کہتے ہین لیس وہ رفرف مسند سبز
زرین نورانی تھا مثل تخت رواں کے آپ کو اوس پر سوار کیا اور وہ آپ کو کرسی وغیرہ
سب مکانات آسمانی اور حجب نورانی طے کراکے عرش تک لے گیا حال اللہ جل جلالہ
سے آپ کو ایسا قرب حاصل ہوا کہ کبھی کسی نبی کو حاصل نہین ہوا اور نکوئی فرشتہ اس قرب کو
کبھی پہونچا اور اللہ تعالی نے آپ سے کلام کیا اور آپ کو دیدار مبارک اپنا دکھلایا

حبب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شرف قرب اتم اور دیدار سے مشرف ہوئے آپنے بالہام
ربانی کہا اَلتَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ سب عبادتین زبانی اور بدنی
اور مالی اللہ کے لیے ہین اللہ جل جلالہ نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ
وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ سلام تیرا ای پیغمبر اور رحمت خدا کی اور برکتین اوسکی پھر آپ
نے فرمایا اَلسَّلَامُ عَلَيْنَا وَعَلٰى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِيْنَ سلام ہمپر اور خدا کے نیک
بندون پر فرشتون نے کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ
وَرَسُوْلُهٗ ہم گواہی دیتے ہین کہ کوئی لائق عبادت کے نہین سواے اللہ کے اور گواہی
دیتے ہین کہ محمد بندے اوسکے ہین اور رسول اوسکے نکتہ آپ کا اوسوقت التحیات للہ
آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسا بوقت حاضر ہونیکے حضور بادشاہ مین کورنش وتسلیمات بجالاتے
ہین اور خدا ے تعالی کا السلام علیک آخر تک فرمانا ایسا جیسے بادشاہ اپنے مقرب
کا سلام بکمال مہربانی و توقیر لیتے ہین پھر آپ کا السلام علینا آخر تک کہنا ایسا ہوا جیسے
مقربان بادشاہی جو عالی ہمت ہوتے ہین بوقت توجہ بادشاہی اپنی طرف اور لوگون
کو یاد کرتے ہین کہ وہ بھی مشمول مراحم شاہی ہو جائین پھر ملائکہ کا اشہد ان لا الہ الا اللہ
آخر تک کہنا ایسا ہی جیسے حاضران دربار شاہی کسی امیر مقرب پر عنایت خاص اور مکرمت
بالاختصاص دیکھکے بادشاہ کی مدح وثنا اور اوس امیر کی تعریف اور مستحق تقرب ہونا
بیان کرتے ہین چونکہ نماز معراج المومنین ہے واسطے یاد دہی حال معراج جناب سید الرسل
صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم ہوا کہ نماز کے قعود مین یہ سب عبارت پڑھی جاوے قعود نماز کی
سب ہیأتون مین بندے کی توقیر پر زیادہ دلالت کرتا ہے کہ گویا بادشاہ کے حضور سے بندے
کو بسبب کمال عنایت کے اجازت بیٹھنے کی حاصل ہوئی اسی جہت سے پڑھنا التحیات کا کہ
بوقت کمال توقیر جناب سید الرسل صلی اللہ علیہ وسلم کے عبارت اوسکی حاصل ہوئی تھی
قعود مین مقرر ہوا نکتہ ثانیہ بعضے گنہگارون کے دل مین یہ گمان ہوتا ہے کہ جناب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایسے وقت کرامت مین عباد صالحین کو بالخصوص یاد فرمایا
گنہگارون کا ذکر نکیا جواب اسکا بعضے بزرگون نے خوب لکھا ہی وہ یہ ہی کہ ممکن نہ تھا کہ ایسے
وقت مین آپ گنہگارون کو یاد نکرتے آپ رحمۃ للعالمین تھے اور نظر عنایت آپ کی گنہگارون
پر زیادہ تھی سو آپ نے اوس مقام قرب وحضور مین گنہگارون کو صالحین سے پہلے یاد فرمایا
اسطرح کہ ایک طرح رتبہ اونکا صالحین سے بڑھ گیا یعنی آپ نے اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا بصیغہ متکلم
مع الغیر فرمایا سلام ہم سب پر اَلسَّلَامُ عَلَیَّ سلام مجھہ پر بصیغہ متکلم واحد نفرمایا سو گنہگارون کو
آپ نے بنظر غریب پروری اپنے ساتھہ شامل کرلیا اور صالحین سے پہلے اونھین یاد کیا
ہے کہ مستحق کرامت گنہگار اند **حال** اللہ جل جلالہ نے اوس رات مین ایسے علم اور فیوض
آپکو عطا فرمائے کہ زبان بیان اوسکے اظہار سے کوتاہ ہی خود خدانے تعالی نے مبہم رکھا
ہی فرمایا ہی فَاَوْحٰی اِلٰی عَبْدِہٖ مَا اَوْحٰی پس وحی بھیجی خداے تعالی نے طرف بندے اپنے
کے جو کچھہ کہ وحی بھیجی اور اللہ تعالی نے پچاس وقت کی نماز آپ کی امت پر فرض کی آپ
وہان سے پھرے جب چھٹے آسمان پر حضرت موسی علیہ السلام کے پاس آئے اونھون نے
پوچھا کہ تمھاری امت پر کیا فرض ہوا آپ نے کہا پچاس وقت کی نماز ہر روز حضرت موسی
نے کہا کہ تمھاری امت سے پچاس وقت کی نماز ہرگز نہو سکے گی مین نے معاملہ بنی اسرائیل
کا خوب بھگتا ہی اور بہت تدبیرین اونکی ہدایت اور اطاعت کی کرتا رہا ہون مجھے حال خوب
معلوم ہی تم اپنے رب کے پاس پھر جاؤ اور خداے تعالی سے اپنی امت کے لیے تخفیف
چاہو آپ نے بموجب مشورہ موسی علیہ السلام کے کیا اور خداے تعالی نے دس نمازون کی
تخفیف کی چالیس رکھین پھر جب حضرت موسیٰ کے پاس آئے اونھون نے پھر تقریر مثل سابق
کے کی اور آپ پھر گئے اور دس کی پھر تخفیف ہوئی اسی طرح ہر بار تخفیف ہوتے ہوتے
دس کو پہونچی اور پھر بموجب مشورہ حضرت موسی علیہ السلام کے جب مراجعت کی تو خداے تعالی
نے پانچ وقت کی نماز رکھی پھر حضرت موسی علیہ السلام نے کہا کہ تمھاری امت کے نزدیک آدمی

نزول و تخفیف نماز پنجگانہ

نماز بھی نہو سکے گی پھر جاؤ اور خدا تعالیٰ سے تخفیف چاہو آپ نے فرمایا کہ مین سے
یہانتک اللہ جل جلالہ کے حضور مین بار بار عرض کیا کہ اب مجھے عرض کرنے مین شرم
آتی ہی مین نے پانچ وقت کی نماز قبول کر لی اوسی وقت عرش سے ندا آئی اَمْضَيْتُ
فَرِيضَتِي وَخَفَّفْتُ عَنْ عِبَادِي پورا کیا مین نے فرض اپنا اور تخفیف کی اپنے بندون
سے یعنی ہر نیکی کا دس گونہ ثواب ہوتا ہی پس پانچ نمازین بحساب ثواب کے پچاس ہوئین
جتنی کہ خدا تعالیٰ نے پہلے فرض کی تھین اور بندون کو آسانی ہو گئی کہ پانچ ہی نمازین
پڑھین گے اور پچاس کا ثواب پاوینگے ف صحیح بخاری مین تو فرض ہونا پچاس نمازون
کا شب معراج مین اور حسب شرح سابق تخفیف ہو کے پانچ کا رہنا مذکور ہی روزون
کا ذکر نہین اور بعض کتابون مین فرض ہونا چھ مہینے کے روزون کا اور تخفیف
ہو کے ایک مہینے کے رہنا بھی مذکور ہی ف آپ کے سامنے شب معراج مین تین
پیالے پیش ہوئے ایک دودھ کا اور ایک شہد کا اور ایک شراب کا آپ نے دودھ
کا پیالہ لیا حضرت جبرئیل نے کہا اِخْتَرْتَ الْفِطْرَةَ تم نے اختیار کیا فطرت اسلام
کو دودھ کو اللہ تعالیٰ نے بہت لطیف اور نافع بنایا ہی مدار حیات آدمی کا کھانے اور
پینے پر ہی سو دودھ بجاے کھانے اور پانی دونون کے ہو جاتا ہی بس دودھ مادہ
حیات جسمانی ہی جس طرح ایمان مادۂ حیات روحانی ہی سو دودھ صورت مثالی تھی
ایمان اور اسلام کی آپنے اوسکو اختیار کیا تاکہ آپ کی امت مین ایمان و اسلام قائم
رہے بعضے روایات مین پیش ہونا پیالون کا پاس سدرۃ المنتہیٰ کے مذکور ہی اور بعضے
روایات مین بیت المقدس مین دونون روایتون کی تطبیق کے لیے بعضے علما نے لکھا ہی
کہ دونون جگہ پیش ہوئے ف شب معراج مین آپ نے بہشت اور دوزخ کی
بھی اور بہت امور عجیبہ مشاہدہ کیے مگر کتب تواریخ مین اکثر امور عجیبہ جو مذکور ہین
سیان ان کتب معتبرۂ حدیث مین نہین مشکوۃ شریف کی کتاب الرؤیا مین بروایت

پیش ہونا پیالون کا شب معراج مین

اور نظام الدین... [illegible]

بخاری ایک حدیث ہی جس مین خواب مین مشاہدہ کرنا آپ کا اون جنس کے امور کو مذکور
ہی جیسے شب معراج مین لوگ ذکر کرتے ہین اس مقام پر وہ حدیث ذکر کیجاتی ہی حال
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صبح کو بعد نماز لوگون سے پوچھا کرتے تھے کہ تم نے
کوئی خواب دیکھا ہی جو کوئی بیان کرتا آپ اوسکی تعبیر ارشاد کرتے ایک دن آپ نے
لوگون سے حسب معمول پوچھا کسی نے کوئی خواب بیان نکیا آپ نے فرمایا کہ رات مین نے
دیکھا کہ میرے پاس دو شخص آئے اور مجھے اوٹھا کے لیچلے ایک میدان صاف مین پہونچے
وہان دیکھا کہ ایک شخص بیٹھا ہی اور اوسکے پاس ایک شخص کھڑا ہی اور اوسکے ہاتھ مین ایک
آنکڑا ہی اوس آنکڑے کو اوس بیٹھے کے منہ مین ڈال کے ایک طرف کا گلپھڑا اوسکا
چیرتا ہی پشت تک پھر آنکڑے کو نکال کے دوسرا گلپھڑا چیرتا ہی پشت تک اتنی دیر مین
پہلا گلپھڑا اوسکا درست ہو جاتا ہی آپ نے پوچھا یہ کون ہین ہمراہیون نے کہا
آگے چلو آپ آگے چلے دیکھا کہ ایک آدمی چت لیٹا ہی اور ایک آدمی اوسکے سر کے
پاس کھڑا ہی اور اس زور سے پتھر اوسکے سر مین مارتا ہی کہ سر اوسکا چپچی ہو جاتا ہی
دماغ پاش پاش ہو جاتا ہی اور پتھر لڑھک جاتا ہی وہ شخص اوس پتھر کے
اوٹھانے کو جاتا ہی جب تک وہ پھر اوٹھا کے لاتا ہی اوس لیٹے آدمی کا سر درست
ہو جاتا ہی پھر وہ پتھر مارتا ہی اور سر کو چپچی کر دیتا ہی اور پتھر لڑھک جاتا ہی اور وہ پتھر
کو اوٹھانے کو جاتا ہی اور پھر سر درست ہو جاتا ہی پھر پتھر مارتا ہی آپ نے دونون ہمراہیون
سے پوچھا کہ یہ کون ہین اونھون نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک غار اوپر سے
تنگ بھیتر سے کشادہ مثل تنور کے اور اوس مین آگ جلتی ہی اور کچھ مرد ننگے اور کچھ
عورتین ننگی ہین آگ اونھین جلاتی ہی اور آگ کے زور سے وہ تلے سے اوپر اوٹھتے ہین
اتنا کہ قریب نکلنے کے ہو جاتے ہین پھر بھیتر کو چلے جاتے ہین آپنے پوچھا یہ کون ہین
دونون ہمراہیون نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک نہر ہی خون کی اور ایک آدمی

اوسکے بیچ مین ہی اور باہر نکلنا چاہتا ہی اور کنارے پر ایک آدمی ہی کہ اوسکے ہاتھ مین
پتھر ہین اوسنے بھیتر والے آدمی کو مار کے پھیر دیتا ہی آپ نے پوچھا کہ یہ کون ہین
دونون ہمراہیون نے کہا آگے چلو آگے چلے دیکھا کہ ایک باغ سبز ہی اوس مین ایک
بڑا درخت ہی اوسکی جڑ مین ایک بڈھا ہی اور کچھ لڑکے اور قریب وہان سے ایک
شخص آگ جلا رہا ہی آپ کو دونون آدمی درخت پر چڑھا لیگئے درخت کے بیچ مین ایک گھر
مین داخل کیا بہت خوب اور خوشنما اور زیبا نہایت قابل تعریف کے اوس مین کچھ
مرد ہین بڈھے اور جوان اور عورتین اور لڑکے بعد اسکے اوس گھر سے نکال کے
درخت پر اوپر کو چڑھایا اور ایک اور گھر مین داخل کیا کہ پہلے گھر سے بھی اچھا تھا دیکھا
کہ اوس مین بڈھے اور جوان ہین آپ نے اون دونون شخصون سے کہا کہ تم دونون
نے ساری رات مجھے پھرایا بیان تو کرو حقیقت ان چیزون کی جو دیکھین اونھون نے
کہا جسکے گلپھڑے چیرے جاتے ہین وہ شخص ہی جو جھوٹ بولتا ہی اور جھوٹی بات اوسکی
مشہور ہو جاتی ہی اور جس آدمی کا سر پتھر سے کچلا جاتا تھا وہ ہی جو قرآن مجید یاد کرے
اور رات کو سو رہے قرآن نہ پڑھے اور دن کو اوسکے موافق عمل نہ کرے قیامت تک
اوسکے ساتھ ایسا ہی معاملہ ہوگا اور مرد اور عورتین برہنہ جو آگ مین جلتے غار مثل
تنور مین نظر پڑے وہ زناکار مرد اور عورتین ہین اور خون کی ندی والا آدمی سود خوار
ہی اور بڈھا جو درخت کی جڑ مین دیکھا حضرت ابراہیمؑ ہین اور لڑکے اولاد لوگون
کی اور آگ جلانے والا فرشتہ داروغہ دوزخ مالک تھا اور پہلا گھر جو دیکھا عام مومنین
کا گھر ہی بہشت مین اور دوسرا گھر اوس سے اچھا شہدا کا گھر ہی اور ہم دونون جبرئیل
اور میکائیل ہین سر اوٹھا کے دیکھو دیکھا تو ایک ابر سفید سا نظر پڑا کہا یہ تمہارا گھر ہی
آپ فرماتے ہین کہ مین نے کہا مجھے چھوڑ دو مین اپنے مکان مین داخل ہون کہا
ابھی تمہاری عمر باقی ہی بغیر اوسکے پورا کیے تم اس گھر مین داخل نہین ہو سکتے جال

بعد قرب تمام جناب خالق کریم وحصول شرف کلام و دیدار و دیگر نعماے عظیمہ آپ نے مراجعت فرمائی مشہور ہی کہ بستر مبارک ہنوز گرم تھا اور زنجیر حجرے کی ہنوز ہلتی تھی اور روضۃ الاحباب مین زمانۂ آمد و رفت تین ساعت لکھا ہی پس اس عالم مین اثر توقف اور طول سیر کا معلوم نہین ہوتا تھا حضرت شیخ مجدد الف ثانی و دیگر صوفیۂ کرام نے لکھا ہی کہ معراج مین آپکا تشریف لیجانا از قبیل عالم آخرت ہی کہ اوس عالم مین بڑی گنجایش ہی ایک لمحے مین صدہا سال کے کام ہو سکتے ہین **حال** صبح کو آپنے اس حال کو بیان فرمایا کفار نے جھٹلایا اور ٹھٹھا کرنے لگے بعضون نے اون مین سے جھپٹ کے ابو بکر صدیق رضی سے کہا کہ تم اب بھی محمد کو سچا کہو گے وہ کہتے ہین کہ رات مین بیت المقدس اور سب آسمانون کی سیر کر آیا ابو بکر صدیق رضی نے کہا کہ اگر وہ یہ بات کہتے ہین تو بیشک سچے ہین اور آپ کے حضور مین حاضر ہو کے احوال معراج سنکے بخوبی تصدیق کی اسی سبب سے اونکا لقب صدیق ہوا چنانچہ حاکم نے روایت کی ہی اور بعضے ضعیف الایمان مرتد ہو گئے **حال** کافرون نے کہا کہ آسمانون کا حال تو ہمین معلوم نہین مگر بیت المقدس کو ہم نے دیکھا ہی اور خوب جانتے ہین کہ تم وہان کبھی نہین گئے ہو بھلا نقشہ بیت المقدس کا اور شرح اوسکے مکانات کی تو بیان کرو آپ شب مین تشریف لیگئے تھے اور کچھ ضرورت آپ کو نقشے کے دریافت کرنے کی نتھی باین جہت آپ کو نقشے کے بیان مین تامل ہوا خدا تعالی نے بیت المقدس کو آپ کے سامنے کر دیا آپنے دیکھکر بخوبی نقشہ بیان کر دیا کافر لاجواب ہوے اور آپ نے اونکے قافلے کا کہ بجانب شام تجارت کو گیا تھا حال بیان کیا کہ وہ پھرے ہین بدھ کے روز مکے مین داخل ہون گے اوسدن قافلہ قریب شام تک نہ آیا اللہ تعالی نے دن کو اتنا بڑھا دیا کہ قافلہ مکے مین داخل ہو گیا بالجملہ خدا تعالی نے ہر طرح اس عطیۂ عظمی کی صورت تصدیق کی نمایان کی

بیان اس بات کا کہ معراج مین آپکا تشریف لیجانا از قبیل عالم آخرت ہی

معجزہ ۱۲

معجزہ ۱۳

## باب دوم احوال ہجرت کے بیان مین تا وفات

### فصل اول مقدمات ہجرت اور حالات سنہ ۱ھ کے بیان مین

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قبائل عرب کو جو موسم حج مین واسطے حج کے آتے دعوت
اسلام کی فرماتے اور اپنی رفاقت کے لیے کہتے سو یہ سعادت نصیب مین انصار مدینہ کے
تھی ایک سال مین کہ گیارہوان سال نبوت کا تھا کچھ لوگ قوم انصار کے آئے تھے آپ
نے اونکو دعوت اسلام کی کی اونھون نے مدینے کے یہود سے سنا تھا کہ ایک پیغمبر عرب
پیدا ہونگے اور وہ انصار سے مغلوب رہتے تھے اور کہتے تھے کہ جب وہ پیغمبر پیدا ہونگے
ہم اونکے ساتھ ہوکے تمھین قتل کرینگے انصار نے آپ کی دعوت سنکے کہا کہ یہ وہی پیغمبر
معلوم ہوتے ہین جنکا ذکر یہود کرتے ہین لیکن ایسا نہو کہ یہود ہم سے پہلے اون سے
آملین اور چھ آدمی اون سے مشرف باسلام ہوئے اور اقرار کیا کہ سال آیندہ مین
ہم پھر آوینگے مدینے مین جاکے اونھون نے آپ کا ذکر کیا اور ہر گھر مین آپکا ذکر
پونہچا بارہوین سال بارہ آدمی نے آکے آپ سے ملاقات کی پانچ پہلون مین سے اور
سات اور اونھون نے احکام اسلام اور اطاعت پر بیعت کی آپ نے حسب درخواست
اونکے مصعب بن عمیر کو واسطے تعلیم قرآن مجید اور شرائع اسلام کے مدینے کو بھیجدیا
مصعب نے تعلیم قرآن و شرائع اور دعوت اسلام کی شائع کی اور اکثر آدمی انصار مین سے
مسلمان ہوگئے تھوڑے اون مین سے باقی رہے تیرہوین سال مین ستر آدمی
انصار مین سے آئے اور مشرف باسلام ہوئے اور عہد و پیمان آپ کے ساتھ کیا
کہ آپ جو مدینے کو تشریف لیجاوینگے ہم خدمت گذاری مین کوتاہی نکرینگے
اور جو کوئی دشمن آپ کا مدینے پر چڑھ آوے گا ہم اوس سے لڑینگے اور جان نثاری
مین قصور نکرینگے یہ دونون بیعتین بیعت عقبہ اولی اور بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہین عقبہ
کے معنی ہین گھاٹی کے ایک گھاٹی پر یہ بیعتین ہوئی تھین لہذا بیعۃ العقبہ کہلاتی ہین پہلی اولی دوسری
ثانیہ بعد بیعت عقبہ ثانیہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب کو اجازت ہجرت مدینہ
کی فرمائی اور اصحاب نے روانہ ہونا شروع کیا خفیہ روانہ ہوئے مگر حضرت عمر بن الخطاب

رضی اللہ عنہ شمشیر حمائل کرکے مسلح ہوکے خانۂ کعبہ پر آئے اور طواف کیا اور بعد اوسکے جماعت کفار کو خطاب کرکے کہا خراب ہون وہ لوگ جو پتھرون کو پوجتے ہین پھر کہا جسکو اپنی جورو کا بیوہ کرنا اور اپنی اولاد کا یتیم کرنا منظور ہو میرا سامنا کرے یہ کہکر مدینے کو روانہ ہوئے کسی کو قریش مین سے طاقت اس بات کی نہوئی کہ اون کا مقابلہ کرے سب صحابہ ہجرت کر گئے سوائے ابوبکر صدیق اور علی مرتضی کے کوئی باقی نرہا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے پوچھا آپ نے اونھین بشارت دی کہ تم میری رفاقت مین چلوگے ابوبکر صدیق یہ بات سنکر بہت خوش ہوئے **حال** ایک دن سرداران کفار قریش مثل ابوجہل وغیرہ دار الندوہ مین کہ متصل خانۂ کعبہ کے ایک مکان تھا اور مشورت کے لیے قریش وہان مجتمع ہوا کرتے تھے واسطے مشورے کے آپ کے امر مین مجتمع ہوئے ابلیس لعین بصورت ایک پیرمرد کے وہان آموجود ہوا کفار قریش اوسکے آنے کو مخل سمجھے اسواسطے کہ مشورہ تنہائی مین کرنا چاہتے تھے شیطان نے کہا مین ساکن نجد ہون اور مجھے معلوم ہے جس باب مین تم مشورہ کیا چاہتے ہو مین مرد تجربہ کار ہون اس امر مین صلاح نیک دونگا کفار یہ بات سن کے خوش ہوئے اور اوسکے آنے کو غنیمت سمجھے اصطلاح مین شیطان کو شیخ نجدی جو کہتے ہین منشا اوسکا یہی قصہ ہے بعد ازین کفار نے مشورہ پیش کیا اور کہا کہ محمد نے ہمین بہت عاجز اور تنگ کیا ہے ہمین کافر کہتے ہین ٹھکانا ہمارا دوزخ بتاتے ہین معبودون کو ہمارے برا کہتے ہین ہماری جماعت مین تفرقہ ڈال دیا بعید نہین کہ اپنے تابعین اور رفقا کے زور سے ہم سے لڑنے کا قصد کرین اوسکے لیے ایسی تدبیرین سوچو کہ بالکل دفع ہوجاوین ایک شخص[1] نے اون مین سے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک کوٹھری مین قید کردو وایک علٰحدہ جگہ کہ کوئی اون سے ملنے نپاوے فتنہ اونکا تو یہی ہے کہ لوگ اون کا کلام سنکے فریفتہ ہوجاتے ہین جب اون سے کوئی ملنے نپاویگا یہ فتنہ موقوف ہوجاویگا شیخ نجدی نے کہا یہ صلاح پسندیدہ نہین بنی ہاشم اور سب تابعین محمد کے اس باب مین متفق ہونگے

اور نوبت قتال اور جدال کی پونہچے گی بعدازان ایک شخص نے کہا کہ میری راے مین یہی ہی محمد
کو یہان سے نکال دو یہان نرہین گے ہم اونکے شر سے محفوظ رہین گے شیخ نجدی نے کہا
کہ یہ راے بھی ناصواب ہی محمد کی زبان اوری اور ساحر البیانی معلوم ہی جہان جائین گے لوگون
کو مسخر کرلین گے اور تابعین اونکے اون سے جا ملین گے زور پیدا کرکے ہم پر چڑھ آئین گے
اور ہنگامہ آرائے جدال و قتال ہونگے بعدازان ابوجہل نے یہ راے نکالی کہ ہر قبیلہ قریش
مین سے ایک ایک آدمی منتخب ہو اور رات کو سب مجتمع ہوکے محمد کے مکان پر جاکے
محمد کو قتل کرین بنی ہاشم سارے قبائل قریش سے طاقت مقاومت کی نہین رکھتے
بالضرورۃ دیت یعنی خونبہا پر راضی ہو جائین گے اور ہم لوگ دیت بے تکلف ادا
کردین گے ابلیس لعین نے اس امر کو نہایت پسند کیا اور اسبات پر مشورہ ختم کرکے عزم
بالجزم اس امر کا کرکے وہان سے اوٹھے اللہ جل جلالہ نے اس سب مشورے کی آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پونہچائی آیہ وَاِذْ یَمْکُرُ بِکَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لِیُثْبِتُوْکَ اَوْ یَقْتُلُوْکَ
اَوْ یُخْرِجُوْکَ ط وَیَمْکُرُوْنَ وَیَمْکُرُ اللّٰہُ ط وَاللّٰہُ خَیْرُ الْمَاکِرِیْنَ ○ مین اسی بات کا ذکر
ہی اور حکم نازل ہوا کہ تم مدینے کو ہجرت کر جاؤ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دوپہر کے وقت
ابوبکر صدیق کے گھر تشریف لیگئے اور اون سے تنہائی مین حال بیان کیا اور کہا کہ تم رفیق
ہوا ابوبکر صدیق نے عرض کیا کہ مینے دو اونٹنیان اسی سفر کے لیے خریدی ہین آپ نے
فرمایا کہ اون مین سے ایک مجھے اوس قیمت کو دو جس قیمت کو تم نے لی ہی ابوبکر صدیق رض
نے کہا کہ آپ کے ویسے ہی نذر ہی آپ نے فرمایا نہین یہ تو ہم بقیمت ہی لین گے حضرت
ابوبکر نے کہا بہت خوب ف با آنکہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مال ابوبکر صدیق
رضی اللہ عنہ کو بے تکلف خرچ کرتے تھے اپنا ہی مال سمجھتے تھے اس اونٹنی کی قیمت
دینے مین کیون اصرار کیا سبب اسکا محدثین نے یہ لکھا ہی کہ آپ نے چاہا کہ اس عبادت
عظمی مین صرف مال اپنی ذات کا ہی ہو حال رات کو آپ دولتخانے مین تھے کہ جماعت

ف دہ ابو البختری تھا ۱۲ معالم

ف ترجمہ اور جب مکر کرتے تھے کافر لوگ کہ تجھ کو قید کرین یا قتل کرین یا نکال دین اور وہ بھی مکر کرتے تھے اور اللہ بھی مکر کرتا تھا اور اللہ کا مکر سب سے بہتر ہی

نکتہ اس نکتہ کا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت ہجرت حضرت ابوبکر صدیق کی اونٹنی بقیمت کیون لی اور اونکا مال ہمیشہ بلا تکلف خرچ کرتے تھے

کفار نے آنکے دروازۂ مبارک گھیر لیا اور وہان مجتمع ہوئے آپ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو
اپنے بستر پر لٹادیا اور ردائے مبارک کو اونھون نے اوڑھ لیا اور اونسے آپ نے فرمایا
کہ کفار تمھین کچھہ ضرر نہ پونہچا سکینگے اور آپ کے پاس جو لوگون کی امانتین تھین حضرت علیؓ
کو دیدین اور اونسے کہا کہ یہ مالکون کو پونہچاکے مدینے مین آئیو اور آپ دروازے سے
نکلے اور اول سورۂ یٰسٓ فَاَغْشَيْنٰهُمْ فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ تک پڑھہ کے ایک مٹھی خاک
جماعت کفار پر پھینک ماری ہر کافر کے سر اور منہ پر اور آنکھون مین پونہچی اور آپ صاف
نکل گئے کسی کو نظر نہ آئے تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص کہ وہ شیطان تھا وہان موجود
ہوا اور پوچھا کہ کس فکر مین کھڑے ہو اونھون نے کہا کہ بقصد محمد کھڑے ہین شیطان
نے کہا کہ وہ تمھاری آنکھون مین اور سرون پر خاک ڈال کے چلے گئے ہر ایک نے
جو اپنے چہرے اور منہ پر ہاتھہ پھیرا اثر خاک کا پایا **ف** لکھا ہے کہ جو کفار اوس وقت مجتمع تھے
اور خاک اونپر پونہچی سب بحالت کفر روز بدر مقتول ہوئے سوائے حکیم بن حزامؓ کے کہ وہ
مشرف باسلام ہوئے اور روز بدر مقتول نہین ہوئے بلکہ اونکی عمر ایک سو بیس برس کی
ہوئی ساٹھہ برس بحالت کفر گذرے تھے اور ساٹھہ برس اور زندہ رہے پھر کفار نے
دروازے کی درزون سے جو دیکھا تو حضرت علیؓ کو آپ کے بستر پر چادر اوڑھے لیٹا دیکھا
سمجھے کہ آپ لیٹے ہین بالآخر مکان کے بھیتر گھسے حضرت علی رضی اللہ عنہ کھٹکا سن کے
بستر پر سے اوٹھہ کھڑے ہوئے اون سے پوچھا کہ محمد کہان ہین اونھون نے کہا کہ
مجھے نہین معلوم پھر وہ حضرت علیؓ سے کچھہ متعرض نہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
تلاش مین مشغول ہوئے **حال** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم دولتخانے سے نکل کے ابوبکر صدیقؓ
کے گھر تشریف لیگئے اور اونکو ساتھہ لیکے پیادہ روانہ ہوئے آپنے جوتا پانون سے
نکال ڈالا تھا اور اونگلیون کے بل چلتے باین خیال کہ نشان قدم معلوم نہو آپ کے پانو
زخمی ہوگئے ابوبکر صدیقؓ نے آپ کو کندھے پر سوار کیا اور غار ثور تک پونہچا دیا ثور ایک

بیان حال حکیم

پہاڑ ہی متصل مکے کے جب متصل غار کے پونہچے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے آپ سے کہا
کہ آپ باہر ٹھہرین مین جا کے غار کو صاف کر ڈالون کہ پہاڑون کے غار اکثر حشرات سے
خالی نہین ہوتے پھر ابو بکر صدیق غار مین گھسے اور اپنی چادر کو پھاڑ کے اوسکے کترن سے جب
سوراخ بند کیے ایک سوراخ باقی رہا اوس مین حضرت صدیق نے اپنے پانون کی ایڑی
لگا دی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو غار مین بلایا آپ بھیتر تشریف لیگئے اور ابو بکر
کے زانو پر سر مبارک رکھ کر سو رہے سانپ نے حضرت صدیق کے پانون مین کاٹا
اونھون نے جنبش نکی باین خیال کہ آپ کی نیند مین خلل نہ پڑے لیکن بسبب تکلیف
کے حضرت صدیق کی آنکھون سے آنسو نکل پڑے اور رخسار مبارک پر گرے آپ جاگ اوٹھے
ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ مجھے سانپ نے کاٹا آپ نے آب دہن مبارک
کاٹنے کی جگہ پر لگا دیا فوراً حضرت صدیق اچھے ہوگئے حال بعد آپ کے غار مین داخل
ہونیکے مکڑی نے جالا غار کے منہ پر پورنا اور ایک کبوتر کے جوڑے نے لا کے غار مین
انڈے دیکے سینا شروع کیا صبح کو کفار تلاش کرتے ہوئے لب غار تک پونہچے اور
اس طرح جا کھڑے ہوئے کہ حضرت صدیق کو اونکے پانون نظر پڑے ابو بکر صدیق کو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کمال حزن وقلق ہوا اور عرض کی اگر یہ لوگ اپنے پانون کی
طرف دیکھین گے تو ہمین دیکھ لین گے آپ نے فرمایا لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا
یعنی رنج مت کر بیشک اللہ ہمارے اور تمھارے دونون کے ساتھ ہے کفار نے جب مکڑی
کے جالے کو اور کبوترون کے جوڑے کو دیکھا اونھون نے کہا کہ اگر کوئی آدمی
اس غار مین گھسا ہوتا یہ مکڑی کا جالا ٹوٹ گیا ہوتا اور کبوتر جنگلی وحشی جانور ہی اس
غار مین نہ ٹھہرتا بعضون نے کہا کہ یہ جالا تو ہم نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پیدائش سے
پہلے دیکھا تھا ویسا ہی ہے اور یہ کہکر کفار پھر گئے اللہ تعالی نے اپنے حبیب کی حفاظت
کے لیے تار عنکبوت اور جانور وحشی سے ایسا کام لیا کہ صد ہا زرہ آہنی اور جوانان جنگی سے

معجزہ
معجزہ

ذکلتاف قصۂ ہجرت مین اللہ جل جلالہ نے حضرت علی اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہما کو بہت
فضیلت عنایت فرمائی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو تو یہ کہ محل خوف جان مین بجائے
آپ کے لیٹے اور داد جان نثاری کی دی بعضے علمانے لکھا ہو کہ آیۂ وَمِنَ النَّاسِ
مَنْ يَّشْرِيْ نَفْسَهُ ابْتِغَاۗءَ مَرْضَاتِ اللّٰهِ ۭ وَاللّٰهُ رَءُوْفٌۢ بِالْعِبَادِ ۝ یعنی اور بعضے
آدمی بیچتے ہین جان اپنی خدا کی رضامندی کی تلاش مین اور اللہ بہت مہربان ہی
بندون پر حضرت علیؓ کی شان نین اس قصۂ ہجرت مین نازل ہوئی ہی اور حضرت ابوبکر صدیقؓ
کی فضیلت تو ظاہر ہی کہ سارے سفر ہجرت مین حق خدمتگزاری اور جان نثاری جیسا کہ چاہیے
بجالائے اور آیۂ اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا بالاتفاق
ابوبکر صدیقؓ کی ہی شان مین نازل ہوئی ہی اللہ تعالی نے حضرت ابوبکرؓ کو بہ تخصیص
صاحب رسول اللہ فرمایا اور بزبان اپنے حبیب کے معیت خاصۂ الٰہیہ کی بشارت دی
ف اہل تحقیق نے لکھا ہی کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جب فرعون نے اون کا
تعاقب کیا تھا اور اصحاب موسیٰ نے کہا تھا اِنَّا لَمُدْرَكُوْنَ یعنی بیشک ہم پکڑے
جائین گے فرمایا كَلَّا ۚ اِنَّ مَعِيَ رَبِّيْ سَيَهْدِيْنِ ۝ یعنی کوئی نہین بتحقیق میرے
ساتھ رب میرا ہی عنقریب مجھے ہدایت کرے گا اس مقولے مین اور مقولۂ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لَا تَحْزَنْ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا مین بڑا فرق ہی حضرت موسیٰ
علیہ السلام نے اپنے اصحاب کو زجر کیا کہ حرف كَلَّا محاورۂ عرب مین واسطے زجر
کے ہی اور معیت الٰہی اپنے ہی ساتھ بیان کی یعنی بصیغۂ واحد فرمایا اصحاب کو
اس سے نصیبہ ندیا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کلام کو کلمۂ تسلی و محبت
سے شروع کیا کہ لَا تَحْزَنْ مت کڑھو اور معیت خاصۂ الٰہی سے اپنے صاحب کو بھی
مشرف کیا کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَنَا بیشک اللہ ہمارے تمہارے دونون کے ساتھ
ہی اور اس سے علو شان جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نسبت حضرت موسیٰ کے

اور حضرت ابو بکرؓ کا نسبت اصحاب موسی علیہ السلام کے پایا جاتا ہے مشکوۃ شریف مین
حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اونھون نے کہا کہ اگر ابو بکر صدیقؓ میری ساری
عمر کے اعمال حسنہ لے لین اور بدلے اونکے ایک رات اور ایک دن کے اپنے اعمال
دے دین تو مین راضی ہون رات ہجرت کی اور سب قصہ حضرت عمرؓ نے حضرت ابو بکرؓ
کی رفاقت اور جان نثاری کا اور اوس رات مین سانپ کے کاٹنے کا بیان کیا اور
دن وہ دن کہ بعد وفات رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اطراف مدینے کے اکثر لوگ مرتد ہو گئے اور
کچھ لوگ زکوۃ دینا نہین مانتے تھے ابو بکر صدیقؓ نے نہایت کوشش کر کے از سر نو
دین کو قائم کیا اس سے بھی کمال مقبولیت عمل شب ہجرت حضرت ابو بکرؓ کی معلوم ہوتی ہے
تین دن تک آپؐ نے غار ثور مین تشریف رکھی عامر بن فہیرہ کہ حضرت ابو بکرؓ کے
غلام آزاد تھے متصل غار کے بکریان چراتے تھے وہ دودھ بکریون کا آپ کو اور
حضرت ابو بکرؓ کو پلا جاتے تھے اور عبد اللہ بیٹے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے کہ جوان
تھے مکے مین قریش کی مجالس مین جا کے خبرین دریافت کر کے رات کو آپکے حضور
مین آ کے بیان کر دیتے تھے بعد تین دن کے آپ اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور
عامر بن فہیرہ اونٹنیون پر سوار ہو کے براہ ساحل روانہ ہوئے عبد اللہ بن اریقط دئلی
کو راہبری کے لیے ساتھ لیا اونٹنیان اوسی کے سپرد تھین اور اوس روز حسب الحکم
در غار پر حاضر لایا تھا کفار مکے نے اشتہار دیا تھا کہ جو کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پکڑ لاوے یا قتل
کرے اوسکو ہم سو اونٹ اور ابو بکرؓ کو پکڑ لاوے یا قتل کرے اوسے بھی سو اونٹ
دینگے اور جو دونون کو پکڑ لاوے دو سو اونٹ پاوے حال جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم مع رفقا ایک دن خیمہ ام معبدؓ پر پونہچے ام معبد ایک عورت تھی
شرفاے عرب مین خیمہ اوسکا راہ مدینے مین واقع تھا آپ نے ام معبد سے گوشت
اور چھوہارے طلب کیے اوسکے پاس نکلے ایک بکری آپنے گوشہ خیمے مین دیکھی آپنے

ام معبد سے کہا اجازت دو تو اس بکری کا دودھ دوہ لین ام معبد نے کہا کہ اس بکری کے دودھ مطلق نہین مدت گذری کہ یہ جنی نہین اور بسبب لاغری کے جنگل کو چرنے کے لیے بھی نہین جاسکتی آپ نے فرمایا کہ کیسی ہی ہو تم دوہنے کی اجازت تو دو ام معبد نے اجازت دی آپ نے اوسکے تھن کو ہاتھہ لگایا اور بسم اللہ کہی فوراً تھن اوسکے دودھ سے بھر گئے اور آپ نے دوہنا شروع کیا ایک بڑا برتن جس مین آٹھہ نو آدمی سیر ہوکے پی لیوین بھر دیا اور پہلے آپ نے ام معبد کو پلایا اوس نے خوب سیر ہوکر پیا پھر آپ کے ساتھہ کے آدمیون نے خوب سیر ہوکے پیا پھر آپ نے پیا پھر دودھ کے اوس برتن کو بھر دیا اور وہان سے روانہ ہوئے شام کو ابو معبد شوہر ام معبد جو آئے وہ دودھ دیکھہ کے نہایت متعجب ہوئے ام معبد نے کہا کہ یہ برکت ایک مہمان عزیز کی ہی اور آپ کا حال بیان کیا ابو معبد اور ام معبد بعد ازین مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ مین داخل ہوئے ف مواہب لدنیہ مین ہی کہ وہ بکری جسے ام معبد کے گھر مین آپ نے دوہا تھا حضرت عمرؓ کے زمانے تک جیتی رہی اور دودھ دیتی رہی یہان تک کہ زمانہ رمادہ مین کہ حضرت عمرؓ کے عہد مین ایک بڑا قحط ہوا تھا صبح و شام دودھ دیتی تھی اور پردۂ زمین مین ذرا بھی دودھ نتھا حال مکہ معظمہ مین بروز مرورِ آپکے خیمۂ ام معبد پر اشعار عربی سنے گئے اون مین مضمون آپ کے گذر جانے کا خیمۂ ام معبد پر اور خائب اور خاسر رہنا کفار قریش کا مذکور تھا حال سراقہ بن مالک بن جعشم کہ ایک شخص سرداران عرب مین سے تھا اور ایک جھیل کے کنارے پر اوسکا گھر تھا اوس نے یہ مضمون شہرۂ کفار قریش سنا تھا کسی نے اوس سے جاکے کہا کہ ابھی چند شخص اونٹون پر سوار ادھر سے گئے ہین شاید وہی ہون جنکی قریش کو تلاش ہی سراقہ نے بطمع انعام قریش ارادہ اونکے تعاقب کا کیا اور بایں خیال کہ کوئی اور پیش قدمی نکرے دھوکھا دینے کو کہا کہ یہ لوگ وہ نہین بلکہ فلانے قبیلے مین کے

معجزہ

۵ غائب و خاسر جرانی
پانیوالے اور نقصان پہونچانا
منہ زحمۃ اللہ علیہ

سراقہ بن مالک کا
آپ کے پیچھے جانا اور
زمین کا نگلنا پانو
اوسکے گھوڑے کو تا شکم

لوگ ہین بعد ازین گھوڑا طیار کرا کے ایک ٹیلے کے نیچے منگوایا اور کمان و ترکش
لیکے مسلح ہوکے روانہ ہوا اور گھوڑا جھپٹا کے قریب آپ کے پونچا حضرت ابوبکرؓ نے
کہ ہر طرف واسطے محافظت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دیکھتے چلتے تھے سراقہ کو
دیکھکے کہا یا رسول اللہ ایک سوار آ پونچا آپنے دیکھا اور سراقہ کے لیئے بد دعا کی اور
یکبارگی زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو پیٹ تک نگل لیا یا نون گھوڑے کے زمین
مین غائب ہوگئے سراقہ نے حضور مین عرض کیا کہ مین جانتا ہون کہ تم دونون صاحبون
کی بد دعا سے میرے گھوڑے کا یہ حال ہوا آپ مجھے اس بلا سے بچا وین مین عہد کرتا ہون
کہ اب پھرتے ہوئے جو کوئی تمھاری تلاش کو آتا ہوا ملیگا اوسکو مین پھیر دون گا
آپنے دعا کی زمین نے سراقہ کے گھوڑے کو چھوڑ دیا سراقہ کہتا ہی کہ مجھے اوسیوقت
خیال ہوا کہ خدا تعالی آپکو غلبہ دیگا اور مین متصل آپ کے گیا اور مینے آپ سے درخواست
کی کہ مجھے آپ امان نامہ لکھ دیجیے کہ جب اللہ تعالی آپ کو غالب کرے تو مین محفوظ
رہون آپنے حضرت عامر بن فہیرہ کے ہاتھ سے امان نامہ لکھوا دیا اور سراقہ اوسوقت
اگرچہ مسلمان نہوئے لیکن بعد اسکے مشرف باسلام ہوئے اور صحابہ مین داخل ہوئے
سراقہ نے پھرتے ہوئے حسب عہد ہر شخص کو جو آپ کی تلاش کے لیے جاتا تھا پھیر دیا
اور کہا کہ تمھارے جانیکی حاجت نہین ہی مین دیکھ آیا ہون **ف** یہ معجزہ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا کہ زمین نے آپ کے دشمن کے گھوڑے کو دھنسا لیا مثل معجزہ حضرت موسی علیہ السلام
کے نسبت قارون کی ہوا کہ زمین نے اوسکو بسبب عداوت حضرت موسی علیہ السلام کے
دھنسا لیا مختصر قصہ اوسکا جیسا کہ تفسیر بیضاوی وغیرہ مین مذکور ہی یہ ہی کہ جب موسی علیہ السلام
نے قارون کو حکم ادائے زکات کا دیا قارون کو یہ حکم بہت ناگوار ہوا مال کی اوسے بہت
محبت تھی حضرت موسیٰ نے ہزار درم مین سے ایک درم زکات دینے کو کہا اوس مین
بھی بہت مال صرف ہوتا تھا قارون کو موسی علیہ السلام سے عداوت ہوئی اور اوسنے

معجزہ ۱۷

نسبت قارون

ایک عورت کو کہ زنا سے حاملہ ہوئی تھی بہت روپیہ دیکے اس بات پر آمادہ کیا کہ مجمع
بنی اسرائیل مین کہدے کہ مجھہ سے موسیٰ نے زنا کیا اور یہ حمل زنا اونہین کا ہی حضرت
موسیٰ عید کے دن وعظ کہہ رہے تھے اور احکام حد و قصاص بیان کرتے تھے اوس
مین اونہون نے کہا کہ جو کوئی زنا کرے اور نکاح اوسکا نہوا ہو ہم اوسکے سو درے
مارینگے اور جو زنا کرے اور نکاح اوسکا ہوا ہو اوسے ہم سنگسار کرینگے قارون نے
کہا کہ اے موسیٰ جو تمہین نے ایسی بات کی ہو حضرت موسیٰؑ نے کہا کہ مین ایسی بات
کرون تو مجھپر بھی حد اسی طرح جاری ہو قارون نے کہا کہ فلانی عورت یہ کہتی ہے
کہ تم نے اوس سے زنا کیا اور اوس عورت کو پیش کیا حضرت موسیٰؑ نے اوس عورت
سے کہا کہ سچ سچ بیان کر اوس نے کہا کہ قارون نے مجھے روپیہ دیکر تمپر تہمت
لگانے کو سکھایا اور تم پاک اور بریٰ ہو اسپر موسیٰ علیہ السلام کا جلال جوش مین آیا اور
زمین سے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے کہا خُذِیۡہِ یعنی لے لے قارون کو
اوسی وقت قارون کو زمین نے ٹخنون تک دھنسا لیا قارون نے عاجزی
کرنی شروع کی اور کہا اے موسیٰؑ مجھے بچاؤ مگر حضرت موسیٰؑ کا جلال ایسا زورون
تھا کہ ہرگز نمانا اور پھر کہا خُذِیۡہِ زمین نے گھٹنون تک قارون کو دھنسا لیا قارون
گڑگڑا یا لیکن حضرت موسیٰؑ خُذِیۡہِ فرماتے رہے اور زمین قارون کو دھنساتی
رہی یہان تک کہ بالکل اوسے دھنسا لیا پھر خدا تعالیٰ نے حکم کیا کہ گھر قارون کا اور
سارا خزانہ اوسکا قارون کے سر پر رکھکے بھی دھنسا دیا **ف** ان دونون معجزون
کی کیفیت و وقوع مین بھی افضلیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور ظہور شانِ
رحمۃ للعالمین کا آپکے معجزے مین عیان ہو کہ آپ نے سراقہ کے التجا کرتے ہی اوسے
خسف زمین سے نجات دی بلکہ اوسے ہمیشہ کے لیے امان نامہ لکھوا دیا اور حضرت
موسیٰؑ نے قارون کی تضرع و زاری پر کچھہ التفات نکیا اللہ جل جلالہ نے بھی حضرت موسیٰؑ

کو وحی بھیجی کہ اگر مجھے قارون ایکبار بھی پکارتا مین اوسے نجات دیتا تمھین پکارتا رہا
تم نے کچھ نستا **ف** افضلیت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حضرت موسی
علیہ السلام پر یا کسی اور پیغمبر پر جو بیان کیجاوے اوس مین ضرور ہی کہ اس بات کا لحاظ
رہے کہ کسی طرح تحقیر اوس پیغمبر کی نہ نکلے تحقیر ہر پیغمبر کی کفر ہو شاعر لوگ اکثر اس بلا مین مبتلا
ہوجاتے ہین اور صرف افضلیت کے بیان سے تحقیر لازم نہین آتی خود خدا یتعالی فرماتا ہی
**تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ** وہ رسول لوگ فضیلت دی ہم نے بعضون
کو اون مین سے بعضون پر **حال** جب آپ متصل مدینے کے پونہچے بریدہ بن الخصیب اسلمی
مع ستر سوارون کے آپ کو ملے آپنے پوچھا تم کون ہو اونھون نے کہا بریدہ بن الخصیب آپنے بطور
تفاول کے فرمایا **بَرَدَ اَمْرُنَا** خنک اور ٹھنڈا ہوا کام ہمارا اور قبیلے کا نام اسلم سن کے
آپ نے تفاولاً فرمایا **سَلِمْنَا** سلامت رہے ہم پھر آپ نے پوچھا قبیلۂ اسلم مین سے
کس قوم کے ہو اونھون نے کہا کہ بنی سہم کی آپ نے فرمایا کہ **خَرَجَ سَهْمُكَ** حاصل
ہوا حصہ تیرا یعنی اسلام سے تجھے نصیب ملا بریدہ آئے تو بارادۂ بد تھے حسب شہرۂ کفار
قریش آپ سے تعرض پونہچانیکی نیت تھی لیکن جمال مبارک دیکھ کے اور کلام پاک سن کے
مسخر ہوگئے اور مع سب ہمراہیون کے ایمان لائے پھر اونھون نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ بوقت داخل ہونے آپ کے مدینے مین آپکے ساتھ
نشان ہو اور اپنی پگڑی کو ایک لکڑی مین لپیٹ کے نشان بنایا آپنے اونھین کو نشان بردار
کیا کہ آپکے جلو مین نشان لیکے چلے سبحان اللہ کیا قدرت خدا ہی کس سرکشی سے آئے
اور کیسے تابعدار ہو کے ساتھ چلے **حال** مدینے کے لوگ بخیال تشریف آوری آپکے
ہر روز واسطے استقبال کے مکے کی راہ پر آتے اور قریب دوپہر کے پھر جاتے بروز
داخل ہونے آپ کے بھی حسب عادت واسطے استقبال کے آئے تھے اور بسبب ہوجانے
دیر کے پھر چلے تھے کہ یکبارگی ایک یہودی نے ایک ٹیلے پر سے آپکی سواری دیکھی اور

چلانے کے پھرنے والون سے کہا یَا مَعَاشِرَ الْعَرَبِ هٰذَا جَدُّكُمْ کہ اے گروہ عرب یہ مطلب تمہارا ہی وہ لوگ پھرے اور آپ کے ساتھ ہوگئے مدینہ طیبہ مین داخل ہوئے کمال خوشی اہل مدینہ کو حاصل ہوئی لڑکیان انصار کی گاتی تھین **شعر**

طَلَعَ الْبَدْرُ عَلَيْنَا مِنْ ثَنِيَّاتِ الْوَدَاعِ وَجَبَ الشُّكْرُ عَلَيْنَا مَا دَعَا لِلّٰهِ دَاعٍ

طلوع کیا بدر نے ہمپر ثنیات الوداع سے واجب ہوا شکر ہمپر جب تک دعا کرے اللہ سے کوئی دعا کرنیوالا **ف** ثنیات الوداع کے معنی ہین گھاٹیان رخصت کی اہل مدینہ رخصت کرنیکے لیے مسافر کو جو بجانب مکہ جاتا تھا اون گھاٹیون تک جایا کرتے تھے لہذا وہ ثنیات الوداع کہلائین قاموس مین اسیطرح ہی اور بعضے اہل لغت اور محدثین نے لکھا ہو کہ ثنیات الوداع مدینے سے شام کی جانب ہو نہ مکے کی جانب اور شعر مذکور مدینے کی لڑکیون نے بوقت معاودت آپکے غزوہ تبوک سے گایا تھا اور صحیح بخاری سے ہونا ثنیات الوداع بجانب شام ثابت ہوتا ہے

## فصل دوسری بیان حال رونق افروزی مدینہ طیبہ مین تا غزوہ بدر

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ مین پہونچکر محلہ قبا مین منازل بنی عمرو بن عوف مین ٹھہرے اور وہ دن دوشنبہ بارھوین ربیع الاول کی تھی چودہ دن آپ وہان رہے حضرت علیؓ بعد ادا کرنے امانتون آپ کے تیسرے دن محلہ قبا مین حضور مین جاملے قبا محلہ تھا کنارہ شہر مدینہ پر مسجد قبا جسکا ذکر اس آیت مین ہی لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَى التَّقْوٰى مِنْ اَوَّلِ يَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِيْهِ یعنی بیشک وہ مسجد جسکی بنیاد ہوئی تقوی پر پہلے ہی دن سے لائق ہی اس بات کے کہ تم اوس مین نماز پڑھو وہین ہی اور جب تک آپ وہان رہے اوسی مسجد مین نماز پڑھتے رہے حال پھر آپ نے اندر شہر مدینے کے تشریف رکھنے کا ارادہ کیا لوگ شوق کے کمال متمنی اس بات کے تھے اور ہر ایک کی آرزو تھی کہ آپ ہمارے محلے مین تشریف رکھین جب آپ سوار ہوئے ہر قبیلے کے لوگ ساتھ ہوئے اور وہی درخواست برزبان تھی آپنے فرمایا کہ اونٹنی میری مامور ہی جہان یہ بیٹھ جاوے گی وہین

مین مقیم ہونگا اونٹنی چلتے چلتے وہان آبیٹھی جہان منبر مسجد شریف ہی متصل وس جگہ کے گھر حضرت ابو ایوب انصاری کا تھا وہان اسباب آپکا اوتار کے رکھا گیا اور آپ حضرت ابو ایوب کے گھر ٹھہرے وہ شامول کی اولاد مین سے تھے شامول سردار اون چار سو عالمون کا تھا جو مصاحب تبع رحمہ اللہ بادشاہ یمن کے تھے اہل سیر نے لکھا ہی کہ بادشاہ موصوف کا گذر زمین پاک مدینہ پہلے اوس زمانے مین ہوا کہ مدینہ ہنوز آباد نتھا وہان ایک چشمہ جاری تھا اون عالمون کو معلوم ہوا کہ یہ جگہ ہجرتگاہ پیغمبر آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کی ہوگی وہین وہ لوگ رہ گئے اور بستی آباد کی انصار اونھین کی اولاد مین تھین بادشاہ نے یہ حال دریافت کرکے چاہا کہ خود بھی وہان رہ جاوے مگر بسبب بکھیڑے سلطنت کے نہ رہ سکا اون لوگون کو رہنے دیا اور ایک ایمان نامہ بنام جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لکھ کے شامول کو دیا کہ تم اپنی اولاد کو وصیت کیجیو کہ جو اون مین سے جناب پیغمبر آخر الزمان کو پاوے میرا اسلام اور یہ نامہ پہونچا دے حضرت ابو ایوب کے گھر مین وہ نامہ چلا آتا تھا اونھون نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پہونچا دیا حضرت ابو ایوب سے شامول تک اکیسوین پشت تھی اور جس گھر مین آپ ٹھہرے یہ گھر بھی اوسی بادشاہ نے بنوا دیا تھا کہ جب آپ تشریف لاوین وہان ٹھہرین آپ تلے کے مکان مین ٹھہرے اور ابو ایوب کے عیال و اطفال بالاخانے پر رہے پھر ابو ایوب اور اونکی زوجہ ام ایوب کو خیال ہوا کہ یہ بات بے ادبی کی ہی اور رات بھر اس خیال سے نسوئے صبح اصرار کرکے آپ کو بالاخانے پر مقیم کیا اور خود تلے رہنے لگے حال جس زمین مین اونٹنی بیٹھی تھی وہ دو یتیمون کی تھی کہ اسود بن زرارہ کی پرورش مین تھے دس دینار کو ابوبکر رضی اللہ عنہ کے مال سے وہ زمین آپنے خریدی حجرات شریفہ اور مسجد شریف اوسی زمین مین بنی کتب حدیث مین وارد ہی کہ مسجد شریف کی تعمیر مین آپنے ایک پتھر رکھکر ارشاد کیا حضرت ابوبکرؓ سے کہ تم ایک پتھر اس پتھر سے ملا کر رکھو اور حضرت عمرؓ سے متصل پتھر حضرت ابوبکرؓ کے اور حضرت عثمانؓ سے متصل پتھر حضرت عمرؓ کے پتھر

رکھوائے فرمایا ھٰؤُلَاءِ الْخُلَفَاءُ مِنْ بَعْدِي یہ لوگ خلیفہ ہونگے میرے بعد سو
مطابق اس پیشین گوئی کے واقع ہوا اور آپ ساتھ اصحاب کے تعمیر مسجد کے کام
مین برابر شریک رہتے تھے حال بعد تشریف آوری آپکے مدینے مین عبداللہ بن سلام
کہ ایک بڑے عالم یہود مین سے تھے آپکی ملاقات کے لیے آئے اور آپ سے سوال کیا
کہ پہلی علامت قیامت کی کیا ہوگی اور پہلی غذا اہل جنت کی کیا ہوگی اور لڑکا کس سبب
سے مان کی جانب مشابہت پیدا کرتا ہی اور کس سبب سے باپ کی جانب آپنے فرمایا پہلی نشانی
قیامت کی ایک آگ ہوگی کہ لوگون کو مشرق سے مغرب کو ہانک لیجائے گی اور پہلی
غذا اہل جنت کی جگر گوشہ مچھلی کا ہوگا کہ اوسکے کباب بہشتیون کو کھلائے جائینگے
اور جب نطفہ مان کا غالب ہوتا ہی لڑکا مشابہت مان کی جانب رکھتا ہی یعنی مانکے یا
کسی قرابتی جانب مان کے مثل مامون یا خالہ کے مشابہ ہوتا ہی اور جو نطفہ باپ کا غالب
ہوتا ہی لڑکا مشابہ باپ یا اوسکے اقارب کے ہوتا ہی عبداللہ بن سلام نے سوالون کا
جواب سنکے کہا کہ کتب سابقہ مین بھی ایسا ہی لکھا ہی اور ایمان لائے پھر اونھون
نے عرض کیا کہ یہود بڑے جھوٹے اور مفتری ہین اگر میرے اسلام پر مطلع ہونگے
مجھے برا کہینگے مین چھپکے بیٹھتا ہون آپ قبل اطلاع میرے اسلام سے میرا حال
اون سے پوچھین اور وہ الگ چھپکے جا بیٹھے اور یہود حاضر ہوئے آپنے اون سے پوچھا
کہ تم مین عبداللہ بن سلام کیسا آدمی ہی اونھون نے کہا خَيْرُنَا وَابْنُ خَيْرِنَا وَسَيِّدُنَا
وَابْنُ سَيِّدِنَا آپنے فرمایا کہ جو وہ مسلمان ہوجاوے اونھون نے کہا خدا کی پناہ
ایسی بات کبھی نہوگی پھر آپنے عبداللہ بن سلام کو بلایا اونھون نے نکل کے کہا
اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ تب یہود بہت ناخوش ہوئے
اور کہنے لگے شَرُّنَا وَابْنُ شَرِّنَا اور بہت برا اونھین کہا حضرت عبداللہ بن سلام نے کہا
مجھے اسی بات کا خوف تھا حال سلمان فارسی کہ اصل مین مجوسیان فارسی مین سے تھے

اسلام سلمان فارسی

اور بہت عمر اونکی ہوئی اور دین مجوسی چھوڑ کر دین نصاری اونھون نے اختیار کیا تھا اور زبانی
علماے یہود اور نصاری سے خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور یہ بات کہ آپ مدینے میں ہجرت
کرکے آوینگے سن کے مدینے مین آرہے تھے کئی جگہ بکے تھے اون دنون ایک یہود
کے غلام تھے حضور مین حاضر ہوئے اور کچھ چیز پیش کی اور کہا کہ صدقہ ہے آپنے فرمایا مین صدقہ
نہین کھاتا مجھپر حرام ہے پھر دوسرے دن آئے اور کچھ چیز پیش کرکے کہا کہ یہ ہدیہ ہے آپنے
لے لی اور ایک دن جاکے پشت شریف پر مہر نبوت کو بھی دیکھ لیا اور فورا مسلمان ہوگئے
کہ اونھون نے منجملہ علامات نبی آخر الزمان یہ بات معلوم کی تھی کہ وہ صدقہ نکھاوینگے
ہدیہ قبول کرینگے اور اونکی پشت پر مہر نبوت ہوگی پھر آپ نے حضرت سلمان سے کہا کہ
اپنی آزادی کا فکر کرو اونھون نے مالک سے اپنی آزادی کے لیے کتابت کہا اوسنے
چالیس اوقیہ سونے پر مکاتب کیا اور یہ شرط کی کہ تین سو درخت چھوہارے کے لگادین اور
جب وہ بار آور ہون تب آزاد ہون آپنے دست مبارک سے چھوہارے کے درخت لگائے
وہ سب اوسی سال مین بار آور ہوئے ایک درخت فقط حضرت عمرؓ نے لگایا تھا وہ بار آور نہوا
آپنے اوسے اوکھیڑ کر اپنے ہاتھ سے لگادیا وہ بھی بار آور ہوا اور بقدر ایک بیضے کے سونا
غنیمت مین آیا تھا آپنے سلمان کو دیا اور فرمایا کہ اسے دیکے آزاد ہو جاو سلمان نے
عرض کیا کہ چالیس اوقیہ چاہیین یہ کیا کفایت کریگا آپنے زبان مبارک اوس سونے پر پھیر دی
اور دعاے برکت کی سلمان کہتے ہین مینے جو اوسے تولا چالیس اوقیہ تھا نہ کم نہ زیادہ اور
سلمان اداکرکے آزاد ہوگئے اور حضور اقدس کی خدمت مین رہے حال مدینے کے
باہر دو طرف دو محلے تھے یہود کے ایک بنی قریظہ دوسرے بنی نضیر کا اون مین سے لوگ
بھی آپکی ملاقات کو اور حال دریافت کرنے کو آئے حیی بن اخطب یہود مین ایک سردار تھا
اوسکی بیٹی صفیہ سے کہ وہ بعد فتح خیبر کے ازواج مطہرات مین داخل ہوئین روایت ہے کہ
باپ اور چچا میرا ابوقت آنے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مدینے مین آپکی ملاقات کو

گئے جب پھر کے آئے اس طرح لیٹ گئے جیسے کوئی بہت تھکا ہوتا ہی اور ایک نے دوسرے سے
پوچھا کہ یہ وہی پیغمبر ہین جنکا ذکر توریت وغیرہ کتب سابقہ مین ہی اوس نے کہا کہ واللہ یہ وہی ہین
پوچھا کہ تیرا کیا ارادہ ہی کہا کہ جب تک تنمین دم ہی مخالفت مین کوتاہی نکرونگا سبحان اللہ
کیا قدرت ہی خدا کی سب علماے یہود و نصاری کو آپکی پیغمبری کا یقین تھا لیکن بہتیرون کو
بسبب شامت حسد کے اور تکبر اور حب جاہ کے کہ بنی اسمعیل مین اور ناخواندون مین پیغمبر کیون
ہوئے اور اگر ہم ان پر ایمان لاوین ہماری شیخی جاتی رہے ایمان نہ لائے اور جنکی
قسمت مین سعادت ابدی تھی جیسے عبداللہ بن سلام ایمان لائے اور نصاری مین سے
کئی نامی بادشاہ ایمان لائے جیسے نجاشی بادشاہ حبشہ اور اکیدر بادشاہ دومۃ الجندل حال
مدینہ طیبہ مین بیر رومہ کا پانی بہت شیرین تھا اور کنوون کا پانی کھاری تھا اور بیر رومہ کا
مالک ایک یہودی تھا وہ پانی بیچا کرتا تھا اس سبب سے مسلمانون کو پانی کی تکلیف تھی جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو شخص بیر رومہ کو خرید کرکے ڈول مسلمانون کے
اوس مین جاری کر دے اوسکے لیے جنت ہی حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے اوس کنوئین کو
اپنے خالص مال سے خریدا اور وقف کر دیا اور تدبیر خریدنے کی یہ کی کہ پہلے نصف بارہ
ہزار درم کو خرید لیا اور وقف کر دیا سو جسدن باری حضرت عثمان کی ہوتی یہ مفت پانی دیتے
اور دوسرا اپنی باری کے دن بیچتا لوگون نے اوسکی باری کے دن پانی بھرنا موقوف
کر دیا حضرت عثمان رض کی باری مین سب بقدر حاجت بھر لیتے ناچار ہو کے اوس نے بھی اپنا
حصہ حضرت عثمان رض کے ہاتھ بیچ ڈالا اور حضرت عثمان رض نے وہ بھی وقف کر دیا اور کنوئین
مین بے تکلف ڈول مسلمانون کے جاری ہو گئے اور حضرت عثمان رض
حسب وعدہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مستحق جنت ہوئے

## فصل تیسری غزوۂ بدر کے بیان مین

سنہ ۲

بعد ہجرت کے جہاد کا حکم نازل ہوا اور آپنے قتال کفار سے شروع کیا اور اون کے قتل

اور غارت کے لیے سپاہ بھیجنے لگے جس جہاد مین کہ آپ بنفس نفیس تشریف لیگئے اوسکو اہل سیر
غزوہ کہتے ہین اور جو لشکر آپ نے بھیجدیا آپ تشریف فرما نہوئے اوسے سریہ کہتے ہین بتفصیل
ہر غزوہ و سریہ کا حال لکھنا دشوار ہی مشہور غزوات کا حال لکھا جاتا ہی اشرف و عمدہ ترین
غزوات غزوۂ بدر ہی کہ باعث ترقی عظیم اسلام کا ہوا شرح اوس غزوے کی یہ ہی کہ حضور
اقدس مین خبر پونہچی کہ ابوسفیان مع قافلہ تجارت شام سے معاودت کیا چاہتا ہی آپ بنفس
نفیس مع جماعتِ مہاجرین و انصار کے کہ تین سو تیرہ ۳۱۳ تھے بقصد اوس قافلے کے نکلے
ابوسفیان نے خبر پاکے ضمضم غفاری کو اجیر کرکے مکے کو بھیجا اور ابوجہل وغیرہ سرداران
قریش کو کہلا بھیجا کہ اگر خیر قافلے کی چاہین مدد لیکے آوین اور قافلے کو بچالیجاوین یہ خبر
سنکے ابوجہل بہت طیش مین آیا اور لشکر مع سامانِ جنگ اوس نے جمع کیا سوارانِ
اسپ و شتر اور پیادے اور کروفر تمام سے روانہ ہوا اور جمیع قبائل قریش مین سے اعیان
واشراف حتی کہ عباس بن عبد المطلب بنی ہاشم مین سے کہ ہنوز مسلمان نہوئے تھے
حسب قاعدۂ حمیت برادری ساتھ ہوئے اگرچہ ابوسفیان نے قافلے کو دوسری راہ سے
نکال کر آدمی مکے کو بھیجکر ابوجہل وغیرہ کو کہلا بھیجا تھا کہ اب حاجت مدد لانیکی نہین لیکن
اللہ جل جلالہ کو منظور ہوا کہ سرداران کفار کو فی النار کرے اور شوکتِ اسلام علی وجہ الکمال
ظاہر کرے لہذا ابوجہل لعین نے لشکر لیجانے پر اصرار کیا اور کہا محمد سے نہایت شورش
کی ہی اونکی شورش کو بالکل دفع کرنا ضرور ہی اور ابوسفیان کہ بہت اصرار کفر پر اون دنون
رکھتا تھا باآنکہ خود ممانعت کہلا بھیجی تھی مکے مین قافلے کو پونہچاکے خود چھپکے شریک
ابوجہل واسطے حاصل کرنے عار شکست و نکبت کے ہوا اور چند زخم لڑائی مین کھائے
اور اللہ جل جلالہ نے آپ کو وحی بھیجی کہ خدایتعالی تمکو ظفر دیگا یا قافلے پر یا لشکر پر
اور آپ کے اصحاب لشکر والون کا یہ جی چاہتا تھا کہ قافلے سے مقابلہ ہو اسلیے
کہ لشکر جماعت کثیرہ با سامان و سلاح تھا اور مسلمان بے سامان تھے اور قافلہ جماعت

قلیلہ بے سلاح تھا لیکن اللہ تعالی کو اپنی قدرت کاملہ دکھانی اور اسلام کی نصرت عظیمہ کرنی منظور تھی لہذا قافلہ نکل گیا لشکر سے ہی مقابلے کی ٹھہری لشکر کفار مسلمانون کے لشکر سے سہ چند تھا بلکہ زیادہ مسلمان تین سو تیرہ تھے اور کفار ایک ہزار لیکن کفار کو مسلمان دو نے ہی نظر پڑے اور مسلمانون کا رعب کافرون کے دل مین سما گیا حال جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بدر مین پونہچے آپنے اصحاب کو ہر کافر کی جاے قتل کو نشان دیا تھا کہ یہان فلانا مارا جاویگا اور یہان فلانا حضرت عمرؓ راوی حدیث کہتے ہین کہ قسم ہی خدا کی کسی نے اون مین سے ایک بالشت بھی تجاوز نہین کیا حال آپنے لشکر بے سامان دیکھکر دعا فرمائی کہ الٰہی یہ ننگے ہین انھین کپڑا دے الٰہی یہ بھوکے ہین انھین کھانا دے الٰہی یہ پیادے ہین انھین سواری دے راوی حدیث کہتے ہین کہ کوئی ہم مین سے بعد فتح کے ایسا نہ تھا جسکے پاس سواری اور کپڑا اور نقد وجنس بوفور نہو حال قبل پہونچنے لشکر کفار کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے بطور مشورے کے لڑائی کے باب مین تذکرہ کیا پہلے حضرت ابو بکرؓ نے پھر حضرت عمرؓ نے باتین مناسب عرض کین آپ بہت خوش ہوئے اور اونکے لیے دعاے خیر فرمائی حضرت مقداد نے کہا کہ ہم ایسا نہ کہین گے جیسے بنی اسرائیل نے حضرت موسی سے کہا تھا فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ ۝ یعنی جا کے تو اور تیرا رب لڑ لے ہم تو یہین بیٹھے ہین بلکہ ہم یہ عرض کرتے ہین ہم آپ کے ساتھ آگے پیچھے دائین بائین ہر طرف سے لڑینگے اور جہان تک آپ ہمین لیجائین گے ساتھ جاوینگے چونکہ انصار نے بوقت بیعت عقبہ یہ عہد کیا تھا کہ جو کوئی آپ پر مدینے مین چڑھ آویگا اوس سے لڑینگے یہ نہین کہا تھا کہ ہم آپ کے ساتھ نکل کے لڑینگے آپنے ایسی تقریر کی جس سے انصار سمجھے کہ آپ کو موافق اوس معاہدے کے یہ خیال ہی کہ شاید ہم باہر مدینے کے آپ کے شریک نہونگے اونھون نے عرض کیا کہ ہرچند کہ ہمارا معاہدہ

معجزہ

معجزہ

صحابہ کا اقرار جان نثاری [illegible]

مرافقت کا بوقت چڑھہ آنے دشمن کے مدینے پر تھا لیکن جب ہم آپ پر ایمان لائے اور آپکو
نبی برحق جانتے ہین اب ہماری جان آپکی جان پر فدا ہو آپ کہیں ہون اگر آپ ہمین حکم دین
تو ہم سمندر مین گھس جاوین اور کسی طرح دشمن سے لڑائی مین ہمین عذر نہین اور بوقت
جنگ انشاء اللہ تعالی آپ ہماری جان نثاری سے راضی ہون گے صحابہ رضی اللہ عنہم
کی تقریرات جان نثاری سن کے آپ بہت راضی ہوئے حال کتب[1] حدیث مین وارد ہے
کہ بوقت مقابلہ لشکر کفار اور ملاحظہ گروہ فراوان کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سجدہ مین
گرے اور بکمال زاری اللہ جل جلالہ کی جناب مین عرض معروض کرنے لگے یہان تک
کہ آپ نے کہا کہ یا اللہ اگر تو چاہے گا تو بعد آج کے دن کے عبادت تیری موقوف
ہو جائیگی یعنی روئے زمین پر ہم ہی لوگ تیری عبادت کرنیوالے ہین اگر تیری مشیت مقتضی
اسبات کو ہوگی کہ کفار غالب آوین اور ہم لوگ فنا ہو جاوین تو تیری پرستش بالکل
موقوف ہو جائیگی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ بس
کیجیے اللہ تعالی نے آپ سے وعدہ کیا ہے فتح کا اللہ تعالی بیشک آپ کو فتح دیگا تب آپ
اوٹھہ کھڑے ہوئے اور یہ آیت پڑھی سَیُهْزَمُ الْجَمْعُ وَيُوَلُّونَ الدُّبُرَ یعنی قریب
ہے کہ بھاگ جائیگی یہ جماعت اور پشت پھیریگی اور مطابق پیشین گوئی آیت موصوفہ کے ہوا
ف بحسب ظاہر اس مقام پر یہ شبہہ ہوتا ہے کہ جب خدا تعالی نے آپ سے وعدہ فتح و ظفر کا
کیا تھا پھر آپکے اتنے اضطراب و تضرع و زاری کی کیا وجہ تھی اور بھی بحسب ظاہر حضرت ابوبکر صدیق
کا توکل قوی معلوم ہوتا ہے جواب اس شبہے کا یہ ہے کہ نظر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی
ذات اللہ جل جلالہ پر تھی کہ قادر مطلق ہے اور غنی بے پروا چاہے سو کرے اور نظر حضرت ابوبکر
صدیق کی صفات پر کہ وعدہ وعید از قبیل صفات ہین پس مقام آپکا ہی ارفع ہے یعنی بہت
بلند اور مقام عبدیت حضرات صوفیہ کے نزدیک سب مقامات سے اعلی ہے اور قرآن مجید
مین علو مقام عبدیت کی طرف اشارہ واضح ہے اسواسطے کہ مواقع کمال قرب و عظمت مین

[1] روایت کیا اسکو مسلم نے اور ابن بخاری نے بھی
بیان ہے اس بات کا کہ ...

اللہ تعالی نے آپ کو بلفظ عبد ہی تعبیر کیا ہی مثلا بیان حال معراج مین سورۂ اسرا مین
فرمایا سُبۡحَانَ الَّذِیۡۤ اَسۡرٰی بِعَبۡدِهٖ لَیۡلًا مِّنَ الۡمَسۡجِدِ الۡحَرَامِ اِلَی الۡمَسۡجِدِ الۡاَقۡصَا
الَّذِیۡ بٰرَکۡنَا حَوۡلَهٗ لِنُرِیَهٗ مِنۡ اٰیٰتِنَا یعنی پاک ہی وہ ذات جو لیگیا اپنے بندے
کو مسجد حرام یعنی مسجد کعبے سے طرف مسجد اقصی یعنی بیت المقدس کے جسکے گرد اگرد ہم نے
برکت رکھی ہی تاکہ دکھاوین اوسے ہم آیتین اور نشانیان اپنی عظمت و قدرت کی یعنی آسمان
پر لیجاوین اور مقام قرب عظیم پر پونچاوین اور سورۂ نجم مین فرمایا فَاَوۡحٰۤی اِلٰی
عَبۡدِهٖ مَاۤ اَوۡحٰی ۝ یعنی پس وحی بھیجی اللہ تعالی نے طرف بندے اپنے کے جو کچھہ
کہ وحی بھیجی ظاہر ہی کہ مقام معراج سب مقامات سے اشرف و اعلی ہی ایسے مقام پر بلفظ عبد تعبیر
کرنا صاف اشارہ ہی طرف اس بات کے کہ مقام عبدیت سب مقامون سے اعلی ہی اور سر
اس مین یہ ہی کہ عبد کو ایسا علاقہ مولی سے ہوتا ہی کہ کسی کو کسی سے نہین ہوتا جان و مال عبد کا
سب مولی کا ہوتا ہی اور خود کسی تصرف کا مالک نہین ہوتا مولی کا ہی اوس مین ہر طرح کا تصرف
نافذ ہوتا ہی یہ بات نہ پسر کو پدر سے حاصل ہی نہ نوکر کو آقا سے اور عبدیت مقتضی اسکی
کو ہی کہ عبد ہر آن مین مولی سے خائف رہے اور اپنا کچھہ حق اوسپر نہ سمجھے کیسا ہی تقرب
رکھتا ہو اور ہمیشہ اپنی حاجتمندی اور عاجزی ظاہر کرتا رہے اور اوسکی مہربانی اور
وعدہاے انعام پر غرہ نہو اور اوسکی عظمت و جلال کو بھول نجاوے سو دعا فرمانا آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا اور کمال تضرع اور زاری کرنا ناشی اسی مقام عبدیت سے تھا کہ ارفع
مقامات ہی اور یہی سر ہی درخواست نزول رحمت کاملہ کا صیغہا سے درود مین آپ پر
حال آنکہ یقینًا آپ پر رحمت کاملہ نازل تھی اور ہمیشہ نازل رہیگی اور بھی دعا منگوانا واسطے
حصول مقام محمود کے کہ دعا مابعد اذان مین ہی وَابۡعَثۡهُ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدَا الَّذِیۡ
وَعَدۡتَّهٗ یعنی اور قائم کر اونکو مقام محمود مین جسکا تونے اون سے وعدہ کیا ہی حال آنکہ
خدا تعالی نے صاف وعدۂ حصول مقام محمود کا آپکے لیے فرمایا ہی عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ

رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا ○ یعنی قریب ہی کہ قائم کریگا تجھے رب تیرا مقام محمود مین اور خود اوس
دعا مین بھی اوس مقام کے موعود ہونیکا ذکر ہی سو دعا مانگنا اونکے لیے محض مقتضاے
عبدیت ہی حال جس جگہ لشکر اسلام جاکے رات کو مقیم ہوا وہان زمین ریت کی تھی اور
پانون تھمتے نہ تھے اور پانی نہ تھا اور پیاس غالب ہوئی اور وضو کی حاجت تھی اور رات
کو بعضے اہل لشکر کو احتلام ہوگیا اس جہت سے لشکر اسلام کے لوگ پریشان خاطر تھے آپنے
مینہ کے لیے دعا فرمائی خوب مینہ برسا کر زمین جمکے سخت ہوگئی پانون ٹھہرنے لگا اور
لوگ نہا لیے اور ظروف اپنے پانی سے بھر لیے حال زمانہ سابق مین دستور تھا کہ پیشتر
وقت جنگ میدان مین ایک ایک دو دو آدمی طرفین سے نکل کر لڑتے تھے سو سب
سے پہلے عتبہ اور شیبہ پسران ربیعہ اور ولید پسر عتبہ کفار کی جانب سے میدان جنگ مین
آئے اون کے مقابلے مین تین آدمی پہلے شجاعانِ انصار مین سے نکلے کفار نے
کہا کہ ہمکو اپنے اخوانِ قریش سے مبارزت منظور ہی تب حضرت علیؓ اور حضرت حمزہؓ اور عبیدہؓ
بن حارث اونکے مقابلے مین گئے حضرت علیؓ مقابل شیبہ کے ہوئے اور حضرت حمزہؓ مقابل
عتبہ کے اور ان دونون صاحبون نے تو جاتے ہی اپنے مقابل کو مار لیا اور عبیدہؓ
نے اپنے حریف کو کہ ولید تھا زخمی کیا اور آپ بھی زخمی ہوئے حضرت علیؓ نے اپنے
حریف سے فارغ ہوکے ولید کو بھی قتل کیا اور تینون صاحب مظفر و منصور لشکر اسلام
مین پھر آئے ف عتبہ اور شیبہ کے سبقت کی وجہ یہ لکھی ہو کہ بوقت روانہ ہونے
لشکر کے مکے سے یہ دونون ہمراہی سے جی چراتے تھے اور ہرگز نہین چاہتے تھے
کہ لڑائی کے لیے جاوین اور سبب اس کا یہ تھا کہ ایکبار عداس اونکا غلام نصرانی
جو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر جب آپ طائف سے پھرے تھے باغ
مین مسلمان ہوگیا تھا اونھین اس لڑائی مین جانے سے مانع تھا اور کہتا تھا کہ ان سب لوگون
کو واسطے قتل کے خدا لیے جاتا ہی اس سبب سے عتبہ اور شیبہ اس لڑائی مین شامل ہونے سے

معجزہ ۲۲

کارہ تھے اور نفرت کی باتین اس لڑائی اور سفر سے کرتے تھے ابوجہل نے اونھین تہمت (یعنی جوش ۱۲)
نامردی کی لگائی اور ہر بار ایسے ہی طعنے کیے اسی سبب سے اون دونون نے لڑائی مین
پیش قدمی کی حال اُمیہ بن خلف بھی اس لڑائی مین شریک ہونا نہین چاہتا تھا سبب اسکا
یہ تھا کہ سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ بعد ہجرت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مکے مین وارد
ہوئے اور امیہ سے اونسے دوستی تھی اوسکے گھر ٹھہرے امیہ کے ساتھ وہ طواف
خانۂ کعبہ مین مشغول تھے کہ ابوجہل لعین وہان آیا اوس نے چلاکے امیہ سے کہا کہ تم
انسے کیون اخلاص و محبت کرتے ہو ان لوگون نے تو دین بدلنے والون کو اپنے
پاس جگہ دی ہی حضرت سعدؓ نے چلاکے بطور زجر کے کہا کہ اگر تم ہمارا یہان کا آنا بند کروگے
تو ہم تمھین روکین گے ایسی جگہ سے کہ تمھین بڑی مشکل پڑے گی یعنی شام کے سفر سے
کہ قریش واسطے تجارت کے وہان براہ مدینہ جایا کرتے تھے امیہ سعد سے کہا کہ چلاکے
اس سے بات مت کرو کہ یہ یہان کا سردار ہی حضرت سعدؓ نے کہا کہ مین نے آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم سے سنا ہی کہ ابوجہل تیرا قاتل ہی یعنی باعث قتل سو جب ابوجہل نے ترغیب و تحریض
واسطے قتال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قصۂ بدر مین شروع کی مقولہ حضرت سعدؓ کا امیہ
کو یاد آیا اور ڈرا کہ کہین مطابق اوسکے اس سفر مین ظہور مین نہ آوے اور جانے مین اوسنے
عذر کیا حتی کہ ابوجہل اوسکے پاس سرمہ دانی لیگیا اور کہا تم مرد نہین عورتون کی طرح سنگھار
کرکے گھر مین بیٹھو اور بہت طعن و تشنیع کی باتین کین یہان تک کہ اوسکو ساتھ لیگیا مگر ہر روز
اوسکا ارادہ سفر مین یہ رہا کہ لشکر سے الگ ہوسکے کو پھر جاوے جو روکنے اوسکی بوقت بیان
سفر اوسے مقولہ حضرت سعد کا یاد دلایا تھا اوس نے کہا تھا کہ مین دو تین دن مین پھر آؤنگا
لیکن اتفاق نہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو خبر دی تھی ظہور مین آئی حال
مشکوۃ شریف مین حضرت عبد الرحمن بن عوف سے روایت ہی کہ اوٹھون نے کہا کہ مین نے
بروز بدر اپنی داہنی طرف اور بائین طرف دونون جوانون کو دیکھا مین دل مین خوش نہوا

دونون جوان انصاری

کرنا تجربہ کارون کا ساتھ ہو گیا ساتھ ہوا اتنے مین ایک نے اونمین سے مجھ سے پوچھا کہ
ای چچا تم ابوجہل کو پہچانتے ہو مین نے کہا پہچانتا ہون تمھارا کیا مطلب ہی اوس نے
کہا مین نے سنا ہی کہ وہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہتا ہی اگر مین اوسے دیکھہ پاؤن
تو اوس سے جدا نہون جبتک کہ ہم دونون مین ایک مر نہ لیوے بعد اسکے دوسرے نے بھی
اسی طرح پوچھا اور وہی بات بیان کی وہ دونون جوان انصاری تھے معاذ اور معوذ
بیٹے عفراء کے عفراء اونکی ما کا نام ہی اسی نسبت سے مشہور ہین حضرت عبدالرحمن کو اونھون نے
چچا بسبب بڑے ہونے کے براہ تعظیم کہا حقیقت مین اونکے بھتیجے نتھے حضرت عبدالرحمن کہتے ہین
کہ مین اونکی باتین سنکر خوش ہوا اتنے مین مینے ابوجہل کو گھوڑا میدان مین کوداتے
دیکھا مینے اون دونون جوانون سے کہا کہ یہ ہی وہ جسے تم پوچھتے ہو یہ سنتے ہی وہ دونون
تلوارین میان سے نکال کے مانند باز کے جھپٹے اور ابوجہل سے بھڑ گئے یہان تک کہ
اوسکو گرا دیا حدیث مین وارد ہی کہ بعد فتح جب اون دونون نے دعوی قتل ابوجہل کا کیا
آپنے دونون کی تلوارین دیکھہ کے فرمایا کہ تم دونون نے قتل کیا اور سلب ابوجہل کا
معاذ کو دلایا بعد ازین معوذ پھر لڑائی کو گئے اور شہید ہوئے ف سلب بفتحتین کہتے ہین
سلاح وغیرہ اسباب کو جو مقتول کے پاس ہو امام شافعی کے نزدیک سلب کا مستحق ہمیشہ
قاتل ہی ہوتا ہی اور غنیمت کے ساتھہ ملا کے سلب کی تقسیم نہین ہوتی اور امام ابوحنیفہ
رحمۃ اللہ علیہ کے نزدیک جب امام لڑائی مین کہدے کہ جو جسکو مارے سلب اوسکا پاوے
تب سلب قاتل ہی کا ہوتا ہی ورنہ مثل غنیمت کے تقسیم ہو جاتا ہی اور جنگ بدر مین آپنے
یہ بات فرمائی تھی اور اکثر لڑائیون مین فرمادیا کرتے تھے حال اللہ تعالی نے لشکر
اسلام کی مدد کے لیے فرشتون کو بھیجا پہلے ایک ہزار پھر تین ہزار بعد ازان پانچ ہزار
قرآن مجید مین مذکور ہین اور کتب احادیث مین مذکور ہی کہ بعضون نے لشکر فرشتون کا
پہاڑ پر سے دیکھا مشکوٰۃ شریف مین روایت ہی کہ ایک صحابی ایک کافر کے پیچھے بقصد قتل

جاتے تھے اونھون نے آواز سنی اُقْدُمْ یَاحَیْزُوْمُ بڑھ ای حیزوم اور ایک کوڑے مارنے کی آواز سنی کہ پھر اوس کافر کو اپنے آگے مرا پایا ناک اوسکی پھٹ گئی تھی کوڑے کے اثر سے وہ جگہ نیلی ہوگئی تھی حضور اقدس مین اس بات کا ذکر ہوا آپنے فرمایا کہ وہ فرشتہ مرد آسمانِ سوم کا تھا اور حیزوم فرشتے کے گھوڑے کا نام ہی حضرت عباس کو جس شخص نے اسیر کیا تھا بہت حقیر تھا ہرگز طاقت مقاومت حضرت عباس کی نہین رکھتا تھا آپ نے فرمایا اوس سے کہ تو نے عباس کو کیسے اسیر کیا اوسنے کہا کہ ایک شخص نے میری مدد کرکے اونھین اسیر کردیا اور اوس شخص کو نہ مینے پہلے دیکھا تھا نہ پھر دیکھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وہ فرشتہ تھا اور اکثر صحابہ نے دیکھا کہ کفار کے سر اونکے سامنے گرتے تھے اور سر کاٹنے والا نظر نہین آتا تھا حال عین گرمی ہنگامہ جنگ مین آپنے ایک مٹھی خاک اور کنکریون کی لیکے کافرون کی طرف پھینک ماری اور فرمایا شَاهَتِ الْوُجُوْهُ یعنی برے ہوگئے یہ منہ وہ خاک اور کنکریان کافرون کے مونہون مین جا لگین اور اوسکے وہان پہونچتے ہی تیزی کفار کی کند ہوگئی اور ذرہ دیر نگذری تھی کہ وہ بھاگ گئے ایسی تاثیر نمایان جو پھینک مارنے مشت خاک اور کنکریون مین ہوئی اوسکے حال مین اللہ جل جلالہ نے یہ آیت نازل فرمائی وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى یعنی نہین پھینک مارا تُمنے جسوقت کہ پھینک مارا لیکن اللہ نے پھینک مارا یعنی ایسی تاثیر قوی کہ ایک مشت خاک اور کنکریون نے لشکر جرار کا مونہہ پھیر دیا طاقت بشری سے باہر ہی لہذا یہ تاثیر تمھاری قوت سے کہ بشری ہی نہین ہوئی بلکہ قدرت و قوت ایزدی سے ہوئی کہ اوسنے تمھارے ہاتھ پر ظہور پکڑا بالجملہ شکست عظیم نصیب کافرون کے ہوئی ستر آدمی بڑے بڑے سردار مثل ابوجہل کے تھے قتل ہوئے اور ستر اسیر ہوئے حال بعد فتح کے ابوجہل کے حال کی آپنے تفتیش فرمائی تب کسی حال اوسکے مقتولین مین

آپ کو معلوم نہوا تھا آپنے عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کو اوسکا حال دریافت کرنیکو
بھیجا اونھون نے میدان جنگ مین جا کے دیکھا کہ وہ لعین پڑا تھا اور ایک رمق جان
اوس مین باقی تھی حضرت ابن مسعود اوسکے سینے پر چڑھ بیٹھے اوس کافر نے انھین
دیکھکر کہا کہ ای بکری چرانے والے بہت اونچی جگہ تو بیٹھا ہی پھر اوس نے کہا کہ میرا
حال تو جو ہوا سو ہوا اگر یہ تو بتاؤ کہ فتح کسکی ہوئی حضرت ابن مسعود نے کہا کہ اللہ تعالی
نے اپنے رسول کو فتح دی اور کفار کو شکست دی اور ذلیل اور خوار کیا بعد ازین
ابن مسعود نے ارادہ اوسکے سر کاٹنے کا کیا اوس لعین نے کہا کہ میرا سر کندھون
کے انتصال سے کاٹیو تاکہ سرون مین جو رکھا جاوے بڑا معلوم ہو لوگ جانین
کہ سردار کا سر ہی ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے اوس لعین کا سر کاٹ لیا اور حضور مین
لا کے ڈال دیا آپ بہت خوش ہوئے اور سجدہ شکر بجا لائے اور آپنے فرمایا کہ
یہ فرعون اس امت کا تھا اور ابن مسعود کو آپ نے تلوار ابو جہل کی عنایت فرمائی
ف جس طرح ہمارے نبی اس امت کے بلند رتبہ تھے بہ نسبت حضرت موسیٰ کے فرعون آپکی
امت کا شقاوت مین بلند رتبہ تھا بہ نسبت فرعون حضرت موسیٰ کے اوس فرعون نے
مرتے وقت کلمہ اسلام و ایمان کہا گو قبول نہین ہوا اور اس امت کے فرعون نے مرتے
وقت بھی کلمات کفر اور تکبر کے کہے حال بروز بدر بعد فتح کے امیہ بن خلف کو کہ
سرداران قریش مین تھا اور وہی پہلے حضرت بلال کا مالک تھا جو واسطے ترک دین
اسلام کے تکلیف دیتا تھا عبدالرحمن بن عوف رضی اللہ عنہ نے بسبب دوستی سابق
کے اوسکو اور علی اوسکے بیٹے کو اپنے ساتھ لیلیا دو زرہین جو اونھین اوس لڑائی
مین ملین تھین دونون ہاتھہ مین لیے تھے امیہ نے کہا کہ تم ان زرہون کو ڈال دو ہمین
بچالو تمھین زیادہ فائدہ ہوگا حضرت عبدالرحمن نے وہ زرہین ڈال دین اور ایک
ہاتھ سے امیہ کا ہاتھہ اور دوسرے ہاتھہ سے علی بن امیہ کا ہاتھہ پکڑ لیا اور اون دونون

کو ساتھ لیے چلے جاتے تھے کہ حضرت بلال نے دیکھا وہ چلائے کہ ای مسلمانون یہ دشمن خدا ہی
امیہ بن خلف ایسا نہو کہ یہ بچ جاوے مسلمانون نے جھپٹ کے اوسے اور اوسکے بیٹے کو قتل
کیا حضرت عبدالرحمن کہا کرتے تھے خدا رحمت کرے بلال کو میری زرہین اونھون نے کھو دین
اور میرے اسیرون کو قتل کروایا حال بعد فتح کے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
دھڑ کفار مقتولین کے چاہ بدر مین ڈلوا دیے بعد ازین متصل اوس کنوین کے آپ نے کھڑے
ہوکے ایک ایک کا نام لیکے پکارا اور فرمایا ہم نے تو جو خدا تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا تھا ٹھیک
پایا تم نے بھی جو کچھ خدا تعالیٰ نے تم سے وعدہ کیا تھا پایا حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ
یا رسول اللہ آپ ایسے جسمون سے کلام کرتے ہین جن مین روح نہین آپ نے فرمایا کہ وہ
تم سے زیادہ سنتے ہین حال بعد فتح کے آپ رونق افروز مدینہ ہوئے حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ کو آپ واسطے تیمارداری حضرت رقیہ صاحبزادی کے کہ منکوحہ حضرت عثمان کی تھین اور
بیمار تھین مدینے مین چھوڑ گئے تھے اور اونسے فرمایا تھا کہ تمھین ثواب کامل حاضر ہونے اس
غزوے کا ملے گا لہذا حضرت عثمان بدریین مین محسوب ہوئے اور ایک حصہ پورا غنیمت بدر کا آپنے
حضرت عثمان کو دیا جب آپ مدینے مین پہونچے اوس سے ایکدن پہلے بی بی رقیہ کا انتقال ہوا لوگ
اونکی تجہیز و تکفین کرکے دفن مین مشغول تھے کہ زید بن حارثہ نے مدینے مین پہونچ کے بشارت فتح بدر کی
کی پہونچائی اور آپ نے بعد ازین ام کلثوم صاحبزادی کا نکاح حضرت عثمان سے کر دیا اسی
سبب سے حضرت عثمان ذوالنورین کہلاتے ہین قسطلانی نے شرح صحیح بخاری مین
لکھا ہی کہ یہ شرف کہ پیغمبر کی دو بیٹیان ایک امتی کے نکاح مین آئین ہون سوائے حضرت عثمان
کے امم ماضیہ مین بھی کسیکو حاصل نہین ہوا اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت
عثمان سے اتنا راضی تھے کہ آپ نے بعد وفات حضرت ام کلثوم کے فرمایا کہ اگر میری
تیسری بیٹی ہوتی تو مین عثمان سے نکاح کر دیتا حال ستر آدمی جو اسیر ہو آئے تھے
اون مین حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی تھے آپ نے مسلمانون سے

فرمایا تھا کہ عباس بکراہت لشکر کفار کے ساتھ آئے ہین جو کوئی اونھین پاوے قتل نکرے
سو فرشتے نے بھی اس حکم کو مانا کہ اونھین اسیر کر دادیا قتل نکیا جیسا کہ اوپر گذرا حضرت
عباس اوس وقت تک اگرچہ مسلمان نہوئے تھے لیکن بسبب محبت جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کے مسلمانون کے خیر خواہ تھے سب اسیرون کے ہاتھ بندھے تھے
حضرت عباس کے ہاتھ بہت سخت بندھے تھے رات کو وہ کراہتے تھے آپ اونکی
آواز سن کے بیقرار ہوئے حتی کہ آپ کو نیند نہ آئی ایک صحابی نے یہ حال دریافت
کر کے حضرت عباس کے ہاتھ کے بند کو ڈھیلا کر دیا کہ وہ خاموش ہوئے آپ نے یہ
بات سن کے اور سب اسیرون کے ہاتھون کے بند کو ڈھیلا کرا دیا **حال** اسیران بدر
کے معاملے مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے مشورہ کیا حضرت عمر نے کہا یہ
لوگ ایمۃ الکفر ہین یعنی کافرون کے سردار ہین سب کو قتل کیجیے کہ ہیبت اسلام کی
خوب ظاہر ہو اور جنکے اقارب اہل اسلام مین ہین اونکو اونھین کے اقارب کو
واسطے قتل کے دیجیے عقیل کو اونکے بھائی علی کو دیجیے اور عباس کو اونکے بھائی
حمزہ کو دیجیے اور میرے فلانے قریب کو مجھے دیجیے کہ ہم سب قتل کرین اور تحقق ہو جاوے
کہ محبت خدا اور رسول کی ہم پر اقارب کی محبت سے غالب ہے اور حضرت ابو بکر نے
کہا کہ یہ لوگ فدیہ لیکے چھوڑ دیے جاوین شاید کہ آیندہ یہ لوگ مسلمان ہو جاوین
اور اب مسلمانون کی بسبب مال فدیہ کے تقویت ہو گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ دل آدمیون کے اللہ تعالی نے بعضے نرم بنائے ہین اور بعضے سخت اور
مثال عمر کی انبیا مین سے نوح اور موسی ہین کہ نوح علیہ السلام نے دعا مانگی
رَبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكَافِرِينَ دَيَّارًا ○ ای پروردگار میرے مت چھوڑ
زمین پر کافرون سے کوئی گھر بنانیوالا اور موسی علیہ السلام نے دعا مانگی رَبَّنَا اطْمِسْ
عَلَى أَمْوَالِهِمْ وَاشْدُدْ عَلَى قُلُوبِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوا حَتَّى يَرَوُا الْعَذَابَ الْأَلِيمَ

مشورت کرنا آپ کا

اے رب ہمارے مٹا دے اونکے مالون کو اور سخت کر دے اونکے دلون کو کہ وہ ایمان نلاوین جب تک نہ دیکھین عذاب دردناک کو اور مثال ابوبکر کی انبیا مین سے ابراہیم علیہ السلام اور عیسی علیہ السلام ہین حضرت ابراہیمؑ نے فرمایا مَنْ تَبِعَنِي فَإِنَّهُ مِنِّي ۚ وَمَنْ عَصَانِي فَإِنَّكَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ جو میرا تابع ہو وہ میرا ہی اور جسنے میرا کہا نمانا پس بیشک تو بڑا بخشنے والا ہی بڑا مہربان اور حضرت عیسی کا مقولہ اپنی امت کے حق مین یہ ہی إِن تُعَذِّبْهُمْ فَإِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۖ وَإِن تَغْفِرْ لَهُمْ فَإِنَّكَ أَنتَ الْعَزِيزُ الْحَكِيمُ ۝ یعنی تو اگر تو عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہین اور اگر بخش دے تو تو زبردست ہی حکمت والا چونکہ آپ کے مزاج مین بہت حلم تھا کہ آپ رحمۃ للعالمین تھے آپکو رائے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی پسند ہوئی اور آپ نے فدیہ لیکے اسیرونکو چھوڑ دیا اسپر عتاب الٰہی نازل ہوا اور یہ آیت آئی لَّوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ۝ یعنی اگر نہوتا ایک حکم لکھا ہوا خدایتعالی کی جانب سے کہ پہلے ہوچکا ہی بیشک پہونچتا تمہین اوس مین جو لیا تم نے عذاب بڑا یعنی خدایتعالی نے پہلے سے یہ حکم لکھ رکھا ہی کہ خطاے اجتہادی مین مواخذہ نہین ہوتا اور حکم فدیہ لینے کا تم نے باجتہاد دیا کہ اوس مین خطا ہوئی لہذا تم سے مواخذہ نہوا آپ بعد نزول اس آیت کے رونے لگے اور آپ نے فرمایا کہ اگر عذاب نازل ہوتا تو سواے عمر اور سعد بن معاذ کے کہ اونکی بھی راے مثل حضرت عمر کے تھی کوئی نہ بچتا ف اس مقام پر علما نے یہ مسئلہ نکالا ہی کہ انبیاے کرام حکم باجتہاد بھی دیتے ہین اور اوس مین خطا بھی ہوتی ہی لیکن خدایتعالی انبیا کو خطا پر قائم نہین رکھتا فوراً اوسپر مطلع کر دیتا ہی ف اگرچہ اوسوقت اوس حکم پر عتاب ہوا اسواسطے کہ اوس زمانے مین واسطے جمانے رعب اور ہیبت کے حکم قتل مناسب تھا لیکن بعد ازین اس شریعت مین حکم فدیہ لینے کا آگیا اور آیت مذکور الصدر سے پہلے خدایتعالی نے ارشاد بھی فرمایا ہی کہ جب تک نبی خوب خونریزی کفار کی نکر لے تب تک اسیرون سے

فدیہ لینا بجا ہے آپسے بھی معلوم ہوا کہ بعد خونریزی کفار اور راسخ ہو جانے ہیبت و
رعب اسلام کے فدیہ لینا نامناسب نہین **حال** حضرت عباس نے فدیے مین اپنی
بے مایگی کا عذر کیا اور کہا ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم شرم کی بات ہی کہ تمھارا چچا قریش مین مال فدیے
کے لیے ہاتھ پھیلا دے آپ نے فرمایا کہ بوقت پیش آنے اس سفر کے تم جو سونا
ام الفضل اپنی زوجہ کے پاس رکھ آئے ہو وہ کیا ہوا حضرت عباس نے کہا بیشک
تم نبی برحق ہو اوس سونے کی کسیکو خبر نہین بیشک خدا تعالی نے تمھین اوسکی خبر
دی اور اوسی وقت حضرت عباس ایمان لائے لیکن رہنا حضرت عباس کا مکے
مین مصلحت تھا اسلیے آپ نے وہین اونکو پھر جانے کی اجازت فرمائی **حال** منجملہ
اسیران بدر حضرت ابو العاص داماد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے کہ بی بی زینب
ایک دختر آپ کی اونکے نکاح مین تھین اونکے فدیے مین بی بی زینب نے کچھ زیور
بھیجا اوس مین ایک حمائل تھی حضرت بی بی خدیجہ کی کہ اونھون نے اپنی بیٹی کے
جہیز مین دی تھی آپ کو وہ حمائل دیکھ کے خدیجہ کو یاد کرکے رقت آئی اور اصحاب سے
آپ نے کہا کہ اگر تمھاری مرضی ہو تو یہ زیور واپس کیا جاوے اصحاب نے یہ بات بدل
وجان قبول کی آپ نے ابو العاص سے یہ وعدہ کیا کہ مکے پہونچتے ہی حضرت بی بی زینب
کو مدینے مین پہونچا دین اور اونھین رخصت کیا **ف** جمیع حاضرین بدر کا بہت بڑا رتبہ
ہے اور باقی صحابہ سے افضل ہین اور سب بہشتی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور
خلفاے راشدین اہل بدر کی بہت توقیر کرتے تھے صحیح بخاری مین ہی کہ حضرت
جبرئیل نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بیان کیا کہ جس طرح تمھارے اصحاب مین
اہل بدر عالی رتبہ ہین بنسبت باقی اصحاب کے اسی طرح جو ملائکہ کہ جنگ بدر مین حاضر
ہوئے وہ اشرف اور اعلی ہین بنسبت اور ملائکہ کے **نکتہ** اہل بدر کی وجہ فضیلت یہی ہی کہ اونسے
تائید دین متین کی ہوئی اسلیے موقع پر کہ بیخ دین کی قائم ہو گئی ہمراہی جناب رسول اللہ

معجزہ ۲۸

فضیلت اصحاب بدر

سنہ ۲

صلی اللہ علیہ وسلم کے اور اوس سے معلوم ہوا کہ تایید دین متین افضل عبادات ہی

## فصل چوتھی نکاح حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے بیان مین

منجملہ احوال سنین ہجرت کے نکاح حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا ہی ساتھ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹیون مین حضرت فاطمہؓ کو بہت چاہتے تھے اور خدا تعالی کے نزدیک بھی وہ زیادہ مقبول تھین آپنے ارشاد کیا کہ فاطمہ بہشت کی سب عورتون کی سردار ہین جب وہ جوان ہوئین حضرت ابو بکرؓ اور بھی حضرت عمرؓ نے اونکے نکاح کی درخواست کی آپنے فرمایا وہ چھوٹی ہی اور حضرت عثمانؓ بسبب ہونے ایک بہن حضرت فاطمہؓ کے اون سے نکاح کی درخواست نہین کر سکتے تھے اور حضرت علیؓ کو بسبب بے مقدوری کے جرأت اوس درخواست کی نتھی حضرت ابو بکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ سے واسطے درخواست کے کہا اونھون نے اپنی بے مقدوری کا عذر کیا اور یہ بھی کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میری درخواست قبول فرماوین یا نفرماوین حضرت ابو بکر صدیقؓ نے فرمایا کہ تمھاری درخواست منظور ہوگی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرائن مزاج سے یہ بات اونھون نے پائی ہوگی حضرت علیؓ واسطے درخواست نکاح بی بی فاطمہؓ کے حضور اقدس مین گیے اور حضرت فاطمہؓ کی خواستگاری کی آپنے مرحبا کہا اور خوش ہوے بعد ازین حکم خدا تعالی کا پونہچا کہ نکاح فاطمہؓ کا علیؓ سے کردو آپنے حضرت علیؓ کی درخواست پذیرا فرمائی اور حضرت علیؓ نے کہا کہ مہر کے قابل میرے پاس کچھ نہین ہی آپنے پوچھا کہ تمھارے پاس کیا کیا اسباب ہی اونھون نے بیان کیا کہ ایک زرہ لاغر ایک گھوڑا ہی آپنے زرہ کے بیچنے کا حکم دیا اور گھوڑے کے لیے ارشاد کیا کہ تمھین جہاد کی ضرورت ہی اوسے مت جدا کرو زرہ حضرت عثمانؓ نے چارسو اسی درم کو خرید لی اور زر قیمت ادا کر کے وہ زرہ بھی حضرت علیؓ کو پھیر دی

کر اسے بھی آپ رکھیے حضرت علیؓ سب دراہم زرہ کی قیمت حضور مین لائے آپ نے ایک
مٹھی حضرت بلال کو دی کہ ان درمون کی خوشبو فاطمہ کے لیے لے آؤ اور باقی اپنے
حضرت ام سلمہؓ کو دیکر فرمایا کہ اس سے جہیز یعنی خانہ داری کا سامان بی بی فاطمہ کا کردو ایک
پلنگ دو نہالی کتان کی دو چادر بُرد کی اور ایک تکیہ اور دو بازو بند چاندی کے اور
ایک مشک پانی بھرنے کی اور دو گھڑے مٹی کے اور چند چیزین اسی قسم کی طیار ہوئین
پھر آپ نے شرفا و اعیان مہاجرین و انصار کو ایک دن جمع کر کے خطبہ پڑھ کر نکاح حضرت
فاطمہؓ کا ساتھ حضرت علیؓ کے کر دیا اور مہر چار سو دینار چاندی کے باندھے جو حساب سے
ڈیڑھ سو تولہ ہوتے ہین اور نکاح سے پہلے خود حضور نے حضرت بی بی فاطمہ سے استیذان
کیا تھا یعنی پوچھا تھا کہ تمھارا نکاح علی سے کر دین وہ خاموش رہی تھین اور خاموشی
اونکی اذن قرار پائی جیسا کہ حکم ہی کہ سکوت بکر کا بوقت استیذان ولی اقرب کے اذن
ہی حصن حصین مین ہی کہ بعد ازان کہ بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کو آپ نے رخصت کر دیا
آپ اونکے گھر تشریف لیگئے اور پہلے حضرت فاطمہؓ سے پانی منگوایا وہ ایک قعب
مین پانی بھر لائین آپ نے اوس پانی مین کُلّی ڈالی پھر حضرت فاطمہؓ سے کہا کہ
آگے آؤ وہ آگے آئین آپنے پانی اونکے سر و سینے پر چھڑکا اور پھر حضرت فاطمہؓ
سے کہا پیٹھ پھیرو اونھون نے پیٹھ پھیری آپنے پانی اونکی پیٹھ پر چھڑکا اور
دعا کی اللّٰھُمَّ اِنِّیۡ اُعِیۡذُھَا بِكَ وَذُرِّیَّتَھَا مِنَ الشَّیۡطَانِ الرَّجِیۡمِ
الٰہی تیری پناہ مین کرتا ہون فاطمہ کو اور اوسکی اولاد کو شیطان مردود سے پھر
آپنے فرمایا پانی لاؤ حضرت علیؓ کہتے ہین مین سمجھا مجھے حکم ہی مین قعب مین پانی
لایا آپ نے پانی مین کُلّی ڈال کے حضرت علی کے اول سر و سینے پر پھر درمیان
دونون شانون کے چھڑکا اور مثل حضرت فاطمہؓ کے اونکے لیے بھی دعا کی اور
بوقت نکاح آپنے دونون صاحبون کے لیے خیر و برکت کی دعا کی اور پیدا ہونے

بکثرت طیبین اور طاہرین کے اونکی اولاد مین سے دعا فرمائی آپ نے فرمایا جَمَعَ اللّٰہُ شَملَکُمَا وَاَسْعَدَ جَدَّکُمَا وَبَارَکَ عَلَیْکُمَا وَاَخْرَجَ مِنْکُمَا کَثِیْرًا طَیِّبًا یعنی خدا تعالی تم دونون کو بخوبی اکٹھا رکھے اور تمھارا بخت بڑا کرے اور تم پر برکت کرے اور تم مین سے بہت طیب پاکیزہ پیدا کرے اور بعد نکاح کے ایک طبق چھوہارون کا منگوا کے حکم دیا کہ لوٹ لوف دعا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدا تعالی نے قبول فرمائی اور بنی فاطمہ مین ایسے طیبین طاہرین پیدا ہوئے کہ اور کسی کی اولاد مین نہین ہوئے ایمہ اطہار و کبار اولیا اللہ مثل حضرت غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی قدس اللہ سرہ العزیز کے کہ قدم اونکا سب اولیا کی گردن پر ہی اور یہ بات کہ میرا قدم سب اولیا کی گردن پر ہی حضرت ممدوح نے بحکم الٰہی کہی تھی اور سب اولیا اللہ اونکے علو شان کے معترف تھے شیخ محی الدین العربی نے فتوحات مکیہ مین بیان مقامات و مراتب تصرفات اولیا مین حضرت کو بہت بلند رتبہ اور قوی التصرف لکھا ہی امام مہدی خاتم الخلفاء الراشدین والایمۃ المجتہدین بھی بنی فاطمہ سے ہونگے امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد مین ف ہونا امام مہدی کا امام حسن رض کی اولاد مین اس مین دو نکتے ہین ایک یہ کہ حضرت ابراہیم کے بڑے بیٹے اسمعیل تھے اور اونسے چھوٹے اسحق تو جس طرح حضرت اسحق کی اولاد مین سب انبیا ہوئے اور اشرف الانبیا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وسلم حضرت اسمعیل خلف اکبر کی اولاد مین ہوئے اسی طرح سبط اصغر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد مین اور ایمہ اطہار ہوئے خاتم الایمہ والخلفاء الراشدین امام مہدی سبط اکبر حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد مین ہوئے دوسرا یہ کہ امام حسن رضی اللہ عنہ نے حسبۃً للہ واسطے محفوظی امت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مقتولی اور خونریزی سے خلافت کو چھوڑ دیا تھا اوسکے صلے مین اللہ تعالی نے اونکی اولاد مین خاتم الخلفا کو پیدا کیا جو ساری زمین کے بادشاہ

ذکر غوث اعظم حضرت غوث اعظم

ذکر ہونے امام مہدی کا امام حسن رضی اللہ عنہ کی اولاد مین اور بیان نکتہ کا اسی بات

ہوونگے اور امور دینیہ اور رفاہِ امت محمدیہ علی صاحبہا الصلوٰۃ والسلام اون کے عہد مین علی وجہ الکمال ظہور مین آویگی جس طرح حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنی جان وحیات سے خدا کے لیے درگذرے تھے اور ذبح ہونے کے لیے اپنے آپ کو دیدیا تھا اللہ جل جلالہ نے اونکی اولاد مین خاتم النبیین ایسے پیدا کیے کہ جان جہان ہوئے اور سبب اونکے حیات طیبہ اور حیاتِ ابدی کروڑون اشخاص نے حاصل کی اور تا بقاے عالم فیض اونکا رہیگا

س ۳ ہ

## فصل پانچوین غزوۂ اُحُد کے بیان مین

منجملۂ غزواتِ مشہورہ غزوۂ اُحد ہی شرح اوسکی یہ ہی کہ کفار قریش نے کہ بڑا رنج بسبب شکست کھانے اپنے بدر مین اور قتل مقتولین کے رکھتے تھے ایک لشکر بھاری مرتب کرکے بقصد انتقام مدینے پر فوج کشی کی مرضی مبارک مدینے سے باہر جانے کی نتھی قصد یہ تھا کہ شہر مین قائم رہکے فوج اعدا کو بوقت آنے اونکے دفع کرین اکثر صحابہ مثل حضرت حمزہ وسعد بن عبادہ ودیگر مردم اوس وخزرج کا یہ مشورہ ہوا کہ باہر نکل کے لڑئین ہرچند کہ بعض اصحاب انصار نے یہ بات بھی کہی کہ ہم نے پہلے سے یہ بات تجربہ کی ہی کہ جب کوئی لشکر مدینے پر چڑھ آیا ہی اور مدینے مین ہی قائم رہکے مدافعت کی ہی تو خواہی نخواہی فتح اہل مدینہ کی ہوئی ہی اور باہر نکل کے لڑائی مین اہل مدینہ کی فتح نہین ہوتی اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مرضی ہرگز باہر تشریف لیجانیکی نتھی لیکن اصحاب موصوفین نے کمال مبالغہ اسی بات مین کیا کہ باہر نکل کے ہی لڑنا چاہیے حتی کہ آپ برخلاف مرضی دولتخانے مین جاکے سلاح جنگ پہن کے باہر تشریف لائے اوسوقت اصحاب یہ سوچے کہ برخلاف مرضی مبارک اصرار مناسب نہین لہذا حضور مین عرض کیا کہ اگر آپ کا دل باہر جانے کو نہین چاہتا تو بہتر ہی مدینے مین ہی ٹھہر کے لڑائی کیجاوے آپنے فرمایا کہ جب پیغمبر سلاح جنگ بدن پر لگالے تب روا نہین کہ قبل جنگ بے حکم الہی سلاح کھولے اب مین ہتیار نہین اوتارونگا

اور آپ باہر کو روانہ ہوئے اور فرمایا کہ تم اگر ثابت قدم رہوگے خدا یتعالی تمھین فتح دیگا اور متصل جبل اُحد کے دونون لشکرون کا مقابلہ ہوا لشکر اسلام کی پشت پر ایک تنگنائی دو پہاڑون مین تھا اودھر سے اندیشہ اس بات کا تھا کہ دشمن پشت پر سے آکے حملہ کرین لہذا آپ نے عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کو ساتھ پچاس تیراندازون کے وہان متعین کیا اور کہا کہ اوس درے کی تم خبر رکھو اگر کفار اودھر سے قصد کرین تم تیرباران کرکے دفع کیجیو اور کسی حال مین خواہ ہماری فتح ہو خواہ شکست تم اوس جگہ سے مت ہٹیو اور لڑائی شروع ہوئی شجاعانِ لشکر اسلام نے داد مردانگی کی دی اور خون کفار سے اوس میدان کو لالہ زار کردیا اور کئی مرتبہ جانب درے سے کفار نے حملہ کرنا چاہا مگر بسبب تیراندازی ہمراہیان عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ کے قابو نہ پایا بالآخر کفار کو ہزیمت ہوئی یہان تک کہ ہندہ وغیرہ عورتین جو جانب کفار تھین ایسی پریشان ہوکے بھاگین کہ اونکی پنڈلیان کھل گئین خلخال نظر پڑے لشکر اسلام سے آگے بڑھا اور لوگ غنیمت مین مشغول ہوئے تب ہمراہیان عبد اللہ بن جبیر بھی آگے بڑھے ہرچند عبد اللہ بن جبیر رضی اللہ عنہ نے منع کیا نمانا کل دس آدمی اونکے ساتھ رہگئے تب خالد بن الولید نے کہ اوس زمانے مین کافر تھے درے کی جانب سے مع انبوہ کفار فراریون کے حملہ کیا سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ مع اپنے ہمراہیون کے شہید ہوئے اور پشت لشکر اسلام سے یکبارگی فوج کفار نے ایسا غلبہ کیا کہ اہل اسلام حیران ہوگئے اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی صدمہ زخمون کا پونہچا چہرۂ مبارک خون آلودہ ہوا دندان مبارک سامنے کا پتھر لگنے سے شہید ہوا اور ابن قمیہ ایک کافر آپ تک پہونچ گیا اور اوسنے آکے تلوار ماری آپ بسبب صدمۂ زخم کے اور بھی اس سبب سے کہ آپ دو زرہین پہنے تھے بہت بوجھ آپ پر تھا ایک غار مین گر پڑے اور ابن قمیہ نے پکار کے کہا کہ مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کیا اور شیطان نے بھی

جعال بن سراقہ کی صورت بنکر سارے لشکر مین اس خبر کو مشہور کیا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم مقتول ہوے تب
اکثر مسلمانون کے پانؤن اوکھڑ گئے اور صورت ہزیمت کی واقع ہوئی چند اصحاب مہاجرین
وانصار مثل حضرت ابوبکر و عمر و علی و طلحہ و اسید بن حضیر وغیرہ رضی اللہ عنہم قائم رہے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوس دن دو زرہین پہنے تھے نیچے جگہ سے اوپر آپ نے
چڑھنا چاہا وہان ایک پتھر تھا بسبب ضعف کے کہ زخمون سے آپ کو ہو گیا تھا اور
بسبب بوجھ زرہون کے آپ اوس پتھر پر نہ چڑھ سکے حضرت طلحہ تلے بیٹھ گئے اور کہا
کہ آپ میرے کندھون پر پانؤن رکھکر چڑھ جاوین آپ نے ایسا ہی کیا اور آپ
حضرت طلحہ سے بہت راضی ہوئے اور فرمایا اَوجَبَ طَلحَۃُ یعنی طلحہ نے اپنے
لیے جنت واجب کر لی حضرت بی بی فاطمہؓ بھی وہان جا پہنچین اونھون نے
بوریے کا ٹکڑا جلا کے زخم مین بھرا تب خون بند ہوا حلقے خود کے رخسار مبارک
مین گھس گئے تھے حضرت ابو عبیدہ بن جراح نے اپنے دانتون سے زور کرکے
اون حلقون کو نکالا پہلے ایک حلقے پر دانتون کو جما کے نکالا بسبب شدت زور کے
ایک دانت اونکا ٹوٹ گیا پھر دوسرے حلقے پر دانتون کا زور کرکے نکالا دوسرا
دانت بھی ٹوٹ گیا اون سے بھی حضرت بہت راضی ہوئے حال اوس ہنگامے
مین ستر آدمی اصحاب مین سے شہید ہوئے سید الشہدا حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ
عم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی شہید ہوئے شرح اونکے قصۂ شہادت کی
یہ ہے کہ جنگ بدر مین حضرت حمزہ کے ہاتھ سے کہ شجاع صفدر تھے خوب شجاعت
و کافر کشی ظہور مین آئی تھی طعیمہ بن عدی اور عتبہ باپ ہند زوجۂ ابوسفیان
کا انھین کے ہاتھ سے مارا گیا تھا اسی سبب سے جبیر بن مطعم نے کہ بھتیجا طعیمہ کا
اور مالک وحشی کا تھا وعدہ آزادی کا درصورت قتل کرنے حضرت حمزہ کے اور
ہند نے وعدہ انعام کا وحشی حبشی سے کیا تھا اور وہ وحشی بھی حربہ لگانے مین

حضرت طلحہ کا

شہادت حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ

خوب مشاق تھا سو وحشی سے صحیح بخاری مین روایت ہی کہ بروز اُحد معرکے مین مینے دیکھا
حضرت حمزہ کو کہ مانند شیر کے حملہ آور ہین اور میری طرف کو آتے ہین مین بھاگا اور کترا
کے ایک پتھر کی آڑ مین چھپ رہا اونھون نے مجھے نہین دیکھا جب میرے برابر پہونچے
مین نے اوسی کمین سے حربہ اپنا پھینک کر مارا اونکے زیر ناف لگا وہ میری طرف
جھپٹے دو چار قدم چلکے گر پڑے مین سمجھا کہ زخم کام کر گیا پھر مینے پاس جا کے حربہ اپنا
نکال لیا ہند جگر قتل حمزہ کی پا کے بہت خوش ہوئی اور نعش کے پاس پہونچ کے
مثلہ کیا یعنی ناک و کان کاٹے اور اعضاے تناسل بھی کاٹ ڈالے اور پیٹ چیر کے
جگر حضرت حمزہ کا نکال کے دانتون سے چبایا **حال** حضرت یمان والد حُذیفہ
رضی اللہ عنہم کے بھی جنگ اُحد مین شہید ہوئے گھبراہٹ مین مسلمانون کی تلوارین اوپر پڑین
حذیفہ رضی اللہ عنہ بہتیرا کہتے رہے میرا باپ ہی میرا باپ ہی کسی کے دھیان مین
نہ آیا **حال** اُبی بن خلف کہ کفار قریش مین ایک سردار تھا اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عناد رکھتا تھا ایک گھوڑا اوس نے پالا تھا اور کہتا تھا
آپ سے جب کہ آپ مکے مین تھے کہ مینے یہ گھوڑا تمھارے قتل کے لیے پالا ہی
مین اسپر سوار ہو کر تمھین قتل کرون گا آپ نے اوس سے فرمایا تھا کہ مین ہی
تجھے انشاءاللہ تعالی قتل کرون گا بروز اُحد وہ گھوڑا کوداتا ہوا آپ کے قصد پر آیا
صحابہ نے چاہا کہ آپ تک پہونچنے سے پہلے اوسے دفع کرین آپ نے فرمایا کہ
آنے دو جب وہ متصل آیا آپ نے ایک صحابی سے نیزہ لیکے اوسکے گلے مین
آہستہ سے مار دیا ایک زخم خفیف پوست خراش لگا وہ چلاتا بھاگا جب لشکر مین پہونچا
لوگون نے کہا کہ تیرے کچھ زخم ایسا نہین لگا ہی کیون ایسا چلاتا ہی اوس نے
کہا تم نہین جانتے کسکے ہاتھ کا زخم ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا زخم ہی اگر وہ مجھ پر تھوک بھی
مارتے بیشک مرجاتا بعد ازین وہ راہ مین موضع سرف مین واصل جہنم ہوا بیہقی نے

قتل ابی بن خلف

معجزہ

روایت کی ہی حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے کہ ایکبار مین رات کو بطن رابغ مین
جہان ابی بن خلف مرا تھا چلا جاتا تھا دیکھا کہ ایک شخص آگ کی زنجیرون مین بندھا ہوا
چلاتا ہی کہ مجھے پانی دو اور ایک نگہبان اوسکے ساتھ ہی وہ کہتا ہی خبردار اسے
پانی نہ دینا یہ قتل کیا ہوا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ کا ابی بن خلف کافر ہی
**حال** حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ معرکۂ جنگ مین جب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کو نہ دیکھا مجھے گمان ہوا کہ اللہ جل جلالہ نے بسبب ناخوشی کے ہم سے اپنے
پیغمبر کو آسمان پر اوٹھا لیا اور مینے کہا کہ اب زندگی مین کیا لطف ہی اور تلوار لیکے
کفار کے غول مین بہ نیت حصول شہادت گھس گیا اور تلوار مارتے مارتے غول کو
پریشان کر دیا اور یکبارگی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نظر پڑے حضور مین پہونچکر
حیات تازہ حاصل کی **حال** جو صحابہ کہ غزوۂ احد مین بھاگے اونکا قصور اللہ
جل جلالہ نے معاف فرمایا اسلیے کہ وہ لوگ مخلص جان نثار آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے تھے یہ قصور اون سے بمقتضاے بشریت ہوگیا تھا قرآن مجید مین
آیت عفو کی موجود ہی **حال** آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور جو اصحاب وہان
موجود تھے پہاڑ پر چڑھ گئے کافرون نے بھی چڑھنا چاہا آپ نے دعا مانگی
کہ الٰہی یہ چڑھ نسکین خدا یتعالی نے اونھین روک دیا کہ وہ چڑھ نسکے
بعد ازین ابو سفیان نے کہ افسر لشکر کفار ہی تھا پکار کے پوچھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہین آپنے
فرمایا کہ جواب نہ دو پھر اوسنے پوچھا کہ تم مین ابو بکر ہین آپنے فرمایا کہ جواب نہ دو
پھر اوسنے حضرت عمر کو پوچھا آپ نے تب بھی جواب دینے سے منع کیا تب ابو سفیان
نے چلا کے کہا کہ معلوم ہوتا ہی یہ تینون شخص مارے گئے حضرت عمر کو تاب نرہی
اور انھون نے چلا کے کہا کہ بفضلہ تعالی یہ تینون شخص زندہ ہین تیرے اوپر
رنج اندوہ ڈالنے کو پھر کہا کہ سال آیندہ بمقام بدر ہمارے تمہارے لڑائی ہوگی آپنے

فرمایا کہ کہدو بہت اچھا پھر ابوسفیان نے کہا اُعْلُ هُبَلُ بلند ہو تو ای ہُبل آپنے
اصحاب سے کہا جواب دو عرض کیا کہ کیا جواب دین فرمایا کہو اَللّٰهُ اَعْلٰی وَاَجَلُّ
صحابہ نے یہی کہا پھر ابوسفیان نے کہا عُزّٰی لَنَا وَلَا عُزّٰی لَكُمْ عزی ہماری ہی
اور تمھاری عزی نہین آپ نے فرمایا جواب دو صحابہ نے پوچھا کہ کیا جواب دین آپ
نے فرمایا کہو اَللّٰهُ مَوْلٰنَا وَلَا مَوْلٰى لَكُمْ اسہ ہمارا مولی ہی اور تمھارا کوئی مولی
نہین پھر ابوسفیان نے کہا کہ مقتولین مین تم مُثْلَہ پاؤ گے یعنی ناک اور کان اور اعضا کٹے
ہوئے سو مینے یہ حکم نہین دیا تھا اور مین اس باتسے ناخوش بھی نہین ہوا پھر ابوسفیان
مع اپنے لشکر کے مکے کو پھر گیا حال بعد مراجعت کفار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوپر سے
اوترے اور مقتولین مین حضرت حمزہ کو اوس حالت سے دیکھ کے بہت ملول ہوئے اور
مقتولین کو بے غسل وکفن اونھین خون آلودہ کپڑون سے دفن کر دیا اور ایک
ایک قبر مین دو دو شہیدون کو دفن کیا اور جسکو قرآن شریف زیادہ یاد تھا اوسے آگے
کیا بعد ازین مدینے کو معاودت فرمائی مدینے مین احوال جنگ سن کے بہت غم ہو رہا
تھا اور نسبت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جو خبر مشہور ہوئی اوسکا صدمہ
جان اہل مدینہ پر کہ عاشق زار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے زیادہ از حد تھا اور سب کو
تفتیش آپکی ہی صحت وسلامتی کی تھی اپنے عزیز وقریب کا کسی کو ایسا خیال نتھا حتی کہ
ایک بی بی انصاری کہ نام اونکا کبشہ بنت رافع تھا سعد معاذ کی ماں اور اون کا بیٹا
عمرو بن معاذ اوس لڑائی مین شہید ہوا تھا وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہی دریافت
حال کے لیے بیتاب تھین جب خبر آپکے حضور فرمانیکی سنی کہا مجھے قرار نہوگا جب تک
مین جمال مبارک اپنی آنکھ سے نہ دیکھ لون اور جھپٹ کے راہ مین پہنچین اور جمال
مبارک دیکھ کے کہا كُلُّ مُصِيْبَةٍ بَعْدَكَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ جَلَلٌ ہر مصیبت بعد آپ کی
سلامتی کے ای پیغمبر خدا بے حقیقت تھی آپ نے اون سے تعزیت اونکے بیٹے عمرو بن معاذ

کی کری اور فرمایا کہ تجھے بشارت ہو کہ تیرا بیٹا بہشت مین ہی اور سب شہیدون کے اقارب کو یہ خوشخبری سنا دو کہ اونکے اقارب جو شہید ہوئے بہشت مین ہین کبشہ نے کہا کہ جب یہ حال ہی تو جاے خوشی ہو آپ پس ماندون کے لیے دعا فرمائیے آپنے فرمایا اَللّٰھُمَّ اَذْھِبْ حُزْنَ قُلُوْبِھِمْ وَاَجُرْ مُصِیْبَتَھُمْ حال اللہ جل جلالہ نے شہدا کے لیے آیتین بھیجین اس مضمون کی کہ وہ زندہ ہین خدا کے نزدیک اونھین مردہ مت سمجھو خدا تعالی کے پاس سے وہ رزق پاتے ہین اور بسبب اون نعمتون کے جو اللہ تعالی نے اونھین دی ہین خوش ہین اور حدیث صحیح مین آیا ہی کہ اللہ تعالی نے شہدا کی ارواح کو سبز طائر کے قالب مین رکھکر اجازت دی ہی کہ بہشت مین جہان چاہین سیر کرین جو چاہین کھاوین اور رات کو سونے کی قندیلون مین کہ سایۂ عرش مین ہین جا رہتی ہین اور بھی حدیث صحیح مین وارد ہی کہ اللہ جل جلالہ نے شہدا کو حضور مین بلا کے اون سے کلام کیا عبد اللہ والد جابر رضی اللہ عنہ سے بالمشافہہ کلام کیا اور پوچھا کہ اگر تمھین کسی چیز کی خواہش ہو تو بیان کرو تمھین دیجاے اونھون نے عرض کیا کہ ہمین سب عمدہ نعمتین بہشت کی ملتی ہین ہمین اب کس چیز کی خواہش ہو لیکن بات کی البتہ خواہش ہی کہ ہم پھر دنیا مین بھیجے جاوین اور تیرے لیے پھر شہید ہون اللہ تعالی نے فرمایا کہ دنیا مین دوسری بار جانا نہین ہو سکتا لہذا یہ آرزو تمھاری حاصل نہو گی تب اونھون نے کہا ہمارا حال ہمارے بھائیون کو پونہچا دیا جاے تب اللہ تعالی نے یہ آیتین نازل کین وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ قُتِلُوْا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ اَمْوَاتًا آخر تک حال اور حضرت جابر سے روایت ہی کہ اونھون نے کہا کہ والد میرے بہت مقروض تھے اور چھوہارے باغ مین جو پیدا ہوئے اون سے مین نے چاہا کہ قرض ادا ہو جاوے لیکن میری دانست مین وہ واسطے اداے قرض کے کافی نتھے لہذا مین نے حضور مین عرض کیا کہ اگر آپ تشریف لے چلین تو غالبا بلحاظ آپ کے

ف ترجمہ یا اللہ دور کر غم اون کے دلون کا اور بدلا دے اون کی مصیبت کا منہ ۱۲ رحمۃ اللہ علیہ

بیان فضیلت شہداے احد

قرض والے کچھ رعایت کرین آپ تشریف لائے قرض والے آپکو دیکھ کے اور بھی تقاضے
مین گرم ہوئے آپ نے یہ حال ملاحظہ فرمایا اور گرد بڑے خرمن کے تین بار پھرے
پھر اوس خرمن کے پاس بیٹھ گئے اور قرض والون کو پیمانے سے ناپ ناپ کے
دینا شروع کیا ایک ہی خرمن سے سب قرض ادا ہوگیا ایک حبہ باقی نرہا اور وہ
خرمن بھی ویسا ہی تھا جیسا پہلے سے تھا سبحان اللہ کیا عظمت اور برکت تھی
جناب سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ جابر رضی اللہ عنہ سب خرمنون سے
ادا ہو جانا قرض کا دشوار سمجھتے تھے بسبب برکت آپ کے ایک ہی خرمن سے سب قرض
ادا ہوگیا اور اوس خرمن سے بھی کچھ کم نہوا **ف** یہ جو عوام مین مشہور ہی کہ چہاردہم
شعبان کو جسکی شام کو شب برات ہوتی ہی غزوۂ اُحد واقع ہوا اور آپ نے بسبب ٹوٹنے
دانت کے اوسدن حلوا کھایا تھا محض غلط ہی کسی مورخ نے یہ بات نہین لکھی ہی بلکہ
وقوع اس غزوے کا ساتوین یا گیارہوین شوال مین ہی البتہ شب برات مین آپ نے
واسطے شہدائے اُحد کے استغفار کیا ہی جیسا کہ اہل بقیع کے لیے بھی استغفار کیا ہی پس
شب برات مین شہدائے اُحد اور اور اموات کے لیے استغفار کرنا اور اونکو ثواب پہنچانا
مطابق سنت کے ہی **حال** بعد روانہ ہونے آپکے مدینہ طیبہ مین خبر پہنچی کہ
ابوسفیان بعد پھرنے کے پشیمان ہوا اور کہنے لگا کہ غلبہ ہم نے پایا تھا محمد کا کام
کیون تمام نہین کیا اب وہ مع لشکر پھر آتا ہی آپ نے یہ خبر سنتے ہی حکم دیا کہ لشکر
بتعاقب ابوسفیان روانہ ہو اور خود بنفس نفیس مع لشکر روانہ ہوئے اور انہین
لوگون کو ہمراہ لیا جو شریک غزوۂ احد تھے باآنکہ وہ لوگ خستہ اور زخمی تھے حسب الحکم
بمردانگی روانہ ہوئے آیہ اَلَّذِیْنَ اسْتَجَابُوْا لِلّٰهِ وَالرَّسُوْلِ مِنْۢ بَعْدِ مَاۤ اَصَابَهُمُ
الْقَرْحُ ۛؕ لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوْا مِنْهُمْ وَاتَّقَوْا اَجْرٌ عَظِیْمٌ ۝ اونکی شان مین ہی
ابوسفیان نے جب یہ حال سنا ڈر گیا اور ہمراہیون نے اوسکے کہا کہ نام فتح کا ہوچکا

معجزہ ۳۱ جابر رضی اللہ عنہ کے خرمن مین برکت

سے عن ابن ہشام غزوۂ احد ۔۔۔ شوال ۔۔۔

ذکر غزوۂ حمراء الاسد

[illegible]

پھرتے مین کہین ایسا نہو کہ بات اولٹ جاوے ابوسفیان سنے مدینے کی طرف رخ نکیا اور بعجلت سکے کو روانہ ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم چند منزل تعاقب کر کے باشوکت عظمت مدینۂ طیبہ کو واپس تشریف لائے منزل حمراء الاسد تک آپ تشریف لیگئے تھے لہذا یہ سفر غزوہ حمراء الاسد کہلاتا ہے

## فصل چھٹی غزوہ بدر ثانی کے بیان مین

ابوسفیان اُحد سے پھرتے وقت کہگیا تھا کہ سال آیندہ مین بدر پر پھر لڑائی ہوگی جب وہ زمانہ قریب ہوا اور ابوسفیان لڑائی کے لیے بدر تک نہ آسکا اوسنے یہ چاہا کہ ایسی صورت ہو کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی بدر پر نجاوین تاکہ اون سے نجات ہو اوس نے ایک شخص کو کہ نعیم بن مسعود نام تھا مدینے کی طرف بھیجا کہ اصحاب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر پونچادے کہ ابوسفیان سنے بہت لشکر جمع کیا ہے اور بدر پر آیا چاہتا ہے اوس شخص سنے مدینے مین آکے اہل اسلام سے وہ بات کہی اونھون نے سن کے کہا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ہمین اللہ کافی ہے اور وہ اچھا کام بنانے والا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر کہ ڈیڑھ ہزار آدمی تھے بدر کو تشریف لیگئے ابوسفیان مارے ڈر کے نآیا اور آپ سنے مع لشکر چند روز وہان مقام کیا اور وہان اصحاب سنے بتجارت اموال بہت نفع حاصل کیا چنانچہ حضرت عثمانؓ سے منقول ہے کہ ہر دینار پر مجھے ایک دینار نفع ہوا پر وہان سے خوش وخرم بے جنگ ورنج پھر آئے یہ آیتین اَلَّذِيْنَ قَالَ لَهُمُ النَّاسُ اِنَّ النَّاسَ قَدْ جَمَعُوْا لَكُمْ فَاخْشَوْهُمْ فَزَادَهُمْ اِيْمَانًا وَّقَالُوْا حَسْبُنَا اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَكِيْلُ ۝ فَانْقَلَبُوْا بِنِعْمَةٍ مِّنَ اللّٰهِ وَفَضْلٍ لَّمْ يَمْسَسْهُمْ سُوْٓءٌ وَّاتَّبَعُوْا رِضْوَانَ اللّٰهِ وَاللّٰهُ ذُوْ فَضْلٍ عَظِيْمٍ ۝ اسی حال کے بیان مین ہین

## فصل ساتوین سریۂ رجیع کے بیان مین

جب مشرکین غزوۂ اُحد سے پھر کے مکے مین پونچے سفیان بن خالد ہذلی لحیانی کچھ لوگ

قبیلۂ عضل اور قارہ کے ساتھ لیکے واسطے تہنیت فتح کے پاس قریش کے مکے مین آیا
وہان اوسنے سُنا کہ سلافہ بنت سعد طلحہ بن ابی طلحہ کی زوجہ نے کہ اوسکے چار بیٹے
اور شوہر اُحد مین مارے گئے تھے یہ شہرت دی ہی کہ جو کوئی عاصم بن ثابت کا سر لاوے
مین اوسے سو اونٹ بہت اچھے دون عاصم کے ہاتھ سے اوسکے دو بیٹے مارے گئے
تھے اس لیے سلافہ نے نذر کی تھی کہ مین عاصم کے کاسۂ سر مین شراب پیونگی سفیان
بن خالد کو سو اونٹون کی طمع ہوئی اوسنے اپنے گھر پھر کے سات آدمی عضل اور قارہ کے
مدینے مین بھیجے اونھون نے بموجب کہنے سفیان کے یہ فریب کیا کہ ظاہر مین مسلمان
ہوگئے اور حضور اقدس مین عرض کیا کہ ہمارے ساتھ اپنے اصحاب مین سے چند
آدمی ساتھ کر دیجیے کہ ہماری قوم کو قرآن مجید سکھا دین اور کوشش اس بات مین کی کہ
عاصم کو آپ ساتھ کر دین اور ثابت بن ابی الافلح عاصم کے باپ کے گھر جا کر ٹھہرے اور
عاصم سے بہت محبت کا اظہار کیا اون سے کہتے کہ اگر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
تمھین ہمارے ساتھ کر دین تو بہت خوب ہی آخر کار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے دس آدمی اونکے ساتھ کر دیے اور عاصم کو اونکا سردار کر دیا وہ دسون
آدمی ساتھ اون ساتون کے روانہ ہوئے جب درمیان عسفان اور مکے
کے آئے ایک نے اون ساتون مین سے جا کے سفیان بن خالد کو خبر دی
وہ دو سو آدمی لیکر چڑھ آیا عاصم مع اپنے ساتھیون کے فدفد پر کہ ایک اونچا
ٹیلا تھا چڑھ گئے جب دشمن اونکے قریب پونہچے عاصم نے اپنے ساتھیون سے
کہا کہ حصول شہادت کو غنیمت سمجھو اور سب لڑائی کے لیے مستعد ہوئے کافرون
نے کہا کہ ہم سے لڑنے کا قصد نکرو تم ہم سے مقابلہ نہین کر سکتے عاصم نے
کہا کہ ہمین مارے جانے کا ڈر نہین دین کے لیے سر دینا ہمارا کام ہی کفار نے
عاصم سے کہا کہ جلدی نکرو اور اپنی جان کو ہلاک نکرو ہم تمھین امان دینگے

عضل بعین مہملہ مفتوحہ و ضاد معجمہ مفتوحہ و قارہ بقاف و رای مہملہ دونون نام قبیلے کے ہین ۱۲ منہ

عاصم نے کہا کہ مین مشرک کی امان لینا نہین چاہتا اور مین نے سُنا ہی کہ سلافہ نے
قسم کھائی ہی کہ میرے کاسۂ سر مین شراب پیے یا اللہ تو ہمارے حال کی اپنے پیغمبر
صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر دے سو اللہ جل جلالہ نے یہ دعا اونکی قبول کی اور
اون کے حال کی آپ کو خبر دی اور عاصم نے پہلے تیر کفار کے مارے جب تیر
ختم ہو گئے تیزے سے لڑے جب نیزہ ٹوٹ گیا تب تلوار لی اور یہان تک لڑے
کہ شہید ہوئے اور دعا کی کہ الٰہی مینے تیرے دین کی حمایت کے لیے جان دی تو میرے
بدن کو بچا کہ کفار کے ہاتھ نہ لگے بعد ازین کفار نے چاہا کہ اونکا سر کاٹ لین تاکہ
سلافہ کے پاس لیجاوین خدا تعالیٰ نے شہد کی مکھی کا لشکر بھیجا پاس بدن مبارک حضرت
عاصم کے اونھون نے جُھرمٹ باندھا کسی کافر کو پاس پھٹکنے نہ دیا جب رات ہوئی خدا تعالیٰ
نے ایک سیلاب ایسا بھیجا کہ بدن حضرت عاصم کا بہا لے گیا کافر خائب و خاسر
رہے جب سلافہ کے پاس سفیان بن خالد نے آدمی بھیجا کہ سو اونٹ بھیجدے ہم نے
عاصم کو قتل کیا سلافہ نے کہلا بھیجا کہ میری شرط یہ تھی کہ عاصم کا سر یا عاصم کو جیتا لاؤ
سو تم نے دونون باتون مین سے ایک بات بھی نکی مین اونٹ ہرگز نہ دونگی حال
باقی عاصم کے ساتھیون کا یہ حال ہوا کہ چہ شخص اور لڑکے شہید ہو گئے اور خبیب بن عدی
اور عبد اللہ بن طارق اور زید بن دثنہ یہ تین صاحب کافرون کے بہکانے سے
اون کی امان مین آکے پہاڑ پر سے اوترے کفار نے بدعہدی کر کے اونکے ہاتھ
کمان کے چلے سے باندھے عبد اللہ بن طارق نے جب غدر اونکا دیکھا اپنے ہاتھ اپنے
کھول کے تلوار کھینچی اور کفار سے قتال شروع کیا کافر اونکے حملۂ شیرانہ سے حیران
ہو گئے اور پتھر برسا کے اونھین شہید کیا اور حضرت خبیب اور زید کو کفار اسیر کر کے
لے گئے خبیب کو حارث بن عامر بن نوفل کے بیٹون نے سو اونٹ دے کے
مول لیا تھا کہ جو حارث اپنے باپ کے کہ خبیب کے ہاتھ سے مارا گیا تھا قتل کرین

معجزہ

اور زید کو صفوان بن امیہ نے بعوض پچاس اونٹ کے لے لیا اس لیے کہ عتبہ اپنے باپ کے عوض کہ زید نے اوسے قتل کیا تھا مار ڈالے دونون صاحب مین ماہ ذی قعدہ پونہچے تھے بانتظار گذر جانے اشہر حرم کے انھین قید رکھا صحیح بخاری مین ہی کہ خبیب نے ایکبار استرہ واسطے بال لینے کے حارث کے ایک بیٹے سے مانگ لیا تھا اوسی حالت مین ایک لڑکا اوسکا خبیب کے پاس جا پونہچا خبیب نے اوسے اپنے زانو پر بٹھلا لیا اوس عورت کو ڈر ہوا کہ یہ قیدی ہی کہین میرے بیٹے کو مار نڈالے خبیب نے کہا کہ مت ڈرو مین ایسا نکرون گا بچے کو قتل نکرون گا وہ عورت کہتی ہی کہ مینے خبیب سے بہتر کوئی قیدی نہین دیکھا مینے خبیب کو حالت قید مین انگور کھاتے دیکھا اور اون دنون مکے مین کوئی میوہ نتھا اور خبیب زنجیرون مین قید تھے وہ انگور رزق آلہی غیبی تھا کہ خدا تعالی نے خبیب کو بھیجا تھا بعد گذر جانے ماہہاے حرام کے موضع تنعیم مین کہ خارج حرم سے ہی خبیب اور زید دونون کو سولی دی خبیب نے کفار سے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دو کہ مین دو رکعت نماز پڑھ لون کفار نے مہلت دی حضرت خبیب نے دو رکعت نماز پڑھ لی مقتولان بے گناہ کے لیے یہ نماز اونہون سے سنت قائم کر دی بعد ازان اونہون نے یہ شعر پڑھے

وَلَسْتُ اُبَالِیْ حِیْنَ اُقْتَلُ مُسْلِمًا　　عَلٰی اَیِّ شِقٍّ کَانَ لِلّٰہِ مَصْرَعِیْ

وَذٰلِکَ فِیْ ذَاتِ الْاِلٰہِ وَاِنْ یَّشَاْ　　یُبَارِکْ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٖ

ترجمہ مجھے کچھ پروا نہین جبکہ مین مارا جاتا ہون مسلمان کسی کروٹ پر ہو خدا کے لیے میرا مارا جانا اور یہ قتل میرا خدا کے لیے ہی اور اگر خدا تعالی چاہے برکت کرے عضو پارہ پارہ ہوے ٹکڑون مین خبیب کو سولی پر چڑھایا اور قبلے سے منھ پھیر دیا خبیب نے کہا کہ کچھ مضائقہ نہین ہی فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰہِ پھر خبیب

کہا کہ اگر تم دین اسلام چھوڑ دو تو ہم تمھین چھوڑ دین خبیب نے کہا کہ اگر تمام روی زمین
مجھے دین تو بھی مین اسلام سے نہ پھرون ایک جان کیا سو جان اسلام کے
قربان کافرون نے کہا کہ تمھارا جی چاہتا ہی کہ تمھارے بدلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو سولی ہو اور
تم اپنے گھر سلامت چلے جاؤ خبیب نے کہا کہ میرا دل ہرگز نہین چاہتا کہ مین گھر مین
ہون اور جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے پانوں مین ایک کانٹا چبھے پھر مقتولان
بدر کی اولاد واقارب چالیس آدمی نے نیزے ہر طرف سے حضرت خبیب کے
مارنے شروع کیے اوسوقت مُنہ حضرت خبیب کا قبلے کی طرف ہو گیا اونھون نے
کہا شکر خدا کا جس نے میرا منہ اوس قبلے کی طرف کر دیا جو اوس نے اپنے رسول
کے لیے اور مسلمانون کے لیے پسند کیا ہی اور حضرت خبیب نے کہا کہ الٰہی یہان
سب دشمن ہین کوئی دوست نہین کہ میرا اسلام تیرے دوست کو پہونچا دے
تو ہی میرا اسلام اپنے حبیب کو پہونچا زید بن اسلم رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ
مین مجلس شریف مین ساتھ ایک جماعت اصحاب کے حاضر تھا آپ پر آثار وحی
ظاہر ہوئے بعد ازان آپ نے فرمایا کہ خبیب کو کافرون نے قتل کیا اور یہ
جبرئیل امین اوسکا سلام مجھے پہونچاتے ہین پھر آپ نے فرمایا علیہ السلام
ورحمۃ اللہ پھر حضرت زید کو سولی دی اونھون نے بھی پہلے دو رکعت نماز
پڑھی اور جیسے گفتگو کفار نے حضرت خبیب سے کی تھی ویسے ہی اون سے
بھی کی اور ویسا ہی جواب پایا حضرت خبیب کی نعش کو سولی پر ہی لٹکا رکھا
حال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب سے فرمایا کہ کوئی ہی
خبیب کی نعش کو سولی پر سے اوتار لائے حضرت زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہما
نے اس کام کا اقرار کیا اور روانہ ہوئے دن کو چھپ رہتے اور رات کو چلتے
یہانتک کہ پاس نعش کے پونہچے چالیس آدمی محافظت کے لیے اطراف ارمین

سوتے تھے اونھون نے آہستہ خبیب کو سولی پر سے اوتارا اور گھوڑے پر رکھکے
لے چلے چالیس دن اونکے قتل سے گذرے تھے بدن اونکا ویساہی تازہ تھا
اور زخمون سے خون ٹپکتا تھا اور مشک کی خوشبو آتی تھی صبح کو قریش نے خبر پائی
ستر سوار دوڑائے جب پاس اون دونون صاحبون کے پونہچے حضرت زبیر نے
نعش خبیب کی زمین مین رکھہ دی فورًا زمین اوسے نگل گئی حضرت خبیب کو بلیع الارض
اسی لیے کہتے ہین حضرت زبیر نے کفار کی طرف منہ کرکے کہا کہ مین زبیر بن العوام
ہون اور ماں میری صفیہ بنت عبد المطلب ہی اور یہ میرے رفیق مقداد بن الاسود ہین
تمھارا جی چاہے تو تیرون سے لڑلو اور کہو اوترکے تلوار نیزے سے لڑلین
اور چاہو پھر جاؤ کفار پھر گئے حضرت زبیر اور مقداد نے حضور اقدس مین جاکے
حال عرض کیا جبرئیل نے مجلس شریف مین آکے بیان کیا کہ تمھارے اون دونون
یارون کی فرشتون مین تعریف ہو رہی ہی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو
عاصم اور اونکے ہمراہیون کے قتل کا بڑا رنج ہوا اور عبد اللہ بن انیس انصاری
کو واسطے قتل سفیان بن خالد ملعون کے مامور کیا وہ سفیان کو پہچانتے نتھے
آپ نے اوسکی شکل بیان فرمائی اور ارشاد کیا کہ اوسکے دیکھتے ہی تمھارے
دل مین خوف آوے گا عبد اللہ بن انیس نے اجازت لی کہ جو جی مین آوے
اوسکے سامنے کہین اور تلوار لیکے روانہ ہوئے بعد قطع منازل بطن عرنہ مین
پونہچے وہان اوس کافر کو دیکھا اور موافق نشان دہی جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے پہچانا اور اوسکے پاس گئے اوسنے پوچھا تم کون ہو عبد اللہ نے
کہا کہ مین قوم خزاعہ مین سے ہون مینے سُنا کہ آپ لشکر محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے لڑنے کو طیاری
کرتے ہین مین بھی حاضر ہوا ہون کہ شریک ہون اور بہت خوش آمد کی باتین
کین کہ سفیان بہت راضی ہوا عبد اللہ اوسکے خیمے مین داخل ہوئے اور موقع پاکر

معجزہ ۳۵

شیخ قتل سفیان بن خالد

۵۱

سر اوسکا کاٹ کے مدینے کو روانہ ہوئے اور راہ مین ایک غار مین چھپ رہے خدا تعالی کے حکم سے اوس غار مین مثل غار ثور کے مکڑی نے جالا پور دیا جب سفیان کی قوم کو خبر ہوئی عبد اللہ کی تلاش مین چھپٹے بہتیرا تلاش کیا نہ پایا پھر گئے عبد اللہ غار سے نکلکر روانہ ہوئے اور منازل قطع کر کے حضور اقدس مین پوہنچے سر اوس لعین کا زیر پاے مبارک ڈال دیا آپ اور اصحاب بہت خوش ہوئے لکھا ہی کہ آپ نے ایک عصا عبد اللہ بن انیس کو دیا اور فرمایا کہ یہ عصا بہشت مین ہاتھہ مین رکھیو اس طرح اونکو آپنے خوشخبری جنت کی دی وہ عصا عبد اللہ کے ہر وقت ساتھہ رہتا تھا یہانتک کہ بوقت گور اونھون نے اپنے ساتھہ کفن مین رکھوا لیا

## فصل آٹھوین قصۂ بیر معونہ کے بیان مین

ابو برا عامر بن مالک بن جعفر کہ مشہور بملاعب الاسنۃ تھا نجد کا رہنے والا قوم بنی عامر مین سے وہ حضور اقدس مین حاضر ہوا آپنے اوسے اسلام لانے کے لیے ارشاد کیا وہ مسلمان تو نہوا مگر دین اسلام کی اوسنے تعریف بہت کی اور کہا مین مسلمان ہو جاتا مگر مجھے قوم کا خیال ہو آپ کچھہ لوگ میرے ساتھہ کر دین کہ وہ میری قوم کو دعوت اسلام کرین اگر وہ مسلمان ہو جاوینگے مجھے کچھہ تامل نہو ویگا آپ نے فرمایا کہ مجھے اہل نجد کا ڈر ہو اوس نے کہا کچھہ ڈر نہین مین اپنی پناہ مین لے لونگا آپ نے ستر آدمی اپنے اصحاب مین سے کہ قرا کہلاتے تھے یعنی قرآن مجید پڑھنے والے اونکے ساتھہ کر دیے اکثر وہ انصار مین سے تھے اور بعضے مہاجرین وہ لوگ بہت بزرگ اور مقبول اصحاب مین تھے دن کو لکڑی اور پانی ازواج مطہرات کے حجرون مین پوہنچاتے اور رات کو نماز اور ذکر اور تلاوت قرآن مجید مین مشغول رہتے منذر بن عمرو کو اونپر امیر کیا اور ایک نامہ رؤساے نجد اور بنی عامر کو لکھہ کے اوسے دیدیا عامر بن مالک کا ایک بھتیجا تھا عامر بن طفیل بن مالک اوسکو اہل اسلام سے کمال عداوت تھی جب یہ اصحاب بیر معونہ مین پوہنچے اونٹ عمرو بن امیہ ضمری اور حارث بن صمہ

ابو برا ... بن مالک ... [illegible]
[illegible]

کو دیے کہ چراگاہ کو لیجاوین اور خط حرام بن ملحان کو دیا کہ بنی عامر کو پہونچاوین حرام دو آدمی اور ساتھ لے کے خط پہونچانے کو پاس عامر بن طفیل کے گئے حرام جب متصل اوس قوم کے پہونچے اپنے ساتھیون سے کہا کہ مین پہلے جاتا ہون اگر مجھے امان ہو تم بھی آئیو اور وہان جا کے حرام نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام لیکے آیا ہون مجھے اداے رسالت کے لیے امان دیتے ہو ایک کافر نے حرام کے پس پشت سے آکے ایسا نیزہ مارا کہ دوسری طرف سے نکل آیا حرام نے کہا فُزْتُ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یعنی مین مقصود کو پہونچ گیا قسم ہے مالک کعبے کی اور عامر بن طفیل نے بنی عامر سے واسطے لڑائی کے ساتھ اصحاب موصوفین کے کہا اونھون نے بخیال امان عامر بن مالک کے قبول نکیا تب اوس کافر نے قبائل سُلَیم اور عُصَیّہ اور رِعل و ذکوان کے پاس آدمی بھیج کے بلایا اور لشکر انبوہ لیکر بیر معونہ کو جا کے گھیر لیا وہ اصحاب سب لڑے یہان تک کہ سب شہید ہوگئے حضرت عامر بن فُہَیرہ کہ غلام حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے تھے اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے ابتداے اسلام مین اونکو خرید کر کے آزاد کر دیا تھا اور ہجرت مین وہ بھی رفیق آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے تھے بھی شہید ہوئے اور اونکی یہ کرامت اوسوقت نمایان ہوئی کہ فرشتے اونکی نعش کو آسمان پر لیگئے سب کافرون نے یہ بات دیکھی حال حارث بن صمہ اور عمرو بن امیہ جب اونٹ چراگاہ سے پھیر کے لائے دور سے غبار اپنے لشکر کی جگہ پر اور جانور اوڑتے ہوئے اور کافرون کے سوارون کو کھڑا دیکھا آپس مین مشورہ کیا عمرو بن امیہ نے کہا کہ چل کے اس حال کی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خبر کرین حارث نے کہا نہین شہادت مفت ملتی ہے کاہیکو چھوڑین اور لڑے یہان تک کہ دو کافر حارث نے قتل کیے بالآخر کافرون نے دونون کو اسیر کیا اور جان کی پناہ دی اسپر بھی حارث نے دو آدمی اور قتل کیے اور شہید ہوئے اور عمرو بن اُمیہ کو عامر بن طفیل نے پیشانی کے بال کاٹ کر چھوڑ دیا

معجزہ ۳۶

اوسکی ماکے ذمے ایک غلام کا آزاد کرنا تھا اوس مین چھوڑنا عمرو بن امیہ کا محسوب کیا عامر بن طفیل نے عمرو بن امیہ سے ایک ایک مقتول کو اہل اسلام کے پوچھا عمرو نے ہر ایک کا حال بیان کیا کہا تمھارے یارون مین کوئی گم تو نہین ہی عمرو نے کہا کہ عامر بن فہیرہ رضی اللہ عنہ نہین ہین کہا وہ کون تھے عمرو نے کہا کہ وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سابقین اصحاب مین تھے عامر بن طفیل نے کہا کہ مین نے دیکھا کہ اونکو بعد قتل کے آسمان پر اوٹھا لیگئے **حال** قاتل حضرت عامر بن فہیرہ کا کہ ایک شخص بنی کلاب مین سے تھا جابر بن سلمی نام وہ کہتا ہی کہ مینے نیزہ عامر کے مارا اور وہ پار ہو گیا عامر نے کہا فُزْتُ وَاللّٰهِ یعنی پالیا مینے قسم خدا کی اور مینے دیکھا کہ عامر کو آسمان پر لیگئے مینے عامر کے کلام مین تامل کیا کہ کس چیز کو پالیا ضحاک بن سفیان کلابی سے جا کے پوچھا اونھون نے کہا کہ مطلب یہ ہی کہ جنت کو پالیا مین نے ضحاک سے کہا کہ اسلام مجھے تلقین کرو اور مین بسبب مشاہدۂ احوال حضرت عامر کے مسلمان ہو گیا ابو براء عامر بن مالک کو اس قصے سے کہ اوسکی امان مین اوسکے بھتیجے نے فتور ڈالا بہت رنج ہوا اور اونھین روزون مین وہ مر گیا اور عامر بن طفیل کے سر مجلس ربیعہ بن ابی براء نے نیزہ مارا اوس سے تو وہ نہ مرا مگر طاعون سے کہ ایک پھوڑا بڑی قسم کا اوسکے نکلا تھا مر گیا اوسنے براہ حماقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کہلا بھیجا تھا کہ یا تو ملک مجھے بانٹ دو کہ ملک زمین نرم یعنی دیہات کا اور جنگل تمھارے حصے مین رہے اور شہر میرے حصے مین یا مجھے اپنا خلیفہ بعد وفات کے کرو وہ نہین تو مین بڑا لشکر لا کے تم سے لڑون گا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ عَامِرًا یا اللہ تو خود کام تمام کردے عامر کا مجھ تک نوبت نہ آوے تب وہ طاعون سے مر گیا **حال** عمرو بن امیہ ضمری وہان سے پھرے راہ مین دو شخص مشرک بنی عامر کے اونھین ملے عمرو نے اون

دونون کو قتل کیا دل مین سمجھے کہ یہ بھی ایک طرح کا انتقام ہی عامر بن طفیل سے جسنے سب اصحاب بیر معونہ کو قتل کرایا تھا اور وہ دونون مشرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امان مین تھے اس بات کی عمرو بن امیہ کو خبر نتھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس قتل کی نسبت کہ بخطا واقع ہوا دیت تجویز کی اور بنی عامر اور یہود بنی نضیر ہم عہد تھے لہذا آپ کو منظور ہوا کہ بمشورت اونکے اس معاملۂ دیت کو طی کرین اور یہ امر سبب غزوۂ بنی نضیر کا ہوا

## فصل نوین غزوۂ بنی نضیر کے بیان مین

سنہ ۴ھ

بعد تشریف آوری آپکے مدینے تین یہود بنی قریظہ و بنی نضیر نے کہ ہر واحد اونمین سے ایک محلے مین باہر مدینے کے رہتے تھے آپ سے عہد باندھا تھا کہ ہم آپکے ساتھ موافق رہین گے کچھ بدخواہی نکرین گے اور آپ کے دشمن کی مدد نکرینگے بعد قتل کرنے عمرو بن امیہ ضمری کے دو مشرک بنی عامر کو جیسا کہ اوپر ذکر ہوا آپ واسطے مشورت معاملۂ دیت کے محلۂ بنی نضیر مین تشریف لیگئے اور اون سے اوس معاملے مینا کہا اونھون نے کہا کہ آپ ہمارے یہان تشریف لائے ہاین ہم آپکی ضیافت کرینگے آپ تشریف رکھین بعد فراغت کھانے سے اس امر مین عرض کرینگے اور آپ کو ایک دیوار کے تلے بٹھلایا پھر اون ملاعین نے یہ تجویز کی کہ دیوار سے ایک پتھر لڑھکا کر آپ کو قتل کرین اللہ تعالی نے بوساطت جبرئیل علیہ السلام کے آپ کو اس بات سے مطلع کردیا آپ وہان سے اس طرح اوٹھے جس طرح کوئی قضائے حاجت کے لیے اوٹھتا ہی اور مدینے کو روانہ ہوئے اصحاب ہمراہی بھی جب آپکی مراجعت مین دیر ہوئی اور معلوم کیا کہ آپ تشریف لیگئے مدینے کو چلے گئے آپنے بنی نضیر کو کہلا بھیجا کہ تم نے ارادہ فاسد میرے لیے کیا تھا غدر اور نقض عہد تمھاری طرف سے متحقق ہوا اسلیے تمھین یہ حکم ہی کہ یہان سے نکل جاؤ دس دنکی مہلت ہی بعد دس دن کے جو رہے گا اوسکی گردن ماری جائیگی یہود نے نمانا اور لڑائی کے لیے طیار ہوگئے

تب آپ نے بنی نضیر پر لشکرکشی کی اونکی گڑھی کو جا گھیرا اور محصور کرکے اونکی حالت تنگ کی **حال** یہود کو درخت خرما کہ متصل اونکی گڑھی کے تھے بہت محبوب تھے مثل اولاد کے باین خیال کہ اگر یہ درخت کاٹ ڈالے جاوینگے تو اونکی روح پر صدمہ ہوگا آپ نے حکم درختوں کے کاٹنے کا دیا اصحاب نے درخت کاٹنے شروع کیے بعضوں نے قسم عمدہ درخت کاٹے باین نیت کہ اونکے کٹنے سے کافروں کو رنج ہوگا اور بعضے اصحاب نے بُری قسم کے کاٹے باین نیت کہ اونکو یقین کامل اس بات کا تھا کہ اہل اسلام کی فتح ہوگی اور سب اموال بنی نضیر کے اہل اسلام کے قبضے مین آوینگے عمدہ قسم مسلمانون کے لیے بچ رہے اللہ تعالی کو دونوں فعل بمقتضاے حسن نیت پسند ہوئے اور دونوں کو خدا تعالی نے اپنا حکم فرمایا مَا قَطَعْتُم مِّن لِّينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَىٰ أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ۝ جو کاٹی تمنے ایک قسم درخت خرما کی یا چھوڑی قائم اپنی جڑون پر سو بحکم خدا ہی اور لیے کہ رسوا کرے نافرمانون کو اور صحیح بخاری مین ہی کہ آپ نے درختون کے جلانے کا بھی حکم دیا تھا چنانچہ کچھ درخت وہان جلائے بھی گئے اسی باب مین حضرت حسان بن ثابت کا یہ شعر ہو وَهَانَ عَلَى سَرَاةِ بَنِي لُؤَيٍّ ۞ حَرِيقٌ بِالْبُوَيْرَةِ مُسْتَطِيرُ ترجمہ آسان ہوا سرداران بنی لوی پر آگ لگادینا بویرہ مین کہ شرارے اوسکے اوڑتے تھے بویرہ اوس جگہ کا نام ہی جہان درخت خرما بنی نضیر کے تھے اور لوی بیٹے سے ایک جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اجداد مین ہین بنی لوی اونکی اولاد **حال** انصار کے دو قبیلے تھے اوس اور خزرج اون مین ہمیشہ باہم لڑائی رہتی تھی اور بنی قریظہ اوس سے ہم عہد تھے اور بنی نضیر خزرج سے اور ہر ایک اپنے معاہد کی مدد کیا کرتے تھے عبداللہ بن ابی بن سلول منافق خزرج مین سے تھا اس لیے مدد پردہ اوسنے بنی نضیر سے وعدہ مدد کا کیا تھا اور حالت جنگ مین اور

پہلے سے بہت تسلی کی باتین کیا کرتا تھا مگر مدد نکرسکا جب بنی نضیر بہت تنگ ہوئے اونھون نے درخواست کی کہ اب ہمین نکل جانے دو آپ نے فرمایا کہ اب یہ بات منظور نہین مگر اس طرح کہ ہتیار سب چھوڑ جاوین اور جسقدر اسباب اون کے چارپاؤن پر لد سکے لیکے مع عیال و اطفال جلاوطن ہو جاوین مطابق اوسکے یہود نامسعود وہان سے نکل گئے مکانون مین سے کوئی کواڑ یا کڑی یا کچھ اور چیز جو بہت اچھی جانی مکان توڑکے نکال لیگئے اور بسبب عجلت جانیکے مسلمانون سے بھی اونھون نے مدد لی مسلمانون نے بھی مکانات اونکے توڑکے اونکی چیزین نکالدین هُوَ الَّذِيٓ اَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِاَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ اَنْ يَّخْرُجُوا وَظَنُّوٓا اَنَّهُمْ مَّانِعَتُهُمْ حُصُوْنُهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَاَتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوْا وَقَذَفَ فِيْ قُلُوْبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُوْنَ بُيُوْتَهُمْ بِاَيْدِيْهِمْ وَاَيْدِي الْمُؤْمِنِيْنَ فَاعْتَبِرُوْا يٰٓاُولِي الْاَبْصَارِ اس آیت مین اوسی قصے کا بیان ہے اور وہ لوک جلاوطن ہوکے بعضے خیبر مین جا بسے بعضے شام مین اور بعضے اوریحا مین

## فصل دسوین غزوۂ خندق کے بیان مین

شرح غزوۂ خندق کی یہ ہے کہ حیی بن اخطب کہ بنی نضیر مین بڑا مفسد تھا مع چند اشرار یہود بعد جلاے وطنی کے خیبر مین جا رہا اور شب و روز اس فکر مین رہتا تھا کہ اہل اسلام سے انتقام لے اسلیے وہ اور چند مفسد کہ سب قریب بیس آدمی کے تھے مکے کو گئے اور قریش کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی لڑائی کے لیے بوعدۂ اپنی مدد اور تدبیر کے آمادہ کیا اور اس بات پر باہم اونکے عہد مستحکم ہوا ابوسفیان نے چار ہزار آدمی مسلح جمع کیے اور مکے سے روانہ ہوا اور حیی وغیرہ یہود قبیلۂ غطفان کو گئے اور اونکو بھی باین وعدہ کہ ایک سال کے چھوہارے خیبر کے تمھین دینگے آمادہ پیکار سید ابرار صلی اللہ علیہ وسلم کیا عیینہ بن حصن فزاری کہ سردار غطفان کا تھا مع اپنے قبیلے اور چند قبایل کے

کہ اوسکے ہم عہد تھے منزل مرّ الظہران مین ابو سفیان سے جا ملے سب اشرار کہ دس ہزار ہوگئے تھے مدینے کو روانہ ہوئے خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پونہچی صحابہ سے آپنے مشورہ کیا حضرت سلمان نے عرض کیا کہ مینے ملک فارس مین دیکھا ہی کہ جب کسی شہر پر بھاری لشکر چڑھ آتا ہی جسکے مقابلے کی اونھین طاقت نہین ہوتی گرد شہر کے خندق کھود لیتے ہین اور اوسکی پناہ مین لڑتے ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ بات پسند ہوئی اور آپنے خندق کھودنے کا پاس مدینے کے بجانب کوہ سلعؔ کے حکم دیا اور طرفین مدینے کی شہر پناہ کی دیوار اور عمارتون سے محکم تھین اس غزوے کو غزوۂ خندق اسی سبب سے کہتے ہین اور غزوۂ احزاب بھی کہتے ہین باین جہت کہ احزاب جمع حزب کی ہی بمعنی جماعت کے چونکہ کفار جماعتون کو لیکر چڑھ آئے تھے لہذا یہ غزوہ غزوۂ احزاب کہلایا حال خندق کے کھودنے مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اصحاب کے ساتھ شریک تھے اور سب اصحاب مہاجرین وانصار خندق کھودنے مین بڑی محنت کرتے تھے اور آپ کا یہ حال تھا کہ بھوک کے سبب سے آپنے پیٹ پر پتھر باندھے تھے حضرت جابر نے یہ حال دیکھا اور اپنے گھر گئے اور اپنی زوجہ سے کہا کہ مینے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھوکا پایا کچھ تدبیر آپکے کھانا کھلانے کی کرنی چاہیے اونھون نے ایک صاع جو کا آٹا نکالا اور گوندھ کے خمیر کیا اور ایک بکری کا بچہ ذبح کرایا حضرت جابر نے جاکے چپکے سے حضور مین عرض کیا کہ تھوڑا کھانا مینے پکوایا ہی آپ تشریف لے چلین آپنے چلاّ کے فرمایا کہ ای اہل خندق تمھارے لیے جابر نے دعوت کا کھانا پکوایا ہی جلدی چلو اور آپ نے جابر سے ارشاد فرمایا کہ جب تک مین نہ پونہچون ہانڈی نہ اوتارین اور آٹا نہ پکاوین حضرت جابر نے بڑھکر اپنی زوجہ سے کہا کہ کھانا تھوڑا ہی اور آپ سب اہل خندق کو لیے آتے ہین اونھون نے کہا کہ آپ بہتر سمجھتے ہین اور حضرت جابر نے حکم سنا دیا کہ ہانڈی قبل از تشریف آوری آپ کے اوتار یو اور

وا قعہ خندق بمشورۂ سلمان فارسی ۵ ھ

سلعؔ بفتح سین مہملہ وسکون لام وعین مہملہ پہاڑ متصل مدینہ ۱۲ منہ رحمۃ اللہ علیہ

آٹا نہ پکا ئیو آپ تشریف لائے اور کہانے نئے پاس جاکے آٹے مین اور ہانڈی مین آپ دہن مبارک ڈال دیا اور دعاے برکت کی پھر آپ نے جابر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایک روٹی پکانے والی اور بلالو اور گوشت کی ہانڈی چولہے پر رہنے دو اوس مین سے گوشت نکال نکال کے پیالون مین دو پھر آپ نے کھلانا شروع کیا سب ہزار آدمی تھے خوب سیر ہو کے کھایا اور ہانڈی گوشت کی ویسے ہی جوش مارتی تھی جیسے پہلے سے تھی اوس مین گوشت ذرا کم ہنوا اور آٹا بھی اوتنا ہی رہا جتنا تھا سبحان اللہ کیا برکت تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی کہ پونے چار سیر آٹے کی روٹی اور ایک بکری کے بچے کے گوشت سے اتنے بہت آدمیون نے سیر ہو کے کھایا اور کھانا اوتنا ہی رہا **حال** خندق کھودنے مین ایک پتھر ایسا آیا کہ صحابہ اوسکے توڑنے سے عاجز ہوئے حضور خود وہان تشریف لیگئے اور پھاوڑا یا کدال آپ نے اوس پتھر پر مارا وہ ایک تہائی ٹوٹ گیا اور اوس مین سے ایک بجلی چمکی جس سے آپ کو عمارات ملک شام کی نظر پڑین آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدایتعالی نے ملک شام مجھے دیا پھر آپ نے دوسری بار پتھر پر کدال مارا پھر بجلی چمکی اور اوس مین آپ کو عمارت فارس کی نظر پڑین آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدایتعالی نے ملک فارس مجھے دیا پھر آپ نے کدال پتھر پر مارا پھر بجلی چمکی اور عمارات ملک یمن نظر پڑین آپ نے فرمایا اللہ اکبر خدایتعالی نے ملک یمن مجھے دیا اور وہ پتھر پاش پاش ہو گیا **ف** یہ پیشین گوئی جو آپ نے فرمائی مطابق اوسکے واقع ہوا ملک یمن تو آپ کی حیات مین ہی قبضے مین آپ کے آیا تھا مگر بسبب ارتداد مرتدین اور دعوی نبوت اسود عنسی کے اوس مین خلل ہو گیا تھا حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عہد مین وہ خلل رفع ہو گیا اور ملک شام اور فارس مین جہاد حضرت ابو بکر کے عہد مین شروع ہو گیا تھا اور کچھ کچھ ملک اہل اسلام کے قبضے مین آگیا تھا حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے عہد مین کل

معجزہ

معجزہ ۳۹

اس مین تین معجزے ہیں ... (حاشیہ، ناخوانا)

ملک یمن اور کل ملک شام اور کل ملک فارس اہل اسلام کے قبضے مین آیا **حال** حیی ابن اخطب
یہودی واسطے موافق کرنے بنی قریظہ کے ساتھ ابوسفیان اور احزاب کے محلہ بنی قریظہ
مین گیا راہ مین سے ہی ابوسفیان نے حیی کو واسطے اس کام کے روانہ کیا تھا کعب
سردار بنی قریظہ نے پہلے تو بہت اظہار ناخوشی کا اوسکے آنے سے کیا بلکہ اوسکو
اپنے مکان کے اندر آنے کا اذن نہین دیتا تھا اور دروازہ نہین کھولتا تھا اور
سنتے ہی اوسکی آواز کے کہا کہ یہ بڑا منحوس ہی اپنی قوم کا تو ستیاناس کھویا اب ہمارے
تباہ کرنے کو آیا ہی لیکن اوسکے مکر وفریب کی باتون مین آکے پہلے تو دروازہ کھولا
پھر نقض عہد پر ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اور موافقت کفار پر مستحکم ہوا
اور کفار قریش اور احزاب کو کہلا بھیجا کہ ہم تمہارے ساتھ ہین اور سب بنی قریظہ
احزاب کے ساتھ متفق ہوئے **حال** بعد مرتب ہونے خندق کے آپنے وہان
لشکر اپنا قائم کیا اور لڑائی کا اہتمام کیا مشکوۃ شریف مین بروایت حضرت ابوسعید
خدری وارد ہی کہ ایک نوجوان انصاری کہ حضرت ابوسعید خدری کے مکان کے
سامنے اوسکا مکان تھا باین سبب کہ اوسکا نیا بیاہ ہوا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے اجازت لیکر خندق پر سے دوپہر کو آیا کرتا تھا ایکدن بوقت چلنے اوسکے
آپ نے فرمایا خالی ہاتھ مت جاؤ کچھ ہتیار لیلو مجھے بنی قریظہ کا خوف ہی اوس
جوان نے نیزہ اپنا لے لیا جب گھر پہونچا کیا دیکھتا ہی کہ زوجہ اوسکی دروازے
پر کھڑی ہی جوان نے بمقتضاے غیرت چاہا کہ اپنی زوجہ کے نیزہ مارے اوسنے
کہا کہ جلدی نکرو اندر جاکے دیکھو کہ کس چیز نے مجھے نکالا ہی جوان اندر مکان
کے گیا دیکھا کہ اوسکے بچھونے پر ایک بڑا سانپ بیٹھا ہی جوان نے اوس
سانپ کو نیزہ مارکے نیزے مین پرو لیا اور سانپ نے تڑپ کے جوان کو
کاٹ کھایا پھر معلوم نہوا کہ وہ سانپ پہلے مرا یا وہ جوان پہلے صحابہ نے

قصہ عجیب نوجوان انصاری

عرض کیا کہ یا رسول اللہ دعا کیجیے کہ یہ جوان زندہ ہو جاوے آپ نے فرمایا کہ جاؤ
تجہیز و تکفین کرکے دفن کر دو پھر آپ نے فرمایا کہ مکانون مین ایک قسم کے سانپ
ہوتے ہین کہ عوام کہلاتے ہین جب سانپ مکان مین نمود ہو تو دیکھتے ہی
نہ مار ڈالو تین دن اوسے کہدو کہ پھر نہ نکلیو پھر اگر وہ دکھلائی دے تو
اوسے مار ڈالو ف آپ نے جوان سے چلتے وقت ہتھیار لیلینے کو جو فرمایا اوسکا
یہ بھی ایک نفع ہوا کہ جوان کو مکان پر پہونچتے ہی ہتھیار کی حاجت ہوئی حال جب لشکر
کفار کا آپونہچا خندق دیکھ کے بہت متحیر ہوا اس لیے کہ عرب نے تو یہ صورت
کبھی دیکھی نتھی اور متصل خندق کے خیمہ زن ہو کے تیر و سنگ سے لڑتے رہے اور
ہمیشہ خندق پر حملہ کرتے رہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور لشکر اصحاب اخیار بھی
تیر و سنگ سے لڑتے رہے اور اونکے حملون کو دفع کرتے رہے کتب حدیث
مین ہی کہ ایک بار بسبب اونکے یورش کے کہ آپ اونکی مدافعت مین مشغول رہے
چار وقت کی نمازین آپ کی قضا ہو گئین کہ آپ نے بترتیب قضا کین یعنی مقدم نماز
کو پہلے اوسکے بعد اوسکے بعد والی مثلاً ظہر کی قضا کی پھر عصر کی پھر مغرب کی اور
ایکبار عصر کی نماز آپ کی قضا ہو گئی آپ نے فرمایا مَلَأَ اللّٰهُ بُيُوتَهُمْ وَقُبُورَهُمْ
نَارًا كَمَا شَغَلُونَا عَنِ الصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى صَلٰوةِ الْعَصْرِ یعنی خدا تعالی کافرونکے
گھرون اور قبرون کو آگ سے بھرے جیسا اونھون نے ہمین نماز وسطی سے کہ نماز
عصر ہی باز رکھا ف وسطی کے معنی عربی مین بیچ والی کے بھی ہین اور افضل کے
بھی آیت حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلٰوةِ الْوُسْطٰى مین مفسرین نے
لفظ وسطی کو دو نون طرح تفسیر کیا ہی اور اس بات مین کہ نماز وسطی کون ہی
بڑا اختلاف ہی ہر نماز کی طرف لوگ گئے ہین مگر حنفیہ کے نزدیک ترجیح اسی بات
کو ہی کہ نماز عصر ہی چنانچہ اشباہ و النظائر مین لکھا ہی اور حدیث جو اوپر مذکور ہوئی

صاف اس مطلب پر دال ہی اور بیچ والی ہونے نماز عصر کی یہ وجہ ہی کہ ایک طرف اوسکے دو دن کی نمازین ہین یعنی فجر اور ظہر اور دوسری طرف اوسکے دو رات کی نمازین یعنی مغرب وعشا اور فضیلت نماز عصر کی یہ وجہ ہی کہ حدیث صحیح مین وارد ہی کہ جسکی نماز عصر کی فوت ہو گویا کہ لڑکے بالے اوسکے اور گھربار اوسکا سب چھن گیا

**حال** عمرو بن عبد وُدّ ایک بڑا پہلوان شجاع مشہور تھا جی کہ لوگ اوسے ہزار مرد کے مقابل کہتے تھے اور ایک بار قافلۂ قریش پر کہ تجارت کو گیا تھا قزاق آپڑے کہتے ہین کہ پچاس سے تھے اور عمرو بن عبد وُدّ نے تنہا اونکے مقابل ہوکے حملہ کیا سب بھاگ گئے جنگ بدر سے زخمی ہوکر بھاگ گیا تھا اور اوسنے عہد کیا تھا کہ جب تک محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے انتقام نہ لے لون گا تیل سر مین نڈالون گا سو عمرو مذکور خندق پر یورش کرکے آیا اور ایک جگہ تنگ خندق کی پاکے اودھر سے خندق کے اندر گھس آیا اور اوس نے مبارز یعنی مقابل واسطے لڑائی کے طلب کیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حیدر کرار اسد اللہ الغالب علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو اوسکی مبارزت کے لیے بھیجا اور اونکے لیے دعاے محفوظی اور غالب آنیکی فرمائی اور ذو الفقار اونکو عنایت فرمائی جب حضرت علیؓ عمرو بن عبد وُدّ کے مقابل ہوئے انھین دیکھکے وہ بہت ہنسا حضرت علیؓ نوجوان و کم عمر تھے کہنے لگا تم لڑکے ہو تم پر مین کیا ہاتھ ڈالون اور تمھارے باپ ابو طالب سے اور مجھہ سے دوستی تھی تم میرے بھتیجے ہوتے ہو مین نہین چاہتا کہ تمھین قتل کرون حضرت علیؓ نے فرمایا کہ میرا جی تو چاہتا ہی کہ خدایتعالی کی رضا کے لیے تجھے قتل کرون پھر جھپٹ کے حضرت علیؓ اوس سے بھڑ گئے اور آپس مین ہتیار چلنا شروع ہوا اوسکی تلوار حضرت علیؓ نے سپر پر لی مگر اس زور سے اوسنے ہاتھ مارا تھا کہ سپر کٹ گئی اور تھوڑا اثر اوسکا سر مبارک حضرت علیؓ مین پہونچا اور پھر حضرت علیؓ نے ایسی تلوار ماری کہ سر اوسکا دور جا کر گرا حضرت علیؓ نے

ذکر مقتول عمرو بن عبد ود پہلوان ۲۰ شوال سنہ ۵ ہجری

نعرۂ اللہ اکبر بلند کیا پہلے مکان مبارزت مین گرد اوڑی تھی کہ لشکر اسلام سے حال نظر نہین پڑتا تھا جب آواز تکبیر کی سُنی آپ خوش ہوئے اور کفار احزاب کو بڑا رنج ہوا گویا اونکی کمر ٹوٹ گئی **حال** جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے واسطے تفرقہ ڈالنے کے احزاب مین یہ تدبیر سوچی کہ ایک ثلث پیداوار خرماے مدینہ کا قبیلۂ غطفان اور فزارہ کو دیوین تاکہ وہ قریش سے الگ ہوکے اپنے گھرون کو پھر جاوین وہ بھی اس بات پر راضی ہوئے صحابہ سے آپ نے اس باب مین مشورہ کیا انصار نے عرض کیا کہ ان کفار کی کیا حقیقت ہے کہ دندان طمع خرماے مدینہ پر دراز کرین جب ہم مشرک تھے تب تو اونکا حوصلہ یہ نتھا اب ہمین خدا تعالی نے عزت اسلام کی دی اب ہم کیون ایسی ذلت اختیار کرین ہم کبھی ایک چھوہارا اونھین نہ دینگے ہمارے پاس اونکے لیے سوا تلوار کے نہین ہے آپ نے فرمایا کہ مینے یہ تجویز اسلیے کی تھی کہ سارے عرب نے ایک کمان سے تم پر تیر مارنا شروع کیا مینے چاہا کہ اونکی جماعت متفرق کردون لیکن تمھاری مصلحت نہین ہے بس کچھ ضرور نہین **حال** ایک شخص کہ اعزۂ قبیلۂ غطفان مین سے تھے اور نعیم بن مسعود اونکا نام تھا حضور مین آکے مشرف باسلام ہوئے اور اونھون نے عرض کیا کہ مین ایک تدبیر خلاف ڈالنے کی لشکر قریش اور بنی قریظہ مین کرسکتا ہون اگر حضور مجھے اجازت دین کہ جو میرے جی مین آوے سو کہون میرے اسلام کی اونھین خبر نہین اور میرا اونھین اعتبار ہے میری بات اون مین اثر کر جائیگی آپ نے اجازت فرمائی وہ پہلے بنی قریظہ مین گئے اور اون سے بہت التیام اور نیکخواہی کی باتین کین وہ اونکی ملاقات سے بہت راضی ہوئے پھر نعیم نے کہا کہ تم جو قریش سے اور غطفان سے موافق اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے تمنے نقض عہد کیا بیجا کیا اگر قریش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تمام نکرین اور پھر جاوین تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمپر فوج کشی کرکے تمھارا کام تمام کرینگے اور تمھین تنہا اونکے مقابلے کی طاقت نہین یہہ دستے کہا

کہ اب اسکی کیا تدبیر ہی نعیم نے کہا کہ اب میری صلاح یہ ہی کہ تم قریش اور غطفان کو
کہلا بھیجو کہ تمھین دو چار سردار یا اولاد سرداردن کی بطور اُول کے دیوین کہ تمھارے
پاس رہین تا کہ جب محمد صلی اللہ علیہ وسلم تمھارا قصد کرین بضرورت حفظ اپنے سردارون یا اونکی اولاد
کے قریش و غطفان کو تمھاری مدد کے لیے آنا ضرور ہو اگر وہ اس بات کو مان لین
تو سمجھ لو کہ دل سے اونکو تمھارا خیال ہی نہین تو وہ دل سے تمھارے دوست
نہین یہود بنی قریظہ نے اس صلاح کو بہت پسند کیا اور کہا ہم قریش سے اب یہی
پیغام دینگے بعد ازین نعیم وہان سے اوٹھ کے قریش کے پاس آئے اور انسے
پہلے اپنا اخلاص اور نیکخواہ ہونا ظاہر کرکے کہا کہ بنی قریظہ کی ہم نے ایک
خبر سنی ہی تم سے بنظر خیر خواہی بیان کرتے ہین وہ یہ ہی کہ بنی قریظہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے
درپردہ مل گئے ہین اور اونھون نے اقرار کیا ہی کہ ہم قریش کی اب مدد کرینگے
اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھین کہلا بھیجا ہی کہ تمھاری طرف سے دل ہمارا تب صاف ہوگا
جب تم قریش مین سے کچھ عمدہ آدمی ہمارے ہاتھ گرفتار کرا دوگے سو بنی قریظہ نے
محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے وعدہ کیا ہی کہ کسی بہانہ سے ہم سرداران قریش مین سے چند آدمی طلب
کرکے تمھارے حوالے کر دینگے سو اگر وہ تم سے آدمی طلب کرین تم ہرگز نہ بھیجو قریش
نے یہ خبر سن کے نعیم کی خیر خواہی کا احسان مانا اور نعیم وہان سے اوٹھ آئے اور
غطفان کے لوگون سے بھی یہی امر بیان کر دیا بعد ازان قریش نے بنی قریظہ
کو کہلا بھیجا کہ ہمین یہان پڑے ہوئے بہت دن گذر گئے اب تم ہماری مدد کے
لیے آؤ تو یکبارگی حملہ کرین اوسکے جواب مین بنی قریظہ کی جانب سے اوہی تقریر
جو نعیم نے بنائی تھی پیغام آیا قریش نے سنتے ہی کہا کہ نعیم نے سچ کہا تھا حقیقت مین
بنی قریظہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے مل گئے ہین اور صاف اس بات سے انکار بنی قریظہ کو کہلا بھیجا
بنی قریظہ نے کہا کہ نعیم سچ کہتا ہی حقیقت مین قریش دل سے ہمارے دوست نہین

اور قرار واقعی یہود بنی قریظہ اور قریش مین بگاڑ ہو گیا **ف** حدیث مین آیا ہی کہ الحرب
خُدعۃٌ یعنی لڑائی فریب ہی مطابق اوسکے حضرت نعیم سے واقع ہوا ایسا فریب اور جھوٹ
گناہ نہین بلکہ موجب ثواب ہی ہان غدر یعنی خلاف عہد کے کرنا دشمن اور کافر سے
بھی درست اور جائز نہین **حال** جب قریش اور احزاب کو زیادہ دن گذر گئے
سردی شدت کی پڑنے لگی اور بسبب ناموافقت بنی قریظہ کے اونکے دل سرد ہو گئے
اللہ جل جلالہ نے ایک پُروائی ہوا نہایت تند اور تیز بھیجی جس سے خیمے کی رسیان ٹوٹ گئین
میخین اُکھڑ گئین گھوڑون نے لشکر مین چھوٹ کر دُند مچایا ہانڈیان اولٹ گئین
شدت سردی اور صدمہ ہوا سے سب بہت گھبرائے ارادہ پھر جانے کا مصمم ہو گیا اوس
رات کو جبکہ باد تند کا لشکر کفار پر بہت صدمہ تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اصحاب
سے فرمایا کہ کوئی جا کے احزاب کی خبر لاوے پھر آپ نے بتعین حذیفہ بن الیمان رضی
اللہ عنہ کو اسکام کے لیے مامور فرمایا سردی شدت کی جو پڑتی تھی اوس سے محفوظی کے
لیے دعا فرمائی حضرت حذیفہ کہتے ہین کہ ببرکت آپکی دعا کے مجھے جاتے آتے مین
مطلق سردی نہ معلوم ہوئی بلکہ ایسا حال تھا کہ گویا مین حمام مین چلا جاتا ہون
اور آپ نے فرمایا کہ کسی پر ہاتھ نہ ڈالیو حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہین کہ مین متصل خیمہ
ابوسفیان کے جا پونہچا باہر خیمے ابوسفیان کے آگ جلتی تھی اوس سے ابوسفیان
تہا تاپ رہا تھا میرے جی مین آیا کہ ابوسفیان کے تیر مارون مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم نے دست اندازی سے ممانعت فرمائی تھی لہذا مینے قصد نکیا ابوسفیان نے لشکر
کے لوگون سے کہا کہ اس میدان مین پڑے پڑے تنگ آگئے ہین سردی کی تکلیف
ہی ہوا سے تنگ تھے یہ بلا نازل کی بجہ یہود بنی قریظہ نے بے وفائی کی اب یہان ٹھہرنا
ہرگز صلاح نہین پھر لشکر مین واسطے کوچ کے پکار دیا حضرت حذیفہ نے پھر کے
یہ خبر حضور اقدس مین پونہچائی اور اوسی رات مین لشکر کفار چلا گیا [illegible] احزاب بھی اس

غزوے کے حالات کا ذکر ہی اور اس آیت مین یَآاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ اِذۡ جَآءَتۡکُمۡ جُنُوۡدٌ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمۡ رِیۡحًا وَّجُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡھَا ۔ ہوا کا اور ملائکہ کا مامور ہونا واسطے دفع لشکر کفار کے مذکور ہی **حال** صحیح بخاری مین ہی جب لشکر کفار پھر گیا آپنے فرمایا اَلۡاٰنَ نَغۡزُوۡھُمۡ وَلَا یَغۡزُوۡنَنَا اب ہم اونپر چڑھ جاوینگے اور وہ ہم پر چڑھ کے نآوینگے سو مطابق اوس پیشین گوئی کے واقع ہوا کہ بعد غزوہ خندق کے پھر کفار آپ پر لشکر نہ لاسکے آپ ہی اون پر غزوہ فتح مین لشکر لیگئے

## فصل گیارہوین غزوہ بنی قریظہ کے بیان مین

جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بعد فتح غزوہ احزاب کے دولتخانے مین تشریف لائے آپ نہارہے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپ سے کہا کہ تم نے ہتھیار کھول ڈالے اور ہمنے ابھی نہین کھولے خدا تعالی کا حکم ہی کہ فوراً بنی قریظہ پر چڑھائی کرو آپ نے اوسیوقت روانگی لشکر کا حکم دیا اور فرمایا کہ کوئی نماز عصر نہ پڑھے مگر بنی قریظہ کے محلے مین اصحاب روانہ ہوئے راہ مین آفتاب غروب ہونے لگا بعضون نے نماز پڑھ لی اور کہا مقصود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جلد پہونچنا ہی نماز کا قضا کرنا مقصود نہین اور بعضون نے نہ پڑھی بنی قریظہ مین پہونچکر قضا پڑھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حال سنکے دونون مین کسی پر عتاب نہین کیا **ف** اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خطاے اجتہادی مین مواخذہ نہین ہوتا دونون مین سے ایک بیشک خطا پر تھے اور آپ نے عتاب نفرمایا اور نماز پڑھنے والے حنفیہ کے مشابہ ہین اور قضا کرنیوالے شافعیہ کے **حال** آپ نے مع لشکر بنی قریظہ کو گھیرا اور قافیہ اونکا تنگ کیا یہان تک کہ اونھون نے گڑھی سے اوترنا چاہا ابولبابہ انصاری سے کہ قبیلۂ اوس سے تھے جو ساتھ بنی قریظہ کے ہم عہد تھا اس باب مین مشورت کی اور کہا کہ ہم اس بات پر اوترآدین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جو ہمارے لیے حکم دین ہمین منظور ہی ابولبابہ نے

ترجمہ اے ایمان والو یاد کرو اللہ کا احسان اپنے اوپر جب چڑھ آئین تم پر فوجین پھر ہم نے بھیجی اون پر ہوا اور وہ فوجین جو تم نے نہین دیکھین

صحیح بخاری مین ہی ... [illegible]

کہا بہتر ہی مگر اوسوقت آپنے گلے پر ہاتھہ رکھا اس اشارے کو کہ آپ قتل کا حکم دینگے
پھر اوسی وقت یہ سوچے کہ یہ مجھ سے بڑا قصور ہوا اور مین نے اللہ اور رسول کی خیانت کی
وہان سے روانہ ہوکے اپنے تئین مسجد شریف کے ستون مین باندھ دیا اور
کہا جب خدا یتعالی میری توبہ قبول کریگا تب ہی کھلونگا پندرہ دن تک بندھے
رہے ایک لڑکی اونکی اونھین کھانا کھلا جاتی تھی اور حاجت ضروری کیلیے
کھولدیتی تھی آپ نے ابولبابہ کے بندھنے کی خبر سنکے فرمایا کہ اگر وہ ویسے ہی
میرے پاس چلے آتے تو مین اونکے لیے استغفار کرتا لیکن جب وہ ستون مسجد مین جا بندھے
جب تک خدا یتعالی کا حکم نآویگا مین نہ کھولونگا القصہ پندرہ دن وہ بندھے رہے
تب اللہ جل جلالہ نے حکم اونکی معافی قصور کا بھیجا آپ حضرت ام سلمہ کے حجرے مین
تھے کہ سحر کے وقت یہ حکم نازل ہوا اور حضرت ام سلمہ نے ابولبابہ کو پکارکے خبر دی
لوگ دوڑے کہ اونھین کھول دین ابولبابہ نے کہا کہ مجھے کوئی نکھولے مین
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھہ سے کھلونگا جب صبح کو آپ نکلے ابولبابہ کو
اپنے دست مبارک سے کھولدیا حال ایام محاصرے مین ایک یہودی کی زوجہ
نے کہ شوہر سے محبت رکھتی تھی کہا افسوس ہی اب تیری جان بچتی نظر نہین آتی تیری
جدائی کا بہت قلق ہی یہودی نے کہا تجھے کیا رنج ہی محمد صلی اللہ علیہ وسلم عورتون
کو نہین مارتے ہین لونڈی کرلیتے ہین اوس نے کہا بغیر تیرے مجھے جینا پسند نہین
یہودی نے کہا کہ اگر تو یہی ہی فلانے برج کے تلے کچھہ مسلمان سوتے ہین تو اودہر
پتھر ڈھلکاکے ایک مسلمان کو مار ڈال اوسکے قصاص مین البتہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم تجھے قتل کرینگے
یہ صورت البتہ میری جان کے ساتھہ تیری جان کے جانیکی ہی اوس کافرہ نے ایسا ہی
کیا حضرت عائشہ کہتی ہین کہ جب بنی قریظہ قتل ہوئے ایک یہودیہ میرے حجرے مین
بیٹھی تھی ایک شخص نے اوسے باہر بلایا وہ ہنستی ہوئی اوٹھی اور کہا مجھے قتل کو بلاتے ہین

میننے کہا ہماری شریعت مین عورت کو قتل نہین کرتے اوسنے قصہ اپنا بیان کیا مجھے
اس بات کا بڑا تعجب ہوا کہ قتل کے واسطے ہنستی اوٹھی حال بنی قریظہ نے گھبرا کے
درخواست کی کہ ہم اسطرح اوترتے ہین کہ سعد بن معاذ جو ہمارے لیے حکم دین ہمین منظور
ہی وہ صحابی انصاری قبیلۂ اوس مین سے تھے جو بنی قریظہ کے حلیف تھے اور
اونکے غزوۂ خندق مین تیر ہاتھ کی ایک رگ مین لگا تھا کہ خون بند نہین ہوتا تھا
اونھون نے جناب الٰہی مین دعا کی کہ اگر قریش سے آپ کی لڑائی باقی ہی تو مجھے
مہلت دے کہ مین خوب میدان جنگ مین اون سے لڑون نہین اس تیر سے میری
شہادت ہو جاوے لیکن اتنی مجھے مہلت ہو کہ مین بنی قریظہ کی بدعہدی کی سزا دیکھ لون
فورًا خون بند ہو گیا جب بنی قریظہ اونکے حکم پر راضی ہوئے بنی قریظہ کو یہ خیال
تھا کہ جیسے عبد اللہ بن ابی نے اپنے ہم عہد فلان یعنی بنی قینقاع کی رعایت کر کے
جان بچائی یہ بھی رعایت کرینگے اور اس بات مین اور لوگون نے بھی حضرت سے
کہا لیکن اونھون نے التفات نکیا اور یہ حکم دیا کہ مرداون مین کے قتل کیے جاوین اور
عورتین لڑکے لونڈی غلام کر لیے جاوین اور مال و جایداد اونکا سب ضبط ہو آپ نے
فرمایا کہ تم نے مطابق حکم فرشتے کے حکم دیا اور آپ نے چار سو یہودی قریظہ کو جتنے مرد تھے
قتل کروایا اور عورت لڑکون کو لونڈی غلام کر لیا اور مال منقولہ غیر منقولہ سب اہل اسلام مین الحکم للہ تعالیٰ تقسیم ہوا

## فصل بارھوین قتل کعب بن اشرف کے بیان مین

کعب بن اشرف ایک یہودی بڑا مالدار تھا اور وہ بھی نہایت دشمنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
سے رکھتا تھا اور محمد بن مسلمہ صحابی انصاری اوسکے قتل کے لیے مامور ہوئے اونھون
نے اجازت حاصل کی جو کچھ جی مین آوے کہین پھر کعب بن اشرف کے پاس گئے
اوس سے اون سے ایک رابطۂ قدیم تھا اوسنے پوچھا کہ کیسے آئے اونھون
نے کہا کہ ضرورت کچھ قرض لینے کی ہی جسسے یہ شخص آیا ہی اور اشارہ طرف جناب رسول اللہ

صلی اللہ علیہ وسلم کے کیا تب سے ہم لوگون کو بڑی زیرباری ہی ہمیشہ نئے نئے خرچ
ہمارے ذمے پڑتے ہین کعب نے کہا کہ آینہ زیادہ اوسکے رکھنے سے پشیمانی حاصل
کروگے یعنی اونھین نکال کیون نہین دیتے محمد بن مسلمہ نے کہا کہ اپنے عہد اور بات
کا خیال ہی اس لیے ابھی اونکا چھوڑ دینا مناسب نہین معلوم ہوتا ابھی چند روز دیکھتے ہین
چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے شکایت کی کعب
راضی ہوا بعد ازین قرض کے باب مین اوسنے کہا کچھ رہن کے لیے لے آو آخر
گفتگو مین یہ بات قرار پائی کہ محمد بن مسلمہ نے کہا کہ کچھ ہتھیار مین رہن کے لیے
شام کو لے آؤن گا شام کو محمد بن مسلمہ مع ابو نائلہ کہ رضاعی بھائی کعب کے
تھے کعب کے مکان پر گئے وہ اوسوقت اندر مکان کے زنانے مین تھا اونھون
نے اوسکو بلایا اوسنے ارادہ باہر آنے کا کیا اوسکی زوجہ نے کہا کہ تم مت جاؤ
اس آواز سے خون ٹپکتا ہی صحیح بخاری مین اسی قدر ہی اور بعضے روایات مین
ہی کہ اوسنے بہت مبالغہ منع کرنے مین کیا اور لپٹ گئی مگر کعب نے نمانا اور کہا
کہ کچھ اندیشہ نہین میرا دوست محمد بن مسلمہ اور رضاعی بھائی میرا ابو نائلہ ہی اپنے
کام کے لیے آئے ہین لکھا ہی کہ وہ عورت کاہنہ تھی آواز سنتے ہی اوسے معلوم
ہوا کہ یہ لوگ بارادۂ قتل آئے ہین القصہ کعب باہر آیا اور محمد بن مسلمہ کے ساتھ
سوا ابو نائلہ کے تین آدمی اور تھے صحیح بخاری مین اون تین آدمیون کا نام
ابو عبس بن جبر اور حارث بن اوس اور عباد بن بشر لکھا ہی اور اوسکے آنے
سے پہلے محمد بن مسلمہ رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیون سے یہ صلاح کر رکھی تھی کہ
مین بالون مین ہاتھ لگانے کے بہانے سے کعب کے بال پکڑون گا تب تم
اوسکا سر کاٹ لیجیو جب کعب آکے بیٹھا اچھے کپڑے پہنے خوشبو لگائے
تھا محمد بن مسلمہ نے کہا کہ تم تو اسوقت خوب ستھرے پاکیزہ معلوم ہوتے ہو خوشبو

خوب تمھارے بدن سے مہکتی ہی اوسنے کہا کہ میرے پاس عورتین بہت پاکیزہ ہین اسلیئے اچھی اچھی خوشبو میرے لگتی ہی اونھون نے کہا کہ تمھارے سر کے بالون مین بہت اچھی خوشبو آتی ہی اگر اجازت ہو تو مین ہاتھہ مین لیکے سونگھون اوسنے کہا بہت اچھا محمد بن مسلمہ نے اوسکے بال ہاتھہ مین لیے اور سونگھنے لگے اور ساتھیون کو سونگھائے پھر دوسری بار سونگھنے کی اجازت لی اور پھر خوب مضبوط اوسکے بالون کو پکڑا اور ہمراہیون سے کہا کہ لو اونھون نے کعب کا سر کاٹ لیا اور حضور اقدس مین آکے خبر کی اور سر ناپاک کعب کا آپکے قدمون کے تلے خاک مذلت پر ڈال دیا آپ بہت خوش ہوئے مدارج النبوۃ مین لکھا ہی کہ پہلا سر جو زمانہ اسلام مین کٹ کے حضور اقدس مین آیا یہ سر تھا اور بھی مدارج النبوۃ مین ہی کہ بوقت سر کاٹنے کعب کے حارث بن اوس کے اپنے ساتھیون کی ہی تلوار سے زخم آیا تھا اور خون جاری تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وس زخم کو ہاتھہ سے مل دیا فوراً اچھا ہوگیا

## فصل تیرہوین قتل ابورافع یہودی کے بیان مین

ابورافع ایک یہودی تھا سوداگر بڑا مالدار ایک گڑھی مین خیبر کے متصل رہتا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے بہت عداوت رکھتا تھا لوگون کو آپ سے لڑنیکی ترغیب دیتا تھا اور اس باب مین مدد کرتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ صحابی انصاری کو چند آدمی انصار پر سردار کرکے اوسکے قتل کو بھیجا قریب شام کے عبداللہ بن عتیک رضی اللہ عنہ متصل اوسکی گڑھی کے پوہنچے اور اپنے ہمراہیون سے کہا کہ تم ٹھہرو مین اکیلا جاتا ہون اگر ڈھب لگے گا تو چپکے سے گھسکے ابورافع کا کام تمام کرونگا جب اوسکے دروازے کے پاس پوہنچے معلوم ہوا کہ کوئی گدھا گم گیا تھا اوس کی تلاش کے لیے کچھہ لوگ مشعل لیکے نکلے تھے یہ اون لوگون مین مل گئے جب وہ لوگ دروازے مین داخل

ہونے لگے یہ باہر دروازے کے سامنے اس طرح بیٹھ گئے جیسے کوئی پیشاب کو بیٹھتا ہے
دربان سمجھا کہ کوئی گڑھی کا آدمی ہے کہا ای بندۂ خدا جلد آ مین کیواڑ بند کرتا ہون
عبداللہ بن عتیک دروازے مین داخل ہو گئے کہتے ہین کہ مین ایک گوشے
کی تھان مین چھپ رہا اور دربان نے جہان کنجیان رکھ دی تھین اون کا
مینے دھیان رکھا جب وہ سو رہا مینے وہ کنجیان اوٹھا لین ابو رافع کے پاس
کہ بالا خانے مین تھا دیر تک قصہ گو قصہ کہتا رہا جب وہ خاموش ہوا مین بالا خانے
پر گیا اور جس دروازے کو کھولتا تھا اندر سے بند کرتا جاتا تھا کہ کوئی باہر سے نا سکے
ابو رافع اپنے عیال مین سوتا تھا مجھے معلوم نہوا کہ کہان ہے مینے پکارا ای ابو رافع
وہ بولا اوسکی آواز پر مینے تلوار لگائی تلوار نے کچھہ کام نکیا ابو رافع نے ایک چیخ
ماری اور مین اوس مکان سے باہر ہو گیا اور ذرا ٹھہر کے پھر مکان کے اندر
جا کے مینے آواز بدل کے کہا کہ کیا ہے ابو رافع کیون آواز کی اوسنے کہا کہ خرابی
ہو تمھین ابھی کسی نے مجھپر حربہ کیا تب مین نے بڑھ کے اوسکے پیٹ پر تلوار
رکھکے اسی زور سے دبا لی کہ پیٹھ کی ہڈیون تک پہونچ گئی اور مین وہان سے
دروازے کھولتا ہوا چلا زینے پر سے اوترتے ہوئے چاندنی رات مین سمجھا کہ
زمین آگئی پانون دھوکھے سے بڑھا کے رکھا مین گر پڑا پنڈلی کی ہڈی میری ٹوٹ
گئی مینے پگڑی پھاڑ کر بیچ چوٹ پر باندھی اور دروازے سے نکل کر گڑھی کے
متصل ٹھہر رہا یہ ارادہ کہ جب خوب تحقیق معلوم ہو لیگا کہ ابو رافع مر گیا تب یہان سے
چلون گا جب صبح ہوئی تب مینے سنا کہ قلعے کے برج پر نوحہ کرنیوالی عورت نے پکارا
اَنْعِیْ اَبَا رَافِعٍ تَاجِرَ اَهْلِ الْحِجَازِ خبر موت سناتی ہون مین ابو رافع تاجر اہل حجاز
کی تب مین نے وہان سے چلکے اپنے ہمراہیون کے پاس پہونچکے قتل ابو رافع
کی خبر دی اور کہا تم جا کے حضور اقدس مین یہ خبر پہونچاؤ مین بھی آتا ہون اور تم

لشکر تو چلا مگر یار روز سے جلد پونہچا اور جب حال حضور مین عرض کیا آپ بہت خوش ہوئے آپنے چوٹ کی جگہہ پر دست مبارک پھیرا فوراً پنڈلی کی ہڈی جڑ گئی یہانتک بالکل اچھا ہو گیا ایسا کہ گویا کبھی چوٹ لگی ہی نہ تھی

معجزہ ۲

سنہ ۵

## فصل چودھوین قصۂ افک کے بیان مین

منجملۂ وقائع زمان ہجرت کے قصۂ افک ہی افک کہتے ہین جھوٹھ اور تہمت لگانیکو حضرت عائشہ کو تہمت منافقین نے لگائی تھی اور بعضے مخلصین بھی براہ نادانی اوس مین شریک ہو گئے تھے شرح اوس قصے کی یہ ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ مریسیع مین اور اوسی کو غزوۂ بنی المصطلق بھی کہتے ہین تشریف لیگئے تھے اور حضرت عائشہ آپ کے ساتھ تھین ایک ہودے مین سوار ہوا کرتی تھین بعد فراغت کے اوس غزوے سے پھرتے وقت ایک دن رات کو قضائے حاجت کے لیے اوٹھ کے باہر گئین تھین ایک مہرہ اونکے گلے مین تھا وہ کہین ٹوٹ پڑا راہ سے اوسکی تلاش کو پھر گئین تلاش مین اونکو دیر لگی لشکر کوچ کر گیا جو آدمی ہودے کے اوٹھانے اور اونٹ پر رکھنے کے لیے مقرر تھے اونھون نے خالی ہودے کو اونٹ پر رکھدیا حضرت عائشہ اون دنون کم عمر تھین اور دبلی پتلی تھین اس سبب سے خالی بھرے ہودے کی اوٹھانیوالے کو تمیز نہوئی حضرت عائشہ مہرہ پاکے پھر کے لشکر مین جب پونہچین دیکھا کہ لشکر روانہ ہو گیا ہی بدن پر کپڑا لپیٹ کر وہان لیٹ رہین اور سو گئین ایک صحابی کہ صفوان بن معطل اونکا نام تھا اونکو آپ کا حکم تھا کہ جب لشکر روانہ ہولے تب وہ چلین اور سب لشکر کے آخر مین اون کا ڈیرا ہوتا تھا تاکہ جو چیز رہ گئی ہو تو اوسکو لیتے آوین وہ وہان پونہچے حضرت عائشہ کو اس حالت پر دیکھ کر اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ چلا کے کہا حضرت عائشہ کی آواز سے جاگ پڑین اور منہ چھپا لیا اور صفوان نے اپنی اونٹنی بٹھلائی حضرت عائشہ اوسپر سوار ہوئین صفوان نے مہار اونٹنی کی پکڑلی اور لشکر مین حضرت عائشہ کو

پونہچا دیا منافقین نے صفوان سے حضرت عائشہ کو متہم کیا عبد اللہ بن ابی سلول کہ
منافقین کا سردار تھا اوس نے مدینے مین اس قصے کو مشہور کیا اور چرچا اسکا پھیلا
حسان بن ثابت انصاری اور مسطح بن اثاثہ اور حمنہ بنت حجش منجملہ مخلصین بھی
اس بلا مین مبتلا ہوگئے حضرت عائشہ کو اس بات کی خبر تھی مدینے مین پہونچنے کے
بعد اونھین بخار آنے لگا کچھ افاقہ ہوا تھا کہ ایکبار وہ رات کو مسطح کی ماکے ساتھ واسطے
پاخانے کے باہر گئین تھین تب تک مکانون مین پاخانے نہین بنے تھے راہ مین مسطح
کی مانے مسطح کو کوسا کہا تعس مسطح ہلاک ہو مسطح حضرت عائشہ نے کہا مسطح کو کیون کوستی ہو
وہ صحابی ہی کہ بدر مین حاضر ہوا تھا مسطح کی مانے کہا کہ تمھین خبر نہین جس طوفان مین
وہ شریک ہی اور مقولہ افک والون کا بیان کیا حضرت عائشہ کے ہوش جاتے رہے
بخار زیادہ چڑھ آیا اور صبح کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اجازت لیکر گھر چلی گئین
اور ماسے یہ قصہ بیان کیا اور رونا شروع کیا ایک دن یعنی رات برابر روتی رہین آنسو
تھمتے ہی نتھے صبح کو ایک عورت انصار کی وہان آئی اور اونکے ساتھ رونے مین شریک
ہوئی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اس قصے کا رنج ہوا اور آپنے تفتیش کی عورت
خادمہ سے کہ بریرہ اونکا نام تھا پوچھا اوسنے تعریف حضرت عائشہ کی بیان کی اور کہا
کہ لڑکی ہی بیخبر خمیر کرکے رکھدیتی ہی بکری کا بچہ آکے کھا جاتا ہی یعنی کچھ دنیا کی چھل بل نہین جانتی
اور اکثر صحابہ نے بھی کلمہ خیر ہی کہا ایکدن آپ نے خطبہ بھی اس باب مین فرمایا اور کہا کہ مین
اپنے اہل کا سوائے نیکی کے اور کچھہ نہین جانتا اور جس شخص کا نام لیتے ہین اوسکی آمد و رفت
میرے نہان جب ہوتی ہی میرے ہی پاس میرے سامنے ہوتی ہی لیکن چونکہ انبیاے کرام
مین شائبہ بشریت ہوتا ہی تا زمانیکہ جناب باری سے برات حضرت عائشہ کی نازل ہوئی
آپکو ایک گونہ تردد رہا اور حضرت عائشہ کہتی ہین کہ اون دنون کچھ لطف جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنے آپ پر کم پاتی تھی جب مین ماکے گھر آئی ایکدن آپ نے وہان آکے

روتے دیکھ کے فرمایا کہ ای عائشہ اگر تجھ سے گناہ نہین ہوا ہی تیری پاکی خدا یتعالی ظاہر کردیگا
اور اگر گناہ ہوا ہی تو توبہ کرلے اللہ غفور رحیم ہی مین نے اپنے باپ سے کہا کہ تم آپ کی بات
کا جواب دو اونھون نے کہا مین نہین جانتا کہ کیا جواب دون پھر مین نے اپنی ماسے
کہا کہ تم اسکا جواب دو اونھون نے بھی کچھ جواب ندیا اور میرے آنسو تھم گئے مینے کہا کہ مین
نہین جانتی ہون کہ تم لوگون نے جو بات سنی اوسکا تمھین یقین ہو گیا ہی اگر مین کہونگی
کہ مین بے گناہ ہون اور خدا یتعالی خوب جانتا ہی کہ مین بے گناہ ہون تو تمھین یقین ہوگا
اور اگر مین اقرار کرون گی حال آنکہ مین بیگناہ ہون تو تم لوگ یقین کروگے میرے حال کے
مطابق بات یوسف کے باپ کی ہی فَصَبْرٌ جَمِيلٌ وَاللّٰهُ الْمُسْتَعَانُ عَلٰى مَا تَصِفُونَ
اب صبر ہی اچھا اور اللہ کی مدد چاہیے تمھاری باتون پر مارے غم کے اوسوقت حضرت
یعقوب علیہ السلام کا نام اونکی زبان پر نہین آیا اسلیے اونھین یوسف کا باپ کہا حضرت
عائشہ کہتی ہین کہ مین اپنی ایسی حقیقت نہین سمجھتی تھی کہ میرے لیے قرآن مجید مین وحی
نازل ہو بلکہ مجھے یہ گمان تھا کہ میرے معاملے مین خواب کے طریقے پر آپ کو اطلاع
میری بے جرمی کی ہو جائے گی لیکن اللہ تعالی کی کریمی کہ آپ وہین تشریف رکھتے تھے
کہ وحی آپ پر نازل ہوئی بوقت نازل ہونے وحی کے آپ پر ایک حالت ہوتی تھی کہ لوگ
پہچان جاتے تھے آمد وحی کو اور جاڑے کے دنون مین آپ کو عرق آجاتا تھا جب
وہ حالت آپ سے منجلی ہو ئی تب آپ نے ہنسکے فرمایا کہ ای عائشہ خدا یتعالی نے
تمھاری پاکی اور صفائی نازل فرمائی اور سورۂ نور کی آیتین اِنَّ الَّذِيْنَ جَاءُوْ
بِالْاِفْكِ عُصْبَةٌ مِّنْكُمْ آخر رکوع تک پڑھ سنائین مین شکر الٰہی بجالائی میری مانے
کہا کہ آپکے پاس جاؤ مینے کہا کہ اوسوقت تو مین اپنے اللہ کا ہی شکر کرتی ہون پھر
آپنے جاکے اون لوگون کو جنھون نے یہ طوفان برپا کیا تھا اور وہ مین شریک تھے طلب
کرکے اسّی اسّی دُرّے حد قذف کے لگوائے ف ایسے حالات کے واقع ہونے مین

حمنہ و حسان و مسطح
اور میرا بیان ایک جماعت ہی

معاملات انبیا و اہل بیت مین بہت حکمتین ہوتی ہین بعضے شروح صحیح بخاری مین قصۂ افک کی حکمتین شمار کی ہین اور بہت لکھی ہین منجملہ اون کے ایک یہ ہی کہ سبب ہوا نازل ہونے تعریف عائشہ رضی اللہ عنہا کا قرآن مجید مین دوسری یہ کہ جو مصیبت مومنین کو پہونچتی ہی سبب ہوتی ہی بڑے ثواب اور رفع درجات کا اور ایسی تہمت غلط محض سے متہم ہونا بڑی مصیبت ہی تیسری یہ کہ حال مومنین کا ایسے معاملات مین منکشف ہو جاوے اور خدایتعالی کے بیان سے واضح ہو جاوے کہ مسلمانون کی شان ایسے معاملات مین مقتضی اس بات کو ہی کہ کہین سُبْحَانَكَ هٰذَا بُهْتَانٌ عَظِيمٌ اور گمان نیک رکھین اور کہین یہ بات ہماری زبان پر لانیکے قابل نہین اور یہ بات کھلی کھلی جھوٹ ہی چوتھی یہ کہ ہمیشہ بیگناہ مسلمانون کو جب اونپر کوئی جھوٹی تہمت لگے ذریعۂ تسلی ہو اپنے دل کو سمجھا لین کہ جب جناب مطہرہ سی پاکدامن پر لوگون نے تہمت لگائی تو ہماری کیا حقیقت ہی پانچوین یہ کہ ایسا مصیبت زدہ باقتدائے حضرت عائشہ کے صبر جمیل کرے کہ سوائے رونے کے اور عجز و نیاز کے بجناب ایزدی اور مدد مانگنے کے اوس سے اور کوئی بات حضرت عائشہ سے ظہور مین نہ آئی حال حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور مسطح بن اثاثہ سے قرابت تھی وہ اونکی خالہ کے بیٹے تھے اور مفلس تھے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کچھ خرچ اونکے لیے مقرر کر دیا تھا جب افک مین وہ شریک ہوئے حضرت ابوبکر صدیق نے وہ خرچ دینا موقوف کر دیا اور قسم کھائی کہ اونھین خرچ نہ دین یہ آیت اس باب مین نازل ہوئی وَلَا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنكُمْ وَالسَّعَةِ أَن يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَىٰ وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ حضرت صدیق نے یہ آیت سُن کے کہا کہ اللہ تعالی کی مغفرت کی ہمین تمنا ہی اور خرچ معمولی مسطح کا جاری کر دیا

## فصل پندرھوین آیت تیمم کے بیان مین

ایک جہاد مین آپ تشریف لیگئے تھے رات کو حضرت عائشہ کا ایک مہرہ گردن کا زیور گم ہو گیا آپنے وہان توقف کیا پانی نتھا اور نماز کا وقت آگیا حضرت ابو بکر حضرت عائشہ پر خفا ہونے لگے کہ ایسی جگہہ آپکو ٹھہرادیا جہان پانی نہین ملتا مسلمانون کو نماز کے لیے حیرانی ہی اللہ جل جلالہ نے آیت تیمم کی نازل فرمائی تب اُسیدؓ بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہ اجلۂ اصحاب انصار سے تھے کہا کہ یہ بھی ایک برکت تمھاری ہی اے آل ابی بکر کہ تمھارے سبب سے ہمیشہ کے لیے مسلمانون کے واسطے ایک حکم آسانی کا نازل ہوا پھر جب محمل کو اوٹھایا وہ گردن بند اوسکے تلے نکل آیا قدرت خدا اوس گردن بند کے تھوڑی دیر نہ ملنے مین یہی حکمت تھی کہ حکم تیمم نازل ہوا

## فصل سولہوین قصۂ حدیبیہ کے بیان مین

ایک عمدہ وقائع زمانِ ہجرت مین قصۂ صلح حدیبیہ کا ہی شرح اوسکی یہ ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خواب مین دیکھا کہ آپ مکے کو تشریف لیگئے ہین اور آپ نے عمرہ ادا کیا ہی آپنے یہ خواب اصحاب سے بیان کیا اصحاب تو شوق مکے اور تمنائے زیارت خانۂ کعبے سے بیقرار تھے خواب سنکے سب نے طیاری سفر مکے کی کردی اور حضور اقدس نے بھی اور مدینۂ طیبہ سے روانہ ہوئے یہانتک کہ متصل مکے کے پہونچگئے اور قریش نے سن کے کہا کہ ہم ہرگز مکے مین آنے نہ دینگے اور راونٹنی آپ کی کہ قصوا اوسکا نام تھا اور آپ اوسپر سوار تھے مکے کے سامنے جاتی تھی کہ بیٹھ گئی صحابہ اوسے اوٹھانے لگے اور کہنے لگے کہ قصوا کی عادت تو بیٹھ جانے کی نتھی آپنے فرمایا کہ اونٹنی خدا یتعالی کے حکم سے بیٹھی جیسے فیل اصحاب فیل کا بیٹھ گیا تھا پھر آپ نے فرمایا کہ الٰہی قریش مجھسے جو امور تعظیم خانے کعبے کے چاہین گے مین کوتاہی نکرونگا یہ کہکے اونٹنی کو اوٹھایا وہ اوٹھ کھڑی ہوئی پھر آپنے وہان سے پھرکے حدیبیہ پر مقام کیا حدیبیہ ایک کنوئین کا نام ہی اوسکے پاس میدان ہی

معجزہ

وہان ٹھہرے حال بعد پہونچنے حدیبیہ کے پانی کی بہت قلت ہوگئی صحابہ نے عرض
کیا کہ سوا اتنے پانی کے کہ ایک ظرف مین اوسوقت آپ کے سامنے تھا لشکر مین
مطلق پانی نہین آپنے دست مبارک اوس برتن مین رکھا پانی درمیان سے اونگلیون
کے مانند چشمون کے جوش مارنے لگا سبھون نے پانی پی لیا اور وضو کرلیا حضرت
جابر سے کہ راوی اس حدیث کے ہین لوگون نے پوچھا کہ تم سب کتنے آدمی تھے جابر
نے کہا اگر لاکھہ آدمی ہوتے پانی کفایت کرتا ہم پندرہ سو آدمی تھے حال ایک
پانی سے متعلق معجزہ مقام حدیبیہ مین یہ بھی ہوا کہ پانی چاہ حدیبیہ مین نرہا تھا آپنے
کنوئین کے کنارے پر بیٹھ کر ایک برتن مین پانی منگوا کر وضو کیا اور کلی اوس پانی
مین کر کے دعا کی اور وہ پانی کنوئین مین ڈال دیا اور فرمایا کہ تھوڑی دیر ٹھہر جاؤ
سو اوس کنوئین مین اتنا پانی ہوگیا کہ سب آدمی اور جانور سیراب ہوگئے اوسے پیتے
رہے اور جب تک لشکر وہان رہا پانی کم نہوا اور اوسی سے پیتے رہے حال بعد
اقامت آپکے حدیبیہ مین کفار کو اصرار اسی بات پر رہا کہ آپ کو مکے مین داخل نہونے
دین اور عمرہ نکرنے دین بدیل بن ورقاء خزاعی آپکے لشکر مین آیا اور قریش کا
لشکر جمع کر کے آمادۂ جنگ ہونا بیان کیا آپ نے فرمایا کہ ہمین لڑنا ہرگز منظور
نہین ہے ہم صرف عمرہ کرنے کو آئے ہین اور قریش سے یہ کہدینا چاہیے کہ
ایک مدت قرار دیکے ہم سے صلح کرلین کہ اوس مدت تک مین اور کافرون سے
لڑتا رہون اگر مین غالب آؤن تو وہ بھی اگر چاہین اور ونکی طرح میری اطاعت
کرلین اور جو مین مغلوب ہون تو مطلب اونکا حاصل ہوگا اوس نے جاکے
قریش سے کہا کہ مین نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور اونکے اصحاب کو دیکھا وہ عمرے کے لیے آئے ہین
اونکا روکنا ہرگز مناسب نہین ہے اور پیغام آپ کا ادا کیا مگر قریش ہموار نہوئے پھر
عروہ بن مسعود ثقفی آپکے حضور مین آیا اور اس بات مین گفتگو کرنے لگا اثنائے گفتگو مین

معجزہ [illegible]

کہین اوسنے کہا کہ ای محمدؐ یہ لوگ جو تمھارے پاس جمع ہین انکا بھروسا مت کیجیو تمھین
چھوڑکے بھاگ جائینگے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو یہ مقولہ اوسکا بہت ناگوار ہوا
اونھون سے کہا اُمْصُصْ بَظْرَ اللَّاتِ اَنَحْنُ نَفِرُّ عَنْہُ چوس بظر لات کا کیا ہم آپ کو
چھوڑکے بھاگ جائینگے حضرت ابوبکر صدیقؓ نہایت غصے سے بیتاب ہوگئے لہذا
فحش زبان پر لائے بظر کہتے ہین پارۂ گوشت کو جو عورت کی فرج کے اوپر ہوتا ہے
ہندی مین اوسکا نام مشہور ہی عروہ سے نے کہا کہ یہ کس نے بات کہی پھر جب اوسے معلوم
ہوا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے تب اوسنے کہا کہ اگر تمھارا احسان مجھہ پر نہوتا
جس کا مینے بدلا نہین کیا ہی تو مین تمھین جواب دیتا حالت گفتگو مین عروہ ریش مبارک
پر بار بار ہاتھہ اپنا پونھچاتا تھا مغیرہ بن شعبہؓ اوسکے ہاتھہ مین کوتھی تلوار کی مارتے
اور کہتے تھے کہ اپنا ہاتھہ دور رکھہ عروہ سے نے حضرت مغیرہ سے کہا کہ ابھی تک تیری
مفسدی کی اصلاح سے مین فارغ نہین ہوا ہون اور تو مجھے یاد دیتا ہی اور ایک قصہ ایام
جاہلیت مین حضرت مغیرہ کا ایک قوم سے ایسا ہوا تھا کہ عروہ نے بمشکل اوسکی اصلاح
کی اور عروہ سے نے احوال اصحاب کا بخوبی ملاحظہ کیا اور جاکے قریش سے کہا کہ مین نے
بادشاہون کے دربار اور اوسکے تابعین کو دیکھا ہی جیسا محمدؐ کے اصحاب کو جان نثار
اور تابعدار پایا کسی بادشاہ کے تابعین کو نہین دیکھا اگر محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا آب دہن یا آب بینی کسی پر پڑجاتا ہے
اپنے بدن پر مل لیتے ہین اور آب وضو کو اس طرح تبرکا لیتے ہین کہ قریب ہوتا ہی کہ اوسپر
آپس مین کٹ مرین اور جس کام کو آپ فرماتے ہین ہر ایک جھپٹتا ہی اور چاہتا ہی کہ مین
یہ حکم بجالاؤن اور آپکی طرف تند نگاہ سے نہین دیکھتے پست آواز سے آپکے سامنے
باتین کرتے ہین اور مشورت عروہ نے قریش کو صلح کی دی حال جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نے تجویز کی کہ اپنی طرف سے کوئی شخص قریش کے پاس بطور سفارت کے بھیجین حضرت عمرؓ سے جانیکو
بطور سفارت کہا اونھون سے نے عرض کیا کہ قریش کی عداوت مجھہ سے معلوم ہی مجھہ سے

سفارت یعنی ایلچی گری کے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ

معاملہ اونکا نہ بنے گا پھر حضرت عثمان رض کا بھیجنا قرار پایا اونکے قرابت دار اور حمایت کرنیوالے
قریش مین بہت تھے حضرت عثمان قریش مین پونہچے اور پیغام آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا ادا کیا وہ اون سے بمحبت پیش آئے لیکن اس بات پر کہ عمرے کے لیے
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مکے مین آنے دین ہرگز راضی نہوے حضرت عثمان سے
کہا کہ اگر تم چاہو طواف کرلو تمھین ہم منع نہین کرتے حضرت عثمان رض نے کہا کہ مجھ سے
ہرگز ایسا نہوگا کہ بے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عمرہ کرلون بعضون
نے حضور مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عرض کیا کہ عثمان رض کو خوب موقع ملا کہ خوشی
خاطر عمرہ کرینگے آپ نے فرمایا کہ عثمان بے ہمارے ہرگز عمرہ نکرلین گے پھر لشکر مین خبر
مشہور ہوئی کہ حضرت عثمان کو کفار نے مار ڈالا شیطان نے یہ خبر لشکر مین پکارکے کہدی
آپ یہ خبر سنکے بہت جلال وغضب مین آئے اور ایک درخت سمرہ کے تلے بیٹھ گئے
آپنے سب اصحاب سے بیعت اس بات پر لی کہ جب تک جان باقی ہے کفار سے
لڑینگے اور منہ نموڑینگے سب اصحاب نے کمال خوشی سے بارادہ جان نثاری بیعت
کی آپ نے بایں جہت کہ یہ بیعت خدا تعالی کی جناب مین بہت مقبول ہونیوالی تھی
اور اہل بیعت کو درجات عالیات ملنے والے تھے حضرت عثمان رض کو بھی اوس بیعت مین
شریک کرلیا اور فرمایا کہ عثمان خدا و رسول کے کام مین گئے ہین اور اپنا بایان ہاتھ
سیدھے ہاتھ پر رکھا اور کہا کہ یہ ہاتھ میرا عثمان کے لیے ہے اور حضرت عثمان کی جانب سے
بیعت کرلی خدا تعالی اوس بیعت سے بہت راضی ہوا اور قرآن مجید مین اس باب
مین آیت بھیجی لَقَدْ رَضِيَ اللّٰهُ عَنِ الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ يُبَايِعُوْنَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ
فَعَلِمَ مَا فِيْ قُلُوْبِهِمْ فَاَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ عَلَيْهِمْ وَاَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيْبًا
وَّمَغَانِمَ كَثِيْرَةً يَّاْخُذُوْنَهَا ط وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا حَكِيْمًا ۔ بتحقیق اللہ تعالی
راضی ہوا مسلمانون سے جب بیعت کرتے تھے تم سے درخت کے تلے سو جان لیا

ذکر بیعت رضوان

ایک درخت خاردار

اللہ تعالی نے جو اونکے دلون مین تھا یعنی اخلاص قلبی کو پھر اوتارا اطمینان اور چین
اونپر اور انعام مین دی اونکو ایک فتح نزدیک اور بہت سی غنیمتین کہ لین گے اونکو
اور ہی اللہ زبردست حکمت والا ف فتح نزدیک سے مراد فتح خیبر ہی کہ بعد صلح حدیبیہ
کے بلا فصل ہوئی اور اس بیعت کو بیعت رضوان کہتے ہین اسلیے کہ رضوان یعنی
خوشنودی الٰہی اس بیعت کے سبب حاصل ہوئی اور حاضرین بیعت رضوان صحابہ مین
بہت ممتاز ہین جیسے اہل بدر اور سبکے لیے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
بشارت جنت کی دی ہی حال قریش کا جب بیعت مذکورہ کی خبر ہوئی ڈرے اور
سہیل بن عمرو کو حضور اقدس مین بھیجا اور آخرکار بوساطت سہیل کے صلح ٹھہری باین شروط
کہ اسسال جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بغیر عمرے کے پھر جاوین سال آیندہ
مین آکر عمرہ کرین مگر ہتھیار ساتھ نلاوین سوائے تلوارون کے کہ وہ بھی قراب مین
ہون قراب کہتے ہین اوس غلاف کو جو میان کے اوپر ہوتا ہی اور تین دن سے زیادہ
نہ ٹھہرین اور دس برس مدت صلح کی ٹھہری اس عرصے مین فیما بین لڑائی نہو اور
جو کوئی حلیف جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو اوس سے قریش نلڑین
نہ اوسکے مخالف کی مدد کرین اور حلفائے قریش سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
ایسا ہی معاملہ کرین حلیف کہتے ہین عہد موافقت باندھنے والے کو حلفا اوسکی جمع
ہی اور وہان بنی بکر اور بنی خزاعہ دو قبیلے تھے خزاعہ ساتھ آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے ہم عہد ہوئے اور بنی بکر ساتھ قریش کے اور یہ کہ جو کوئی قریش کیطرف
کا مسلمان ہو کے مدینے کو جاوے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب قریش طلب کرین
دیدین اور جو کوئی مسلمانون سے مرتد ہو کے قریش کے پاس چلا آوے اوسکو
قریش پھیر ندین یہ سب شرط چونکہ حسب مراد کفار قریش اور مسلمانون کے دبنے
کی تھین اکثر صحابہ کو کہ مملو شجاعت وغیرت سے تھے اور نظر اونکی اون حکمتون کو جو

ایسی صلح مین تھین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سوچ لین تھین نہین پہونچی تھی
بہت ناگوار ہوئین حتی کہ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے اس باب مین
بہت طیش کھایا اور حضور اقدس مین جاکے عرض کیا کہ یا رسول اللہ کیا آپ پیغمبر خدا نہین
ہین آپنے فرمایا بیشک ہون عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیا ہم حق پر اور دشمن ہمارے
باطل پر نہین ہین آپ نے فرمایا کیون نہین کہا پھر ہم ایسے دب کے کیون صلح کرین یعنی
آپ بیشک پیغمبر خدا ہین پھر ہم لوگ باآنکہ ہمراہی پیغمبر خدا کے اور مستوجب نصرت الٰہی
کے ہین کفار سے دب کے صلح کیون کرین آپنے فرمایا کہ مین بیشک رسول خدا کا ہون
اور اوسکے خلاف حکم نہین کرتا ہون پھر اونھون نے کہا کہ آپ نے فرمایا تھا کہ ہم
خانۂ کعبہ کو پہونچ کے طواف کرینگے آپ نے فرمایا کہ مین نے تم سے کیا یہ کہا تھا کہ اس
سال مین حضرت عمر نے کہا نہین آپنے فرمایا کہ سال آیندہ مین اوسکا ظہور ہوگا اور عمر
رضی اللہ عنہ نے یہ شرط کہ ہماری طرف سے جو اون مین جا ملے اوسکو وہ پھیر نہ دین
اور اونکے آدمی کو ہم پھیر دین سنتے ہی تعجب کرکے حضور مین عرض کیا تھا کہ آپ
اس شرط پر بھی راضی ہوتے ہین آپ نے مسکرا کے فرمایا کہ ہماری طرف کا جو مرتد
ہوکے اون مین جا ملیگا ہمارے کس کام کا ہے اوسکے پھیر لینے مین ہمین کیا
نفع ہے اون مین کا جو ہم مین آویگا اور ہم اوسے پھیر دینگے اللہ تعالی اوسکی کچھ
سبیل کردیگا حضرت عمر نے پھر جاکے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے گفتگو کی اور
اونسے بعینہ وہی جواب سنا ہر بات کا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا
حال صلحنامہ لکھنے کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی سے ارشاد فرمایا
کہا کہ لکھو بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ سہیل نے کہا کہ ہم رحمن کو نہین جانتے باسمک
اللّٰھم لکھو مسلمانون نے کہا ہم بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ہی لکھین گے
باسمک اللّٰھم نہ لکھین گے آپ نے فرمایا کہ باسمک اللّٰھم ہی لکھو اور

کہا لکھو هٰذَا مَا قَاضٰی عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَالْقُرَيْشُ یہ صلحنامہ ہی فیما بین محمد رسول اللہ اور قریش کے سہیل نے جو بانی صلح تھا کہا کہ ہم محمد کو اگر رسول اللہ جانتے تو اونکو خانہ کعبہ سے نہ روکتے رسول اللہ مت لکھو بلکہ محمد بن عبداللہ لکھو آپنے فرمایا کہ مین رسول اللہ بھی ہون اور ابن عبداللہ بھی ہون حضرت علی سے کہا کہ لفظ رسول اللہ محو کرکے بن عبداللہ لکھدو حضرت علی نے کہا کہ مین لفظ رسول اللہ کا محو نکرونگا پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے دست مبارک سے لفظ رسول اللہ کو محو کرکے بن عبداللہ لکھدیا آپ امی تھے اوسوقت لکھدینا آپ کا ان الفاظ کو بطور معجزے کے ہوا پھر صلحنامے کو مرتب کرکے اوسپر گواہیان طرفین کے اشخاص کی کرالین حال سہیل بن عمر بانی صلح کا بیٹا کہ ابوجندل اوسکا نام تھا مسلمان ہوگیا تھا اور اوسکے باپ نے اوسے مکے مین پا بزنجیر کر رکھا تھا وہ بھاگ کے لشکر اسلام مین آیا سہیل نے کہا کہ اسے ہمین دیدو تب صلح قائم رہیگی نہین تو صلح نہین رہیگی آپنے ابوجندل کو دیدیا ابوجندل نے مسلمانون سے کہا کہ ای جماعت مسلمین مسلمان کو مشرکین کے حوالے کیے دیتے ہو اہل اسلام خلاف شرط صلح کے کچھہ کرنسکے اور حوالہ بجبر اکیا کہ اونکے لیے کوئی سبیل کرے حال بعد اختتام صلح کے آپنے حکم دیا کہ اونٹ ہدی کے ہمین قربانی کرڈالو اور بال مونڈڈالو صحابہ نے کہ اس صلح سے بہت دلتنگ اور بکمال ملول تھے قربانی کے لیے اوٹھنے اور سر مونڈانے مین تاخیر کی آپ بسبب تاخیر سے ملول ہوکے زنانے مین تشریف لے گئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے انکو ساتھہ تھین سبب ملال کا پوچھا آپ نے بیان فرمایا اونھون نے عرض کیا کہ آپ اپنی ہدی قربانی فرماوین اور حجامت بنوائین بعد اوسکے پھر کسی کو مجال تخلف نہوگی آپنے نکل کے اپنی ہدی کو قربانی فرمایا اور حجام کو بلایا تب سب اصحاب نے اپنی اپنی ہدی کو قربانی کیا اور سر مونڈایا حال بعد فراغت کے قربانی ہدی

معجزہ

اور حلق سے آپ نے بجانب مدینہ کوچ فرمایا راہ مین سورۂ انا فتحنا نازل ہوئی اور
اوس سورت مین خدا تعالی نے بشارت فتح مکے کی اور فتح خیبر کی اور رضامندی
بیعت سے اور بہت تعریف اصحاب کی نازل فرمائی اور وعدہ جنت کا اونکے لیے
نازل فرمایا اور آپ بہت خوش ہوئے راہ مین اونٹ پر سوار اس سورت کو بخوش الحانی
کمال خوشی سے پڑھتے تھے انّا فتحنا لك فتحاً مّبيناً بیشک ہم نے فتح دی تمھین
فتح ظاہر اکثر مفسرین کے نزدیک اس سے فتح مکہ مراد ہی کہ بعد ہونے نقض عہد کے اسی
صلح حدیبیہ کے امور مین آپ نے لشکر کشی کی اور مکہ فتح ہوا اور بعضے مفسرین نے لکھا ہی
کہ اس فتح سے صلح حدیبیہ ہی مراد ہی کہ وہ سبب بہت فتوحات اور برکات کا ہوئی
حال وہ شرط صلح جو اصحاب کو بہت ناگوار تھی یعنی یہ کہ جو مکے سے مسلمان ہوکے آوے
اوسکو بوقت طلب کفار کے حوالے کرین ایک عجب رنگ لائی ایک شخص کہ ابو بصیر نام
تھا مسلمان ہوکے مدینے مین پونہچا کفار قریش نے دو آدمی اوسکے لینے کو بھیجے
آپ نے ساتھ کر دیا راہ مین مسجد مقام ذی الحلیفہ مین کھانا کھانے بیٹھے ابو بصیر نے
اون دونون مین سے ایک کی تلوار دیکھکر کہا کہ تمھاری تلوار تو بہت اچھی معلوم
ہوتی ہی دیکھون تو سہی اوس نے تلوار دیکھنے کو دی ابو بصیر نے اوسی تلوار سے
اوسکے مالک کو قتل کیا اور دوسرے کا ارادہ کیا وہ بھاگا بھاگتے بھاگتے مسجد
شریف مین پونہچا آپ نے دیکھکے فرمایا کہ ڈرا ہوا معلوم ہوتا ہی اوس نے
کہا میرا ساتھی مارا گیا اور میرا بھی یہی حال ہوگا اتنے مین ابو بصیر بھی وہان پونہچے
آپ نے فرمایا کہ عجیب لڑائی کا بھڑکانے والا ہی خوب ہوتا جو کوئی اوسکا ہوتا یعنی مددگار
اس ارشاد مین یہ ایما تھا کہ بھاگ جاوے اور مکے مین جو مسلمان کافرون کے پاس
ہین وہ اوس سے جا ملین وہ سمجھا کہ اگر مین ٹھہرونگا آپ مجھے بیشک پھر پھیر دینگے
وہ وہان سے چلدیا اور ایک جگہ پر کہ اودھر سے قافلے قریش کے گذرا کرتے تھے جا بیٹھا

قصہ ابو بصیر اور ابو جندل کا

پھر جو کے مین مسلمان ہوا وہین پونچا ابو جندل بھی وہین جا ملے یہانتک کہ ستر آدمی اور
بعضے کہتے ہین تین سو آدمی ابو بصیر کے ساتھ ہوگئے اودھر سے جو قافلہ کفار قریش
کا نکلتا لوٹ لیتے کفار کو مار ڈالتے قریش بہت تنگ ہوئے اور جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی حضور مین کہلا بھیجا کہ ہم شرط اپنی سے درگذرے آپ ہماری قرابت
کا لحاظ کرکے بطور صلۂ رحم یہ مہربانی کرین کہ اون لوگون کو وہان سے بلوالین،
آپ نے بلا بھیجا جسوقت نامۂ مبارک بحکم طلب پونچا ابو بصیر جو سب سے پہلے پونہچے تھے
اور سردار اس جماعت کے تھے اوسوقت حالت نزع مین تھے اونھون نے
ہاتھ مین لے لیا اور جان بحق تسلیم کی اور سب مسلمان مدینے مین حاضر ہوئے

## فصل سترہوین غزوۂ خیبر کے بیان مین

سنہ ۶ حسب مواہب
سنہ ۷ حسب مدارج

بعد رونق افروزی حضور اقدس کے مدینے مین حکم طیاری کا واسطے غزوۂ خیبر کے
نافذ ہوا اور صحابہ مین چرچا ہوا کہ خدا تعالی نے فتح خیبر کا اور غنائم کثیرہ کا وعدہ کیا ہے
یہود جو مدینے مین باقی تھے بہت جلے جسکا کسی مسلمان پر قرض آتا تھا اوس نے تقاضا
شدید کیا عبد اللہ بن ابی حدرد صحابی انصاری پر ابو شحم یہودی کے پانچ درم آتے تھے
اوس نے تقاضا کیا صحابی موصوف نے کہا کہ خدا تعالی نے فتح خیبر کا وعدہ کیا ہے
جب وہان کے غنائم مین مجھے مال ملیگا تب تیرا قرض بھی ادا کرونگا اوس یہودی
نے کہا کہ خیبر کا حال اور جگہ کا سا نہ سمجھو خیبر مین دس ہزار مرد جنگی ہین صحابی نے
خوب اوس یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ مردود تو ہمین ہمارے دشمنون سے ڈراتا ہے
وہ حضور اقدس مین نالشی ہوا عبد اللہ نے مقولہ اوس یہودی کا حضور اقدس مین عرض
کیا آپ نے زیر لب کچھ فرمایا پھر عبد اللہ سے ارشاد کیا کہ قرض اسکا ادا کردو اوسوقت
عبد اللہ رض نے ایک کپڑا اپنے کپڑون مین سے بیچا بقیمت تین درم اور دو درم ایک
صحابی سے قرض لیکر قرض اوسکا ادا کیا سلمہ بن اسلم نے کپڑا اونھین دیا وہ کپڑا پہنکے

غزوۂ خیبر کو گئے وہان بہت غنیمت اونکے ہاتھہ آئی اور ایک عورت قریبہ اوسی ابو شحم
یہودی کی اونھین ملی اونھون نے اوسے بہت قیمت کو بیچا حال آپ مع لشکر
خیبر پر جا پونہچے خیبریون کو پہلے سے خبر پہونچ گئی تھی اور پہرہ رکھتے تھے اور سوار
مسلح ہر شب قلعے سے نکلکر گشت کرتے تھے اوسدن سب سوگئے صبح کو قلعے کا دروازہ
کھول کر آلات زراعت لیکر نکلے تھے کہ لشکر ہمایون کو دیکھا دیکھنے والے نے پکار کے
کہا محمدؐ و الخمیس یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم مع پورے لشکر آ پونہچے ف خمیس پورے لشکر کو اسلیے
کہتے ہین کہ پورا لشکر وہ ہوتا ہی جس مین پانچون ٹکرے لشکر کے ہون مقدمہ
ساقہ میمنہ میسرہ قلب مقدمہ کہتے ہین آگے کے لشکر کو اور ساقہ پشت کے لشکر کو
اور میمنہ داہنی طرف والا اور میسرہ بائین طرف والا اور قلب بیچ کا لشکر جس مین
سردار ہوتا ہی یہ کہکے وہ لوگ جھٹ پٹ قلعے مین گھس گئے اور دروازہ قلعے کا
بندکر لیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے محاصرہ کیا سات قلعے خیبر مین تھے
سب قلعے بتدریج مفتوح ہوگئے مگر بعض قلعے والے خوب لڑے حال ایک قلعہ
لڑتا تھا آپنے ایک دن شام کو فرمایا کہ کل ایسے شخص کو مین نشان دونگا کہ خدا اوسے
دوست رکھتا ہی اور وہ خدا کو دوست رکھتا ہی اور خدا اوسکے ہاتھہ پر فتح دیگا صبح کو لوگ
منتظر تھے کہ یہ دولت کسکے نصیب ہو آپنے حضرت علیؓ کو پوچھا وہ بسبب عارضۂ درد چشم
کے حاضر نہین ہوئے تھے لوگون نے یہ عذر اونکا بیان کیا آپنے اونھین بلوایا جب وہ
آئے آپ دہن مبارک اونکی آنکھون مین لگا دیا فورًا آنکھین اونکی اچھی ہوگئین اور نشان
اونکو دیا اور قلعے پر یورش کے لیے فرمایا حضرت علیؓ مع لشکر متعین قلعے پر گئے اور خوب
لڑائی سخت کی اور مرحب نام ایک یہودی بڑا شجاع مشہور تھا اوسکو جاتے ہی حضرت
علی نے مقابلے مین قتل کیا اور اوسدن سات آدمی رئیس اور دلاور یہود کے حضرت
علی کے ہاتھہ سے قتل ہوے حال کتب تواریخ مین ہی کہ حالت لڑائی مین

معجزہ

حضرت علی کی سپر گر پڑی حضرت علی نے دروازہ قلعے کا کیواڑ اوکھاڑ لیا اور بطور سپر ہاتھ
مین لے لیا اور دن بھر لیے رہے بعد فراغت کے لڑائی سے اوسکو پیچھے پھینک دیا
اَسّی بالشت دور گرا اتنا بھاری تھا کہ سات آدمی ایک طرف سے دوسری طرف پھیر سکتے
اور اوس دن حسب اخبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قلعہ فتح ہو گیا **حال** یہود خیبر جو
باقی رہے آپ نے اونکے جلا وطن ہونے کا حکم دیا اور اموال اونکے اور باغات اور
زمین سب ضبط کر لیے یہود نے عرض کیا کہ آپ کو اور سب مسلمانون کو اپنے باغات اور زراعت
مین کام کرنے کو مزدورونکی حاجت ہوگی اگر ہمکو آپ جلا وطن نکرین تو ہم یہ کام کرینگے
آپ نے یہ بات اونکی قبول فرمائی اور ارشاد کیا کہ جبتک ہم چاہین تمھین رکھین گے
جب چاہین نکال دینگے اور بٹائی پر خدمت کے لیے اونھین رکھا پیداوار مین سے نصف
اونکا حصہ مقرر کر دیا عربی مین معاملہ بٹائی کو جو مخابرہ کہتے ہین وہ خیبر سے ہی
مشتق ہے **حال** فدک کہ ایک موضع خیبر سے ملحق ہے وہان کے لوگون نے آپ سے اس
طرح صلح چاہی کہ آدھی زمین فدک کی آپکو دین اور آدھی اپنے پاس رکھین آپنے
قبول فرمایا **حال** حضرت صفیہ غنائم خیبر مین سے دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کے حصے مین آئین
تھین آپ نے اون سے اونھین لے لیا پھر آزاد فرما کے اون سے نکاح کر لیا آپ نے
اونکے رخسارے پر ایک نیلا داغ پایا سبب اوسکا پوچھا عرض کیا کہ جب آپ خیبر کو
محاصرہ کیے تھے مینے خواب مین دیکھا کہ چاند میری بغل مین آیا ہے مینے یہ خواب
اپنے شوہر سے کہا اوس نے ایک طپانچہ ایسا زور سے مارا کہ رخسارہ نیلا ہو گیا
اور کہا کہ تو چاہتی ہے کہ اس بادشاہ کی بغل مین سووے یہ نیلا داغ اوسی طپانچے
کا اثر ہے بادشاہ اوس نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کہا اور مطابق خواب کے واقع ہوا
**حال** آپ خیبر مین تشریف رکھتے تھے کہ حضرت جعفر بن ابی طالب مع اور مہاجرین
حبشہ کا

سے کے وہین تشریف لائے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے آنے سے بہت خوش
ہوئے اور استقبال کر کے حضرت جعفر سے معانقہ کیا اور اونکی پیشانی چومی اور فرمایا
کہ مین کہہ نہین سکتا کہ مین فتح خیبر سے زیادہ خوش ہوا یا جعفر کے آنے سے اور حضرت
ابو موسی اشعری مع اشعریین کے بھی خیبر مین آئے اوسی کشتی پر جسپر حضرت جعفر آئے
تھے اور حضرت اسماء بنت عمیس سے روایت ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا
کہ اورون کی ایک ہجرت ہی اور تمھاری ای کشتی والو دو ہجرتین ہین ف وجہ دو
ہجرتون کی ظاہر ہی کہ وہ کشتی مہاجران حبشہ کی تھی پہلے مکے سے حبشے کو ہجرت
کر گئے تھے پھر وہان سے مدینے کو ہجرت کر آئے اور ابو موسی اور اون کے ہمراہیون
کو بسبب ہمراہی مہاجران حبشہ کے یہ شرف حاصل ہوا حال ایک یہودیہ نے کہ جورو
سلام بن مشکم کی نام اوسکا زینب بنت حارث تھا خیبر مین گوشت بکری کا پکا کر بھیجا
اوسنے سن لیا تھا کہ آپ کو بکری کے دست کا گوشت بہت پسند ہی سو اوسنے
دست ہی کے گوشت مین زہر داخل کیا اور حضور اقدس مین بھیجا آپنے ایک لقمہ
منہ مین ڈالا اور فرمایا کہ اس دست نے مجھ سے کہدیا کہ مجھ مین زہر ملا ہی ایک
صحابی نے اوس گوشت مین سے کچھ کھا لیا تھا اونکا انتقال ہو گیا آپ نے
اوس یہودیہ کو بولا کے پوچھا اوس نے کہا کہ مینے زہر اس لیے دیا تھا کہ اگر
آپ پیغمبر نہون گے ہم آپ کی آفت سے نجات پاوینگے اور جو پیغمبر ہون گے آپ کو
معلوم ہو جاویگا اور کچھ ضرر نہوگا اور آپ نے اوسے چھوڑ دیا اور بعضون نے لکھا ہی
کہ اوسے قتل کیا عوض اوس صحابی کے جو مر گئے حال عرب کے وہان گدھے
کا گوشت کھایا کرتے تھے کچھ ہانڈیان چولھون پر چڑھین تھین آپ نے پوچھا
کیا پکتا ہی عرض کیا گدھے کا گوشت آپ نے فرمایا یہ حرام ہی اور ہانڈیان اولٹوا دین
اور متعے کے لیے بھی غزوۂ خیبر مین منع فرمایا چنانچہ صحیح بخاری مین حضرت علی رضی اللہ عنہ

وجہ دو ہجرتون کی ... (حاشیہ)

سے روایت ہے اور استبصار کتاب شیعہ مین بھی ابو جعفر طوسی سے نے روایت حدیث تحریم متعہ کی حضرت علی سے نقل کی ہے لیکن متعہ غزوۂ اوطاس مین پھر مباح ہوا تھا پھر حرام ہوا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ متعہ حرام ہے قیامت تک یہ حدیث صحیح مسلم مین موجود ہے

## فصل اٹھائیسوین عمرۃ القضا کے بیان مین

سنہ

بعد ایک مدت سال کے صلح حدیبیہ سے حسب شرط صلح مذکور آپ واسطے عمرۃ القضا کے مکے کو مع اصحاب کے تشریف لیگئے اور آپ نے حکم فرمایا کہ سفر حدیبیہ مین جو ساتھ تھے وہ ضرور چلین مکے مین پہونچکے عمرہ کیا وہان حضرت میمونہ بنت حارث سے نکاح کیا بعد تیسرے دن کے قریش نے تقاضا کیا کہ حسب شرط آپ کوچ کر جاوین آپنے فرمایا کہ مین اگر ٹھہر جاؤن تو تم لوگون کی دعوت بطور ولیمے کے کرون وے بولے کہا کہ ہمین تمھاری دعوت منظور نہین آپ کوچ کر جاوین آپ وہان سے اوسی دن مدینے کو روانہ ہوئے

## فصل انتیسوین اسلام خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ کے بیان مین

سنہ

وقائع زمان ہجرت سے بعد صلح حدیبیہ کے ایک یہ ہے کہ خالد بن الولید اور عمرو بن العاص اور عثمان بن طلحہ بن ابی طلحہ حجبی کہ صاحب مفتاح کعبہ تھا مکے سے مدینے مین آکے مشرف باسلام ہوئے آپنے اونکے آنیکے باب مین ارشاد کیا تھا کہ مکے نے اپنے جگر گوشے مدینے کو پھینک دیے مشکوۃ شریف مین حضرت عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ جب مین اسلام لایا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بیعت کے واسطے ہاتھ دراز فرمایا مینے ہاتھ کھینچ لیا آپنے پوچھا کیون مینے کہا کچھ شرط کیا چاہتا ہون آپنے پوچھا کیا شرط ہے مینے کہا کہ میرے گناہ پچھلے سب بخشے جاوین آپ نے فرمایا تمھین نہین معلوم ہے کہ اسلام سب پچھلے گناہ مٹا دیتا ہے اور ہجرت سب پچھلے گناہ مٹا دیتی ہے آپ اکثر حضرت عمرو بن العاص کو لشکر کا امیر کرکے بھیجا کرتے تھے صحیح بخاری مین ہے کہ ایک مرتبہ یہ سردار لشکر تھے سفر مین انھین نہانے کی حاجت ہوئی سردی شدت

پڑی تھی انھون نے تیمم کیا اور کہا خدا تعالی نے فرمایا ہی لَا تَقْتُلُوْٓا اَنْفُسَكُمْ یعنی مت قتل کرو تم اپنی جانون کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنی اور اس بات پر کچھہ اعتراض نہین کیا اور معتبر کتابون مین یہ ہی کہ حضرت معاویہ بھی بعد صلح حدیبیہ کے قبل فتح مکے کے مسلمان ہوئے تقریب التہذیب کتاب اسماء الرجال مین کہ بہت معتبر ہی بھی مسلمان ہونا معاویہ کا قبل فتح مکہ لکھا ہی

## فصل بیسوین تحریر مکاتیب کے بیان مین

بعد صلح حدیبیہ کے وقائع سنین ہجرت مین سے یہ ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اکثر بادشاہون اور والیان ملک کو نامے لکھے اور طرف اسلام کے دعوت کی ہرقل بادشاہ روم کو کہ شاہنشاہ نصاری کا تھا اور نجاشی بادشاہ حبشہ کو کہ وہ بھی نصاری تھا اور مقوقس حاکم اسکندریہ و مصر کو اور پرویز شاہ فارس کو کہ پوتا نوشیروان کا تھا اور اور والیان ملک کو اور لوگون نے عرض کیا کہ عجم بے مہر کے خط قبول نہین کرتے تب آپ نے مہر کھدوائی مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ اور چاندی کی انگشتری مین مہر تھی آپ سیدھے ہاتھہ کی چھنگلی مین اکثر پہنے رہتے تھے اور بعد آپکے وہ انگشتری حضرت ابوبکر کے پاس رہی پھر حضرت عمر رض کے پھر حضرت عثمان رض کے اور اونکے ہاتھہ سے بیر اریس مین کہ اوسکے کنارے بیٹھے تھے گر پڑی اور بہتیرا تلاش کروائی نملی اور اوسی دن سے امورات خلافت راشدہ مین بے انتظامی شروع ہوئی اور انتظام ریاست دینیہ جیساکہ چاہیے قائم نرہا محققین نے لکھا ہی کہ انگشتری مبارک خاصیت انگشتری سلیمانی رکھتی تھی کہ اوسکے گم ہونے سے انتظام بگڑ گیا اور پہلے آپ نے سونے کی انگوٹھی بنوائی تھی اور اصحاب نے بھی آپ کو دیکھہ کے سونے کی انگوٹھیان بنوائین پھر آپ نے سونے کی انگوٹھی اوتار ڈالی اور فرمایا کہ سونا مردون پر حرام ہی اور چاندی کی انگوٹھی بنوائی اصحاب نے بھی سونے کی

انگوٹھیاں دو رکین حال ہرقل کے پاس جب نامۂ مبارک پونہچا اوس نے بہ تعظیم رکھا
اوس نامے مین یہ تھا یہ خط ہی محمدؐ رسول اللہ کی جانب سے ہرقل سردار روم کو ہم
تمھین اسلام کی طرف بلاتے ہین اسلام لاؤ سلامت رہو اگر نمانوگے تو تم پر تمھاری
رعیت کا بھی گناہ ہوگا پھر یہ آیت لکھی تھی یَآ اَهْلَ الْكِتٰبِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ
سَوَآءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ اَلَّا نَعْبُدَ اِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهٖ شَيْئًا وَّلَا يَتَّخِذَ
بَعْضُنَا بَعْضًا اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۚ فَاِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِاَنَّا مُسْلِمُوْنَ
ای کتاب والو آؤ طرف ایسی بات کے جو برابر ہی ہمارے اور تمھارے درمیان کہ
نہ پوجین سوائے اللہ کے کسی کو اور نہ ٹھہراوین بعضے ہمارے بعضون کو رب سوائے
اللہ کے پھر اگر وہ منہ پھیرلین تو تم کہدو کہ تم گواہ رہو کہ ہم مسلمان ہین صحیح بخاری
مین ابوسفیان سے روایت ہی کہ مین مع ایک قافلے قریش کے اون دنون شام
مین تھا جب خط آپ کا پاس ہرقل کے پونہچا اوس نے کہا کہ تلاش کرو اس شخص
کے وطن کا کوئی آدمی یہان ہو تو میرے پاس لے آؤ اور لوگ مجھے مع ہمراہیون
کے لے گئے اوسنے کہا جو اون سے یعنی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے قریبتر
ہو وہ آگے ہو بیٹھے ابوسفیان ہی اقرب تھے آگے ہو بیٹھے پھر اوسنے ترجمان سے
یعنی اوس آدمی سے جو عربی اور رومی دونون زبانین جانتا تھا اور بادشاہ کی
باتون کا ترجمہ ابوسفیان سے اور ابوسفیان کی باتون کا ترجمہ بادشاہ سے کرتا تھا کہا
کہ اوسکے ساتھیون سے کہدو کہ یہ کچھ جھوٹھ کہے تو تم بتا دیجیو پھر ہرقل نے پوچھا کہ یہ
شخص جو تم مین دعوی پیغمبری کا کرتا ہی نسب مین کیسا ہی ابوسفیان نے کہا کہ بہت اعلی ہی
پھر پوچھا کہ دعوی نبوت سے پہلے تم نے کبھی کسی بات مین اوسے جھوٹھا پایا یا نہین کہا
نہین پھر پوچھا کہ اوسکے باپ دادے مین کوئی بادشاہ تھا ابوسفیان نے کہا نہین پھر
پوچھا کہ اس سے پہلے تم مین کسی نے دعوی پیغمبری کا کیا تھا کہا نہین پوچھا بڑے آدمیون

بیان حال ہرقل وقت وصول نامہ مبارک

نے بیشتر اتباع اونکا کیا ہی یا غریبون نے کہا غریبون نے پوچھا جماعت اونکی روز بروز
بڑھتی جاتی ہی یا کم ہوتی جاتی ہی کہا بڑھتی جاتی ہی پوچھا جو کوئی مسلمان ہوتا ہی
بسبب ناپسند کرنے اسلام کے مرتد بھی ہو جاتا ہی کہا نہین پوچھا لڑائی مین ہمیشہ تم
غالب رہتے ہو یا وہ کہا کبھی ہم غالب رہتے ہین کبھی وہ پوچھا خلاف عہد بھی کرتے ہین
یا نہین کہا نہین اور اب ہمارے اونکے درمیان مین عہد ہوا ہی دیکھین خلاف اوسکے
کرتے ہین یا نہین ابوسفیان نے بوقت روایت کہا کہ سارے سوال و جواب مین سوائے
لا و نعم کے مین اور کوئی بات بڑھا نہ سکا سوا اتنی بات کے جو اخیر جواب مین بڑھائی
اور چونکہ ابوسفیان اون دنون کافر تھا یہ بھی اوسوقت کے حال مین بیان کیا کہ مجھے
ڈر اس بات کا تھا کہ اگر کچھہ جھوٹھہ کہونگا مشہور ہو جائیگا نہین تو مین جھوٹھہ بھی کہدیتا
بعد استفسار حالات کے ہرقل نے کہا کہ پہلے سوال کے جواب مین تم نے کہا کہ پیغمبر
نسب مین اعلی ہین سو اللہ جل جلالہ پیغمبر عالی نسب کو ہی کرتا ہی اور جب آدمیون
کے معاملے مین اوسنے کبھی جھوٹھہ نہین بولا تو تعجب ہی کہ خدا تعالی پر جھوٹھہ باندھے
اور اگر باپ دادے مین اوسکے کوئی بادشاہ ہوتا تو یہ خیال ہوتا کہ اسی بہانے سے اپنے
باپ دادے کا ملک لینا چاہتا ہی اور اگر پہلے کسی نے دعوی پیغمبری کیا ہوتا تو یہ گمان ہوتا
کہ تقلید سابق دعوی کرتا ہی اور اتباع پیغمبرون کے ہمیشہ پہلے غریب لوگ ہی ہوتے ہین
اور اللہ تعالی روز بروز جماعت اونکی بڑھاتا ہی اور جب حلاوت دین حق کی دل مین
آجاتی ہی پھر آدمی اوس دین کو نہین چھوڑتا ہی اور لڑائی مین بھی یہی حال ہوتا ہی
کہ کبھی دشمن پیغمبرون کے غالب ہو جاتے ہین اور آخر کو غلبہ پیغمبرون کو ہی ہوتا ہی
اور خلاف عہد بھی انبیا نہین کرتے پھر ہرقل نے کہا کن باتون کا حکم دیتے ہین
ابوسفیان نے کہا کہ نماز کا زکوۃ کا اقارب سے سلوک کرنے کا حرام سے بچنے کا ہرقل
نے کہا کہ اگر جو باتین تمنے بیان کین سچی ہین تو وہ پیغمبر ہین اور جو مین پہونچ سکتا تو

اوسکے حضور مین حاضر ہوتا اور جو مین وہان ہوتا اوسکے پانون دھوتا اور عنقریب جہانتک اوسکے
قدم ہین یہان اونکا ملک ہو جاویگا ابو سفیان سنے کہا کہ پھر ہمین رخصت کیا مین سنے
کہا کہ بڑا ہو گیا کام ابن ابی کبشہ کا کہ بادشاہ روم اوس سے ڈرتا ہی کفار پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم کو ابن ابی کبشہ کہتے تھے براہ شرارت اس علاقے سے کہ ابی کبشہ حلیمہ آپ کی دودھ پلانیوالی
کے شوہر کا نام تھا حال ہرقل کے دل مین تصدیق نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
بخوبی آگئی تھی اور اوس سنے ارادہ بھی کیا کہ مسلمان ہو جاوے مگر طمع بادشاہی سنے
اوسے محروم رکھا صحیح بخاری مین ہی کہ ایکدن اوسنے سب نصاری کو شہر حمص کی کوٹھی
مین جمع کیا اور کیواڑ بند کروا دیے پھر اوسنے کہا ایک بات تمھارے بھلے کی کہتا ہون
یہ پیغمبر جو عرب مین پیدا ہوے ہین انکا دین اختیار کرو یہ سچے پیغمبر ہین اگر ایسا
نکروگے ملک تم سے چھن جاویگا یہ سنتے ہی سب بہت ناخوش ہوئے اور وہان سے
نکل جانے کا قصد کیا کیواڑ بند پائے اور آمادہ فساد ہوئے تب ہرقل سنے کہا کہ
مین سنے یہ بات تمھارے آزمانے کیواسطے کہی تھی مین خوش ہوا کہ تم اپنے دین پر
مضبوط ہو تب سب نے اوسے سجدہ کیا حال ایک شخص ضغاطر نام علماے نصاری مین بہت معظم
اور مکرم اوسکے نزدیک تھا اور بڑھا تھا ہرقل سنے سفیر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم سے کہ دحیہ کلبی تھے کہا کہ اس شخص سے تم جاکے اپنے پیغمبر کا حال کہو اگر وہ ایمان
لاوے گا تو سب نصاری ایمان لاوینگے انھون سنے جاکر اوس سے احوال آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کا کہا سنتے ہی اوس سنے اپنا عصا ہاتھ مین لیا اور سپید کپڑے
پہن سکے باہر نکلا اور کلیسا مین جہان بہت بڑے بڑے نصاری جمع تھے گیا اور
کہا کہ مین پیغمبر عربی پر ایمان لایا اور بیشک وہی پیغمبر ہین جنکی عیسیٰؑ سنے خبر دی ہی
اور پچھلی کتابون مین خبر ہی تم بھی ایمان لاؤ یہ سنتے ہی نصاری اوسپر دوڑ پڑے
اور مارتے مارتے اوسے مار ڈالا ہرقل سنے یہ حال سنکے کہا میرا بھی ایسا ہی حال

کرینگے اگر مین ایمان لاؤن ف بڑے بڑے علماے نصاری اور اکثر بادشاہ اونکے
ہمیشہ اقرار نبوت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کرتے رہے اور جنکے توفیق ایزدی رفیق
ہوئی ایمان لائے اور جو بے نصیب تھے باوصف اوسکے کہ تصدیق آپ کی اونکے
دل مین آگئی محروم رہے اور بحیرا اور نسطورا اور نجاشی ایک بادشاہ حبشے کا تھا
کہ ذکر اونکا اوپر ہو چکا اور ہرقل اور ضغاطر کا یہان ذکر ہوا اور بیشمار ایسے تھے
اور علماے یہود کا بھی ایسا ہی حال تھا حضرت عبد اللہ بن سلام اور امثال اونکے
ایمان لائے اور بہتیرے باوصف یقین کرنے آپ کی نبوت کے بسبب حسد اور
حب جاہ کے محروم رہے **حال** نجاشی ایک بادشاہ نصاری کا کہ والی ملک حبشے
کا تھا بمجرد پہونچنے نامۂ مبارک کے ایمان لایا اور بکمال تعظیم پیش آیا اور آپ کو جواب
بہ تعظیم و توقیر تمام مشعر ایمان اپنے اور خوبی دین اسلام کے لکھا اور موزے وغیرہ
تحف و ہدایا آپ کو بھیجے اور اس نجاشی کا نام اصحمہ تھا ہر بادشاہ حبشے کو نجاشی
کہتے تھے اسی نجاشی کے عہد مین مہاجران حبشہ حضرت عثمان اور حضرت جعفر وغیرہ
مکے سے ہجرت کر گئے تھے اور اسی نجاشی کی بروز وفات سنہ ۹ مین آپنے مدینۂ طیبہ
مین خبر موت بیان فرماکے نماز جنازہ غائبانہ پڑھی تھی اور نکاح ام حبیبہ بیٹی ابوسفیان
کا کہ ساتھ اپنے شوہر سابق کے حبشہ کو ہجرت کر گئین تھین بعد انتقال اوس شوہر کے اسی
نجاشی نے بموجب حکم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ آپکے منعقد کیا تھا اور اس نجاشی کے
بعد جو نجاشی ہوا تھا اوسکو بھی آپ نے نامہ لکھا تھا مگر اوسکا حال معلوم نہین ہوا کذا فی
المواہب **حال** مقوقس بادشاہ مصر و اسکندریہ نے بوقت پہونچنے آپ کے نامے کے بہت
تعظیم کی اور تحف اور ہدایا آپکو بھیجے دو لونڈی ماریۂ قبطیہ اور شیرین کہ ماریہ آپکے تصرف
مین رہین اور ابراہیم ابن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اونکے بطن سے پیدا ہوئے
اور ایک خچر سفید کہ نام اوسکا دلدل تھا منجملہ اون ہدایا کے تھے **حال** پرویز کے پاس جب

بیان حال نجاشی بعد
وصول نامہ مبارک

نامۂ مبارک پونہچا اوس نے جب دیکھا کہ عنوان نامے مین لکھا ہی من محمد
رَّسُوْلِ اللّٰہِ اِلیٰ کِسْریٰ عَظِیْمِ فَارِسْ یہ خط محمد رسول خدا کا ہی کسریٰ سردار فارس
کو جھنجلا کے نامۂ مبارک کو پھاڑ ڈالا اور کہا کہ اپنا نام میرے نام سے پہلے کیون لکھا اور
باذان اوسکی جانب سے ملک یمن کا صوبہ دار تھا اوسکو لکھ بھیجا کہ وہ شخص جو دعوی
پیغمبری کا کرتے ہین اونکو یہان بھیجدے دو آدمی تیز و چالاک اونکے پاس بھیجدے
کہ اونکو لیاوین باذان نے دو آدمی مدینے کو بھیجے اور آپ کو خط لکھا کہ تم ان دونون
آدمیون کے ساتھ کسریٰ کے پاس چلے جاؤ وہ دونون حضور اقدس مین حاضر ہوئے
داڑھیان مونڈین مونچھین بڑی آپ نے اون سے پوچھا کہ تمھین ایسی صورت بنانے کا
کسنے حکم دیا ہی اونھون کہا ہمارے رب کسریٰ نے آپ نے فرمایا کہ میرے رب نے
تو مجھے یہ حکم دیا ہی کہ داڑھی رکھو مونچھین کتراؤ اون دونون شخصون کے دل مین اگرچہ
رعب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا بہت آیا کہ بدن اونکا تھرتھراتا تھا لیکن گفتگو اونھون نے
بے باکانہ کی اور کہا کہ تم پاس کسریٰ کے چلے چلو نہین تو کسریٰ کا مزاج بہت برا ہی
وہ تمھارے ملک عرب کو تباہ کر ڈالیگا آپ نے دونون سے کہا کہ ٹھہرو کل آئیو صبح
کو اون دونون سے کہا کہ رات شیرویہ نے پرویز کو مار ڈالا تم چلے جاؤ اور وہ رات
منگل کی اور دسوین جمادی الاولی سنہ ہجری کی تھی وہ روانہ ہوکے باذان کے پاس
پونہچے اور حال بیان کیا باذان نے کہا کہ اگر یہ خبر سچی ہی تو وہ بیشک پیغمبر ہین اور سب
ملوک سے پہلے مین مسلمان ہو جاؤنگا اونھین دنون نامہ شیرویہ کا بنام باذان اس
مضمون کا پونہچا کہ پرویز ظالم تھا لہذا مین نے اوسے قتل کیا اور تمکو تمھارے عہدے
پر قائم رکھا اور جو شخص کہ دعوی پیغمبری عرب مین کرتے ہین اون سے کچھ تعرض مت کرو
جب تک میرا حکم اس باب مین نہ پہنچے باذان اوسی وقت مع اپنے دونون بیٹون کے
مسلمان ہو گیا اور سب اہل یمن اور فارس جو وہان تھے مسلمان ہو گئے اور آنحضرت صلی اللہ

سنہ ہجری

علیہ وسلم کو اپنے اسلام سے خبر دی اور کسری نے جو نامۂ مبارک پھاڑ ڈالا آپ نے اوسکے
لیے یہ بد دعا کی اللھم مزقھم کل ممزق یا اللہ پاش پاش کر دے اوسکو یعنی خاندان
کسرای کو خوب پارہ پارہ اور مطابق اوسکے ہوا کہ خاندان کسری کی سلطنت جو ہزار ہا سال
سے چلی آتی تھی اور ایسی بڑی سلطنت پردۂ زمین پر کوئی نتھی بالکل پاش پاش اور نیست
نابود ہوگئی اور بہت تھوڑے زمانے مین نام ونشان اوسکی سلطنت کا نرہا اور ہرقل نے
جو نامۂ مبارک کو بتعظیم رکھا ملک اوس کے خاندان کا قائم رہا اگرچہ اکثر ملک
اونکا اہل اسلام کے تصرف مین آگیا لیکن بالکل سلطنت اونکی نہ مٹی

معجزہ

## فصل اکیسوین سریۂ حضرت ابو عبیدہ کے بیان مین جس مین سمندر نے عنبر ماہی لشکر کو توشے کے لیے دی تھی

۸ھ بخاری مین اس سریہ کا نام غزوۂ سیف البحر لکھا ہے

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم جہاد مین بڑی کوشش کرتے تھے اور بہت تکلیفین اوٹھاتے تھے
بعضے مرتبہ جہاد مین بسبب قلت توشے کے یہان تک نوبت پونہچی کہ درختون کی پتی
جھاڑ جھاڑ کے کھائی وہ غزوۂ ذات الخبط کہلاتا ہی خبط کہتے ہین پتی جھاڑنے کو اوس
لشکر کے حضرت ابو عبیدہ سردار تھے توشہ اوس مین نرہا سمندر کے کنارے پر لشکر چلا
جاتا تھا سمندر نے ایک بہت بڑی مچھلی کہ عنبر اوسکا نام ہی کنارے پر لشکر کی طرف
پھینک دی اتنی بڑی مچھلی تھی کہ آدھے مہینے تک سارے لشکر کا قوت اوس سے رہا لشکر
مین تین سو آدمی تھے اوس مچھلی کی پسلی کی ایک ہڈی حضرت ابو عبیدہ نے کھڑی کروائی
تو بہت اونچا شتر اوسکے تلے سے نکل گیا اوسکی آنکھ کے حدقے مین منون آٹا خمیر
کیا کرتے تھے صحابہ نے بعد معاودت کے مدینے مین آپ سے اوس مچھلی کا ذکر کیا آپ نے فرمایا
کہ خدا تعالی نے جو تمھین رزق دیا ہی کھاؤ اور اگر کچھہ اوس مین سے باقی ہو تو مجھے بھی دو مین
بھی کھاؤن چنانچہ کچھہ گوشت اوس مچھلی کا حضور اقدس مین بھیجا اور آپ نے تناول فرمایا

## فصل بائیسوین غزوۂ موتہ کے بیان مین

۸ھ ذکر غزوۂ موتہ

ایک قاصد کو آپ کے راہ مین شہر موتہ کے حاکم شرحبیل نے قتل کیا وہ قاصد حارث بن عمیر ازدی

تھا نامہ آپ کا حاکم بُصری کو لیے جاتا تھا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس قاتل کی لشکر بھیجا تین ہزار آدمی اور زید بن حارثہ کو امیر کیا اور فرمایا کہ اگر زید شہید ہو جاوین تو جعفر بن ابی طالب کو اور جو وہ شہید ہو جاوین تو عبد اللہ بن رواحہ کو امیر کیجیو اور جو وہ بھی شہید ہو جاوین تو مسلمان ایک کو مسلمانون مین سے امیر کر لین ایک یہودی نے یہ سن کے کہا کہ اگر انبیاے بنی اسرائیل مین سے کوئی اس طرح نام لیتا تو وہ سب شہید ہوتے سو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بیان مین بھی ویسا ہی ہوا جب لشکر وہان پہونچا دشمن نے بہت بڑا لشکر جمع کر لیا لاکھ آدمی سے زیادہ اوسکے پاس ہو گئے مسلمانون کو تردد ہوا اور پہلے مشورہ یہ ہوا کہ لڑائی مین توقف کرین اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو واسطے بھیجنے مدد کے لکھین پھر یہ بات قرار پائی کہ ہمارا لڑائی مین کچھ نقصان نہین اگر مارے گئے تو شہید ہونگے اور اگر فتح ہوگی تو عین مراد ہی اور کفار کے مقابل ہوئے اور لڑائی سخت کی اور داد مردانگی اور شجاعت کی دی پہلے حضرت زید بن حارثہ نشان لیکے بڑھے اور شہید ہوئے پھر حضرت جعفر نے علم لیا اور داہنے ہاتھ مین اونکے علم تھا وہ کٹ گیا تب اونھون نے علم اسلام بائین ہاتھ مین تھاما وہ بھی کٹ گیا تب اونھون نے علم کندھون اور بازوون کے زور سے تھاما آخر کار شہید ہوئے اور علم حضرت عبد اللہ بن رواحہ نے لے لیا وہ بھی شہید ہوئے تب مسلمانون نے خالد بن الولید رضی اللہ عنہ کو امیر کیا اور اونکی حسن تدبیر اور شجاعت سے لڑائی فتح ہوئی صحیح بخاری مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت وقوع لڑائی کے حال بیان کر دیا تھا کہ زید نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر جعفر نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر عبد اللہ بن رواحہ نے نشان لیا اور شہید ہوئے پھر ایک خدا کی تلوار نے نشان لیا اور فتح ہوئی آپ یہ فرماتے جاتے تھے اور آنسو آنکھون سے جاری تھے

معجزہ

فقط اللہ جل جلالہ نے حجاب دور کر دیا تھا کہ مدینے مین سے بیٹھے ہوئے آپ نے سو
کوس سے زیادہ دور کا حال دیکھ کے بیان فرمایا تھا پہلی امارت خالد بن الولید
رضی اللہ عنہ کو اس لڑائی مین ملی اور تب سے ہی خطاب سیف اللہ کا ملا اور حضرت
جعفر کے حق مین آپ نے یہ ارشاد فرمایا کہ اونھین دو پر ملے ہین فرشتون کے ساتھ
بہشت مین اوڑتے پھرتے ہین لقب اونکا جعفر طیار اسی سبب سے ہوا ہی خدا تعالی
کی راہ مین دونون ہاتھ کٹے تھے اوسکے بدلے مین اونھین پر ملے آپ عبد اللہ بن جعفر
کو پکارتے تھے یا ابن ذی الجناحین ای بیٹے دو پر والے کے اور آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسدن حضرت جعفر کے گھر کھانا بھیجا اور فرمایا کہ جعفر کے گھر آدمیون
کو بسبب غم کے کھانا پکانے کا اتفاق نہوا ہوگا اون کے گھر کھانا بھیجو اور تین دن تک اونکی تعزیت کے لیے مسجد مین بیٹھے

## فصل تیئیسوین غزوہ فتح مکے کے بیان مین

جب اللہ جل جلالہ کو منظور ہوا کہ مکہ فتح ہو کر شوکت عظیمہ اسلام کی ظاہر ہو اور کفر ذلیل
ہو کر جزیرہ عرب سے نیست و نابود ہو جاوے سامان اوسکا یہ ہوا کہ خزاعہ کہ عہد مین
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صلح حدیبیہ مین ہو گئے تھے اور بنی بکر کہ عہد مین قریش کے
ہو گئے تھے آپس مین لڑے اور زیادتی بنی بکر کی تھی کہ شبخون خزاعہ پر مارا اور بیس آدمی
اون مین سے مارے گئے اور قریش نے اونکی خفیہ مدد کی بلکہ عکرمہ بن ابی جہل وغیرہ
بعضے سردار خود بھی منہ چھپا کر مدد کو گئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اوسی وقت باعلام
الٰہی خبر ہوئی بلکہ خزاعہ کے رجز پڑھنے والے نے اوسی وقت رات مین آپ کو پکارا
اور آپ سے استغاثہ کیا اور مدد چاہی آپ کو خدا تعالی نے اوسکی آواز پہونچائی آپنے
اوسکا جواب دیا لبیک لبیک لبیک اور اوسوقت آپ زنانے مین وضو کرتے تھے
حضرت میمونہ نے جنکے حجرے مین آپ تھے لبیک آپ کا سن کے پوچھا کہ کس کے جواب
مین آپ فرماتے ہین آپ نے فرمایا کہ راجز خزاعہ کا مجھے پکارتا ہی اور مجھ سے فریاد کرتا ہی

کہ قریش نے بنو بکر کی مدد کی کہ وہ ہم پر شبخون لائے اور آپ نے صبح کو حضرت عائشہ سے کہا کہ رات خزاعہ مین ایک بات ہوئی حضرت عائشہ نے کہا کہ یا رسول اللہ کیا آپ کا گمان ہے کہ قریش عہد شکنی پہ جرأت کرینگے حال آنکہ تلوار نے اونھین فنا کر دیا ہے آپ نے فرمایا کہ اونھون نے عہد توڑا اسلیے کہ خدا تعالی کا اونمین ایک حکم ظاہر ہو پھر تین دن کے بعد عمرو بن سالم خزاعی نے حضور اقدس مین پہونچکر روبرو اصحاب کے سب حال نظم مین عرض کیا حال بعد وقوع اس قصے کے قریش کو ڈر ہوا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جو خبر ہو گی تو بیشک فوج کشی کرینگے اور ابو سفیان کو حضور اقدس مین بھیجا کہ حال دریافت کر آوے اور مدت صلح کی اور کچھ زیادہ کرلا دے ابو سفیان مدینے کو گیا ام حبیبہ بیٹی ابو سفیان کی ازواج مطہرات مین تھین پہلے اونکے پاس گیا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بچھونے پر بیٹھنا چاہا ام حبیبہ نے بچھونا لپیٹ دیا ابو سفیان نے کہا کہ مجھے بچھونے پر بیٹھنے نہین دیتی ہو ام حبیبہ نے کہا کہ تم مشرک ہو نجاست شرک سے بھرے ہوے ہو یہ بوریا جناب سید الطاہرین کے بیٹھنے کا ہے اسلیے لپیٹ دیا ابو سفیان نے کہا کہ مجھسے الگ ہونے کے بعد تیری خو بدل گئی ہے ام حبیبہ نے کہا کہ خدا تعالی نے مجھے اسلام کی ہدایت کی ہے اور اے باپ تو سردار قوم کا ہے اور عقل کا دعوی کرتا ہے اور مسلمان نہین ہو جاتا ہے اور پتھرون کو پوجتا ہے ابو سفیان نے کہا کہ تعجب ہے کہ تو نے میری بے حرمتی کی اور مجھے کہتی ہے کہ باپ دادا کا دین چھوڑ دون اور ناخوش ہو کے وہان سے اوٹھ آیا اور حضور اقدس مین جاکر تجدید عہد کے لیے گفتگو کی آپنے کچھ جواب نہ دیا بعد ازین حضرت ابو بکر سے جاکر اپنا مطلب کہا حضرت ابو بکر نے عذر کیا اور کہا مین اس باب مین گفتگو نہین کر سکتا اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت فاطمہ نے بھی ایسا ہی جواب دیا مگر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے مزاج مین ظرافت تھی جب ابو سفیان نے بہت مبالغہ کیا کہ کچھ تدبیر بتاؤ حضرت

علیؓ نے کہا کہ تم مسجد شریف مین آپ نکے سامنے کھڑے ہو کے پکار کے کہدو کہ مین نے قریش کو امان دی محمدؐ میری امان نہ توڑینگے تم بڈھے آدمی سردار قریش سکے ہو اسطرح کہدو ابوسفیان سنے کہا کہ اگر مین ایسا کرون تو مفید ہو گا حضرت علی نے کہا کہ یہ مین نہین جانتا جو بات میرے خیال مین آئی سو مین سنے کہدی ابوسفیان سنے ویسا ہی کیا اور مسجد شریف مین جا کر اوسی طرح کہدیا بعد ازان مکے کو روانہ ہوا وہان پونہچنے کے بعد قریش سے سب حال بیان کیا سبھون نے بہت نفرین کی اور کہا کہ نہ تو خبر صلح کی لایا کہ اطمینان ہوتا اور نہ خبر لڑائی کی لایا کہ طیاری کرتے اور علیؓ نے تجھ سے ٹھٹھا کیا تھا اور تو نہ سمجھا اور ویسا ہی کر گذرا ہند زوجۂ ابوسفیان سنے کہ بہت زبان دراز تھی بھی بہت لعنت اور ملامت ابوسفیان کو کی حال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے طیاری لشکرکشی کی مکے پر فرمائی اور خبرین بند کردین کہ قریش کو آپ کے عزم کی خبر نہو جائے اونکے سر پر جا پونہچین حاطبؓ بن ابی بلتعہ نے ایک قریش کو خط لکھا اور آپ کے عزم کا حال اوس مین تحریر کیا اور ایک عورت کو دیا کہ چپکے سے لیکے مکے کو روانہ ہوئی اللہ تعالی نے اس حال سے آپ کو مطلع فرمایا آپنے حضرت علی اور زبیر اور مقداد رضی اللہ عنہم کو بلا کے فرمایا کہ جھپٹ کے مکے کی راہ پر روضۂ خاخ تک جاؤ وہان ایک عورت مع خط کے جاتی ہی اوسے لے آؤ یہ تینون صاحب گھوڑا دوڑاتے روضۂ خاخ تک کہ ایک جگہ مکے کی راہ مین ہی پونہچے وہان ایک عورت ملی تلاشی مین اوسکے پاس کوئی خط نہ نکلا حضرت علی نے تلوار نکال کر اوس عورت کو دھمکایا اور کہا کہ پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نے ہم سے جھوٹھ خبر تو نہین دی ہی خط تیرے پاس بیشک ہی اگر تو مجھے نہ دیگی تو مین تجھے ننگا کرونگا تب اوس نے سر کے بالون کے جوڑے مین سے خط نکال کے دیا حضور اقدس مین لے آئے اوس خط مین لکھا تھا بنام سرداران قریش کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مع لشکر جرار تم پر آتے ہین اور اگر وہ تنہا بھی تم پر قصد کرین تو خدا تعالی

قصۂ خط حاطب بن بلتعہ

معجزہ

(حاطب بجا واو) ... فاعل ... بن ابی بلتعہ ... صحابی رضی اللہ عنہ [illegible]

اونکو تبہر غالب کرے تم اپنی فکر کرو آپنے حاطب کو بلاکے حال پوچہا اونھون نے اقرار کیا اور کہا کہ مین نے یہ کام براہ ارتداد نہین کیا بلکہ وجہ اوسکی یہہ کہ اور سب مہاجرین کی مکے مین ایسی قرابت ہی جسکی جہت سے قریش اونکے وہان کے وہانکے اقارب اور عیال واطفال کی محافظت کرینگے اور مین ذات قریش مین سے نہین ہون جس سے وہ میرے عیال واموال کی محافظت کرین اور یہ مین جانتا ہون کہ اللہ تعالی آپ کو فتح دیگا میرے اس لکھنے سے کچھہ ضرر نہوگا آپنے فرمایا سچ کہتا ہی حضرت عمر رضؓ نے کہا اجازت ہو تو اس منافق کی گردن مارون آپ نے فرمایا کہ ای عمر یہ اہل بدر سے ہی اور تم نہین جانتے ہو ای عمر کہ اللہ تعالی نے ایک توجہ خاص کی اہل بدر پر اور اونہین کہا اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ عہ یعنی جو تمھارے جی مین آوے کرو مین نے تمھین بخش دیا یہ سنکر حضرت عمر پر رقت طاری ہوئی رونے لگے اور کہا کہ خدا اور خدا کا رسول خوب جانتا ہی اور آپنے حاطب بن ابی بلتعہ کو رخصت کر دیا کچھہ سزا نہ دی حاصل آپنے مع لشکر مہاجرین وانصار و دیگر قبایل عرب کے کوچ فرمایا بارہ ہزار آدمی لشکر ظفر پیکر مین تھے اور کوچ بکوچ روانہ ہوئے راہ مین حضرت عباس ملے کہ ہجرت کیے ہوئے آتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ عباس کی ہجرت آخری ہی جیسے میری نبوت آخری ہی اور حضرت عباس سے آپ نے فرمایا کہ اسباب مدینے کو بھیجدو اور تم ساتھ چلو جب قریب مکے کے پہنچے منزل مر الظہران عہ مین آپ نے ارشاد کیا رات مین کہ ہر آدمی اپنے خیمے کے آگے آگ روشن کرے عرب کا دستور تھا لشکر مین آگ روشن کیا کرتے تھے موافق اوسکے آپ نے یہ حکم دیا حضرت عباس نے یہ خیال کیا کہ اگر ایکبارگی یہ لشکر مکے پر پہونچ جاویگا قریش سب تباہ ہو جاوینگے لشکر سے نکلکر جانب مکہ روانہ ہوئے کہ کوئی اگر ملجاوے تو زبانی اوسکی قریش کو

عہ کذا فی البخاری باب فضل من شہد بدرا ...

عہ مر الظہران ...

کہلا بھیجین کہ اپنے بچاؤ کے واسطے کچھہ صورت کرلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم رحیم ہین اگر
بتضرع و نیازمندی پیش آوین گے آپ رحم فرماوین گے اودھر سے ابوسفیان اور حکیم
بن حزام اور بدیل بن ورقا اس طرف کو آئے تھے مکے کے لوگون نے خبرین دریافت
کرنے کو بھیجا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی لشکرکشی کا اونھین خوف تھا مگر کچھہ حال معلوم
نتھا جب پشتہ مر الظہران پر چڑھے آگ کی روشنی دیکھہ کے متحیر ہوئے آپس مین گفتگو کرنے لگے
بدیل نے کہا کہ قبیلہ خزاعہ کی آگ ہے ابوسفیان نے کہا اونکی جماعت اتنی نہین ہے کہ
اتنی آگ ہو اونکے لشکر کی ہو حضرت عباس وہان پہونچے اور اونکی باتین سنین اور ابوسفیان
کی آواز پہچان کے اوسکو پکارا اور اوسنے اونکو پہچانا اور حال پوچھا حضرت عباس نے
حال کہا بلکہ اوسے اپنے ساتھہ لشکر مین لے گئے ابوسفیان کو حضرت عمرؓ نے دیکھہ کر چاہا
کہ اوسے قتل کرین حضرت عباس نے کہا کہ مینے امان دی ہے حضرت عمرؓ چھپٹے کہ حضور
اقدس سے اجازت قتل ابوسفیان کی لے لین حضرت عباس ابوسفیان کو لیکے پہلے پہونچے
حضرت عمرؓ نے حضور مین پہونچکے عرض کیا کہ یہ دشمن خدا ابوسفیان بے ایمان اور بے امان
آتا ہے حکم ہو تو اوسکی گردن مارون حضرت عباس نے کہا کہ مین نے امان دی ہے حضرت
عباسؓ اور حضرت عمرؓ مین اسباب مین گفتگو ہونے لگی آپ نے دونون کو روک دیا اور
حضرت عباس سے کہا کہ ابوسفیان کو لیکے اپنے خیمے مین رکھو صبح لے آئیو صبح کو حضرت عباس
ابوسفیان کو حضور اقدس مین لے گئے آپ باخلاق پیش آئے اور فرمایا کہ افسوس اے ابوسفیان
ابتک تو نہین اعتقاد کرتا کہ سوا خدا کے اور کوئی لائق پرستش کے نہین ابوسفیان نے
کہا میرے ماباپ آپ پر فدا ہون آپ بڑے رحیم اور کریم ہین باوصف میری ایسی
عداوت کے ایسی مہربانی فرماتے ہین واقعی سوا خدا کے اور کوئی نہین نہین تو ہماری
مدد کرتا آپ نے فرمایا کہ کیا ابھی وہ وقت نہین آیا کہ تو میری تصدیق کرے پیغمبری کی ابوسفیان
نے تامل کیا حضرت عباس نے کہا کہ اب تامل کا وقت نہین ایمان لاؤ نہین تو عمر آگے

له حکیم بروزن [illegible] حزام بکسر [illegible] بدیل بضم [illegible] ورقا بفتح واو و سکون را [illegible] اس فصل کے مسلمان ہونے [illegible] اللہ علیہ [illegible]

ابھی تمھارا سر کاٹ لے گا ابوسفیان نے کہا اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰہِ بعد ازین آپ سے ابوسفیان رخصت ہو کے روانہ ہوا حضرت عباس نے عرض کیا کہ مجھے خوف ہی کہین ابوسفیان مکے مین جا کے مرتد نہو جاوے آپ اوسے جانے ندیجیے اور سب لشکر اوسکو دکھایا جاوے کہ ہیبت اسلام کی اوسکے دل مین سما جاوے آپ نے فرمایا کہ بہتر ہی ابوسفیان کو ٹھہرالو اور سارے لشکر کو اوسے دکھاؤ حضرت عباس نے ابوسفیان کو پیچھے اوسکے جا کے بلایا اور اوسے لیکے ایسی جگہہ جا بیٹھے جہان سے سب لشکر کا مرور ہوا ابوسفیان کے سامنے رسالے سوارون کے اور غول پیدلون کے الگ الگ ساتھ اپنے امیرون کے نکلنے لگے ابوسفیان کی آنکھین کھل گئین حضرت عباس سے کہنے لگا کہ تمھارے بھتیجے بڑے بادشاہ ہوگئے حضرت عباس نے کہا پیغمبری ہی یا بادشاہی غرض کہ ابوسفیان نے سب لشکر دیکھا حضرت عباس نے بوقت اسلام ابوسفیان کے حضور اقدس مین عرض کیا تھا کہ ابوسفیان اپنی نمود اور ظہور سرداری کو بہت دوست رکھتا ہی کچھہ اوسکے لیے ایسی بات ارشاد ہو جاوے جس مین اوسکا فخر ہو آپ نے فرمایا مَنْ دَخَلَ دَارَ اَبِیْ سُفْیَانَ فَھُوَ اٰمِنٌ یعنی جو داخل ہوا ابوسفیان کے گھر اوسے امان ہی اور آپ نے فرمایا جو مسجد حرام مین داخل ہوا اوسے امان ہی جو ہتھیار ڈالدے اوسے امان ہی اور جو دروازہ اپنا بند کر لے اوسے امان ہی بعد ازین موکب ہمایون داخل مکہ ہوا اور آپ نے فرمایا کہ جب تک کوئی لڑائی تم سے نکرے قتال نکرو ایک جانب سے عکرمہ بن ابی جہل اور صفوان بن امیہ کچھہ جماعت لیکر مقابل ہوئے اوس جانب لشکر حضرت خالد بن ولید کا تھا اونھون نے اون سے قتال کیا لڑائی سخت ہوئی مسلمانون نے مارتے مارتے قریب دروازۂ مسجد حرام تک کافرونکو پہونچایا چوبیس آدمی کافرون مین سے بیس بنی بکر کے اور چار ہزیل کے مارے گئے اور دو مسلمان شہید ہوئے

مین آواز دی در یا ہون کہ جنگ کے سوا کوئی مجھکو نہی نہین اور مین آرا جو پانچ ہو کو تم اسے رسول بن منیحم ۱۲

**حال** ایک مسلمان عکرمہ کے ہاتھ سے شہید ہوا آپ نے یہ خبر سنکر تبسم فرمایا اصحاب کو تعجب
ہوا آپ نے وجہ تبسم یہ ارشاد فرمائی کہ قاتل اور مقتول کو دیکھا ساتھ بہشت مین چلے
جاتے ہین اس سے سامعین کا تعجب اور زیادہ ہوا اسواسطے کہ عکرمہ کافر تھا اور
کافر کا بہشت مین جانا محال اور عکرمہ کا مسلمان ہوجانا بہت دشوار جانتے تھے
مگر آپ کی پیشین گوئی کے مطابق واقع ہوا کہ عکرمہ بعد ازین مسلمان ہوگیا چنانچہ
آگے اسکا ذکر مشرح آویگا **حال** ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم مکے مین داخل ہوئے حضور اقدس مین استغاثہ ہوا کہ خالد اہل مکہ کو قتل
کیے ڈالتے ہین آپ نے ایک آدمی بھیجا کہ خالد سے کہدے اِرْفَعْ عَنْهُمُ السَّيْفَ
تلوار قریش سے اوٹھالو اوسنے جاکے کہا ضَعْ فِيهِمُ السَّيْفَ یعنی تلوار قریش مین
رکھو خالد رضی اللہ عنہ نے اور بھی قتل مین گرمی کی یہانتک کہ ستر آدمی کافر قتل ہوئے
آپ نے خالد پر عتاب کیا اور سبب نماننے حکم کا پوچھا خالد نے عرض کیا کہ مجھے حکم آنحضرت
کا نہین پونہچا بلکہ حکم قتل کا پونہچا تھا آپ نے اوس شخص حکم لیجانے والے سے پوچھا اوسنے
کہا کہ راہ مین ایک شخص مہیب سر آسمان پر پانٔون زمین مین مجھے ملا اور اوسکے ہاتھ مین ایک
حربہ تھا اوسنے مجھسے کہا تو یون کہدے ضَعْ فِيهِمُ السَّيْفَ یعنی قریش پر
شمشیر زنی کرو نہین تو مین تجھے اس حربے سے قتل کرونگا مجھ پر ایسا رعب غالب
ہوا کہ سوا اس بات کے کچھہ کہنسکا معلوم ہوا کہ وہ شخص مہیب فرشتہ تھا اور منظور جناب
ایزدی یہ تھا کہ ستر آدمی مقتولان احد کے برابر قتل ہوجاوین اسلیے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے بروز احد جبکہ حضرت حمزہ چچا آپ کے شہید ہوئے تھے کہا تھا
کہ مین اگر قریش پر قابو پاؤنگا ستر آدمی اون مین سے قتل کرونگا سو خدا تعالیٰ
نے آپ کی بات کو سچا کردیا یہ قصہ روضۃ الاحباب ماخوذ معارج النبوۃ مین ہے **حال** بوقت
داخل ہونے مکے کے آپ نے بنظر تواضع بجناب ایزدی سر مبارک بہت جھکا دیا

معجزہ ۵

قصۂ عجیب

یہان تک کہ کجاوے سے ریش مبارک لگ گئی یہ خیال کرکے کہ مکے سے کس طرح سے نکلنے کا
اتفاق ہوا تھا اور کس عظمت اور شوکت سے رب العزۃ نے داخل کیا اور ایک روایت
مین ہی کہ آپ نے پالان پر ہی سجدہ کیا حال مکے مین پہونچکے اُم ہانی بنت ابی طالب
کے گھر مین جاکے غسل آپ نے فرمایا اور آٹھہ رکعتین چاشت کی نماز کی پڑہین
اُم ہانی نے عرض کیا کہ میرا بھائی علی فلانے کو قتل کیا چاہتا ہی اور مینے اوسے
امان دی ہی وہ حضرت ام ہانی کے شوہر کے اقارب مین سے تھا آپنے فرمایا
جسے تم نے امان دی اوسے مین نے بھی امان دی حال بڑے بڑے سردار
قریش شہر کے چھوڑ کے بھاگ گئے اور جو حاضر ہوئے اونکا قصور معاف ہوا
اور آپ نے جان بخشی کی اون سے آپنے پوچھا کہ تمھارا مجھسے کیا گمان ہی مین تمھارے
ساتھہ کیا کرونگا اونھون نے کہا کہ ہم یہ کہتے ہین کہ آپ برادر کریم ہین ہمارے
مالک ہوئے ہین ہم پر رحم فرماوینگے آپ نے فرمایا کہ مین تمھارے حق مین وہ
کہتا ہون جو یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیون سے کہا تھا لَا تَثْرِیْبَ
عَلَیْکُمُ الْیَوْمَ ط یَغْفِرُ اللّٰہُ لَکُمْ وَھُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ یعنی تم پر آج کچھہ
ملامت نہین بخشے تمھین اللہ تعالی اور وہ زیادہ رحم کرنیوالا ہی سب رحم کرنیوالون سے
حال گرد خانہ کعبے کے مشرکین نے تین سو ساٹھہ بت رکھے تھے اور پانون اونکے
سیسے سے جما دیے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جسوقت وہان تشریف لے گئے
ایک لکڑی آپ کے ہاتھہ مین تھی آپ یہ آیت پڑھتے تھے جَآءَ الْحَقُّ وَزَھَقَ
الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ کَانَ زَھُوْقًا یعنی آیا حق اور مٹا باطل بیشک باطل
ہی مٹنے والا اور لکڑی سے آپ بتون کی طرف اشارہ کرتے تھے سو جسکے
منہ کی طرف اشارہ فرماتے تھے وہ بت چت گر پڑتا تھا اور جسکی پشت کی طرف
آپ اشارہ فرماتے تھے وہ اوندھا گر پڑتا تھا اس طرح سب بت اوکھڑ اوکھڑ

معجزہ ۵۳

کے گر پڑے اور تصویرین جو دیوار کعبے پر کھینچی تھین اوسکو آپ نے چاہ زمزم کے
پانی منگوا کے دُھلوا ڈالا اون مین حضرت ابراہیم اور حضرت اسمعیل کی صورتین
جو تھین اون کے ہاتھون مین تیر قمار کے بنا دیے تھے آپ نے فرمایا کہ مشرکین
خوب جانتے ہین کہ ان دونون پیغمبرون نے یہ کبھی کام نہین کیا برا و شرارت
اونکے ہاتھون مین تیر قمار کی صورت بنا دی تھی ف یہ جو مشہور ہی کہ اونچے بتون
کے اوتارنے کے لیے حضرت علی کو جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
اپنے دوش مبارک پر چڑھایا حضرت علی نے عرض کیا تھا کہ آپ میرے کندھون
پر سوار ہون فرمایا کہ تم بار نبوت نہ اوٹھا سکوگے اور مین بار ولایت اوٹھالونگا
سو شاہ عبد العزیز صاحب نے تحفہ اثنا عشریہ مین لکھا ہی کہ جب بت اشارے سے
گر پڑے تو اسباب کی کیا حاجت تھی اور شاید یہ امر اندر کعبے کے بتون مین واقع
ہوا ہو حال گیارہ مرد اور چھ عورتون کا خون آپ نے ہدر فرمایا تھا یعنی جہان
پاؤ مار ڈالو مرد تو یہ ہین عکرمہ بن ابی جہل صفوان بن امیہ اور وحشی قاتل حمزہ رض
عبد اللہ بن سعد بن ابی سرح کعب بن زہیر اور ہبار بن اسود اور عبد اللہ بن زبعری
و عبد العزی بن خطل اور مقیس بن صبابہ اور حارث بن طلاطلہ اور حویرث بن نقید
خطل بفتح خا معجمہ و طائے [illegible] کذا فی القاموس
یہ چار پچھلے قتل ہوئے باقی سب اسلام لائے اور محفوظ رہے اور عورتین ایک ہند
تھی زوجہ ابو سفیان اور قرتنا اور قریبہ اور ارنب اور سارہ اور ام سعد یہ چارون
پچھلی قتل ہوئین حال عبد العزی بن خطل آکر کعبے کے پردون سے لپٹ گیا لوگون
نے حضور اقدس مین یہ حال عرض کیا آپ نے فرمایا وہین مار ڈالو چنانچہ قتل کر ڈالا
اللہ جل جلالہ نے اوسدن حرم مین اجازت قتل کی آپ کو دی تھی لہذا آپ نے
وہین قتل کرنے کا حکم دیا اور وہ پہلے مدینے مین آکے مسلمان ہو گیا تھا آپ نے
اوسکا نام عبد اللہ رکھا تھا پہلے عبد العزی تھا آپ نے ایک قبیلے کی زکوۃ لینے کو اوسکو

بھیجا تھا اوس سفر مین اوسنے اپنے خدمتگار کو کہ کھانا پکانے مین اوسنے دیر کی تھی مار ڈالا پھر اس ڈر سے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم قصاص مین اوسے قتل کرینگے مدینے کو گیا اور زکوٰۃ کا مال لیکے مرتد ہوکے مکے کو چلا گیا سو آپ نے اوسکا خون ہدر کیا تھا کہ مارا گیا **حال** مقیس بن صبابہ کا یہ جرم تھا کہ اوسکے بھائی ہشام کو ایک انصاری نے مشرک جانکے قتل کیا تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دیت دلوا دی مقیس نے بعد لینے دیت کے انصاری کو قتل کیا اور مرتد ہوکے بھاگ گیا روز فتح ایک گوشے مین اور مشرکون کے ساتھہ نکے مین شراب پی رہا تھا نمیلہ بن عبد اللہ لیثی کو خبر ہوئی اونھون نے اوسے قتل کیا **حال** حارث بن طلاطلہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ایذائین دیتا تھا حضرت علی نے اوسے قتل کیا **حال** حویرث بن نقید کو بھی حضرت علی نے قتل کیا گھر مین بیٹھہ رہا تھا حضرت علی اوسکے دروازے پر اوسکی تلاش کے لیے گئے گھر مین سے کہا کہ جنگل کو گیا ہی حضرت علی وہان سے چلے آئے تب وہ گھر سے نکلا حضرت علی کو مل گیا اونھون نے قتل کیا اور وہ شاعر تھا ہجو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی کیا کرتا تھا اسلیے خون اوسکا ہدر ہوا تھا **حال** عکرمہ بن ابی جہل کا یہ حال ہوا کہ وہ مکے سے بھاگ گیا ام جمیل اوسکی جورو مسلمان ہو گئی اور اوس نے حضور اقدس مین عرض کیا کہ عکرمہ کو امان ملے آپ نے عکرمہ کو امان دی اور ام جمیل نے جاکر عکرمہ سے کہ وہ جہاز پر چڑھہ کے ارادہ بھاگ جانے کا رکھتا تھا حال بیان کیا اوسنے کمال تعجب کیا باوصف اپنی ایسی عداوت کے امان کو محال سمجھتا تھا اوس نے کہا کہ مین ایسی ایذائین آپ کو دیتا رہا اسپر بھی مجھے امان دی ام جمیل نے کہا کہ آپ ایسے کریم اور رحیم ہین کہ تعریف آپکی نہین ہو سکتی عکرمہ ام جمیل کے ساتھہ ہو لیا راہ مین عکرمہ نے ام جمیل سے ارادہ مباشرت کا کیا ام جمیل نے نمانا اور کہا کہ تو

۵۱ نمیلہ بضم نون بفتح میم تصغیر نام صحابی کنانی لیثی رضی اللہ عنہ

۵۲ حویرث بضم حاء مہملہ بلفظ تصغیر بن نقید بنون و قاف بر بلفظ تصغیر

بیان حال ام حکیم (marginal note, partly illegible)

۵۳ ... ام جمیل ... رضی اللہ عنہا

مشرک ہی جب تک مسلمان نہو تجھ سے صحبت حلال نہین عکرمہ نے حضور مین آکر براہ تعجب
عرض کیا کہ یہ عورت کہتی ہی کہ آپ نے مجھے امان دی ہی آپ نے کہا کہ سچ کہتی ہی
مین نے تجھے امان دی ہی عکرمہ نے کہا کہ اتنا حلم سواے پیغمبر کے دوسرے سے نہین ہو سکتا
اور اوسی وقت مسلمان ہو گیا پھر حضرت عکرمہ کمال مقبول ہوئے لکھا ہی کہ قرآن مجید
دیکھ کے اونھین حالت وجد کی ہوتی تھی کہنے لگتے تھے هٰذَا كِتَابُ رَبِّي هٰذَا كِتَابُ رَبِّي
اور حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے بارہ لشکر اپنی ابتداے خلافت مین واسطے
دفع فتنۂ مرتدین اور قتال کفار کے جو مامور کیے تھے اون مین ایک لشکر کے سردار
عکرمہ بھی تھے اور اوسی عہد مین جنگ اجنادین مین شہید ہوئے حال صفوان بن امیہ
کو آپ نے مہلت دی یہان تک کہ غزوۂ حنین واقع ہوا اوسکے لیے آپ نے کچھ زرہین
صفوان سے بطور عاریت لین اور بعد فتح حنین کے کہ غنیمت بہت اہل اسلام کے ہاتھ
آئی تھی اور ایک پہاڑ سارا غنیمت کی بھیڑون اور بکریون اور دنبون سے
بھرا ہوا تھا صفوان بن امیہ نے دیکھ کے تعجب کیا اور کہا کیا بہت مواشی ہین آپ نے
فرمایا کہ یہ سب کی سب مینے تمھین ہبہ کین اوسی وقت صفوان مسلمان ہو گئے اور کہا
کہ اتنی سخاوت سواے نبی کے دوسرے سے نہین ہو سکتی حال وحشی الحبار کی آکے
مسلمان ہو گیا اور قصور اوسکا معاف ہو گیا اور بعضے مورخین نے لکھا ہی کہ اوسنے
مہلت لی تھی جب یہ آیت نازل ہوئی قُلْ يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ أَسْرَفُوا عَلَىٰ
أَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَحْمَةِ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ يَغْفِرُ الذُّنُوبَ جَمِيعًا إِنَّهُ
هُوَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ تو کہہ اے بندو میرے جنھون نے ظلم کیا ہی اپنی جانون
پر مت نا امید ہو رحمت خدا سے بیشک اللہ بخشتا ہی سب گناہون کو وہی ہی بڑا
بخشنے والا نہایت مہربان تب وحشی مسلمان ہوا اور حالت اسلام مین اوسکے ہاتھ سے
یہ بہت اچھا کام ہوا کہ مسیلمہ کذاب جسنے جھوٹھا دعوی پیغمبری کا کیا تھا عہد ابوبکر صدیق

[illegible]

بیان اسلام وحشی

بیان کسیقدر حال عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا

مین اوسکے ہاتھ سے مارا گیا حال عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کا قصور یہ تھا کہ وہ کاتب وحی تھا کبھی آخر آیات مین اس جنس کے کلمے مین جیسے وَاللہُ سَمِیْعٌ عَلِیْمٌ یا اِنَّ اللہَ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ہی اوس نے تغیر و تبدیل کی اور کبھی قبل اسکے کہ آپ ارشاد کرین اس جنس کا کلمہ اوسکی زبان پر گذر گیا آپ نے فرمایا کہ یہی لکھ لو اوس نے لوگون مین کہنا شروع کیا کہ محمد کو خبر نہین ہوتی مین جو چاہتا ہون لکھدیتا ہون اور مجھ پر بھی وحی آتی ہی اور مرتد ہو کے بھاگ گیا

فائدہ

فائدہ علمی امور مین تجربے سے یہ بات ثابت ہوئی ہی کہ شاگرد اور سامعین کے دل پر استاد یا عالم کے افاضے کا اکثر عکس پڑتا ہی کہ قبل بتانے کے ایک بات جو استاد یا عالم کو بتانی منظور ہوتی ہی شاگرد یا سامع کے دل مین آجاتی ہی سو یہ معاملہ ابن سعد کا کہ بعضے کلمات اوسکی زبان پر جاری ہوگئے اسی طرح کا تھا مگر شیطان نے اوسے گمراہ کیا کہ وہ مرتد ہوگیا اور وہ رضاعی بھائی حضرت عثمانؓ کا تھا حضرت عثمانؓ اوسے اپنے ساتھ حضور اقدس مین لے آئے اور بمبالغہ تمام اوسکی سفارش کی کہ قصور اوسکا معاف ہوا اور اسلام اوسکا قبول ہوا بعد ازین جب وہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتا مارے شرم زمانہ ارتداد کے بھاگ جاتا حضرت عثمان رضہ نے یہ حال حضور اقدس مین عرض کیا آپ نے فرمایا شرما گئے نہین روبرو آیا کرے حضرت عثمانؓ کے عہد مین افریقیہ انھین عبداللہ بن سعد بن ابی سرح کے ہاتھ پر فتح ہوا وہ حاکم مصر تھے اور بعد شہادت حضرت عثمانؓ کے واسطے بچنے کے مسلمان کے خون سے کسی طرف شریک نہوئے حال کعب بن زہیرؓ کا قصور تھا کہ اوس نے ہجو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی کی تھی پہلے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر سن کے اپنے بھائی کو واسطے دریافت حال کے بھیجا تھا وہ آکے بسبب سابقۂ معرفت کے حضرت ابو بکر صدیق سے ملا اور اونکی ہدایت سے حضور اقدس مین حاضر ہو کر مسلمان ہوگیا کعب کو یہ بات ناگوار ہوئی

کہ بغیر میرے مشورے کے کیون مسلمان ہو گیا اور کچھ اشعار لکھ بھیجے اون مین سے ایک بیت یہ ہے
شعر سَقَاكَ اَبُوْبَكْرٍ بِكَاْسٍ رَدِيَّةٍ + فَاَنْهَلَكَ الْمَامُوْرُ مِنْهَا وَعَلَّكَا +
پلایا تجھے ابو بکر نے برا پیالہ پھر سیراب کیا تجھے مامور نے اوس سے اور مکرر دیا مامور محاورے
مین اوس شخص کو کہتے ہین جسے جن سے رابطہ ہو اور جن کا امر اوسے پونہچے یہ کنایہ کیا
تھا اوس نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اور ہجو بہی اوس نے کہی تھین اسلیے خون
اوسکا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہدر فرمایا تھا بعد فتح مکے کے ہاتھ نہ آیا جب آپ
مدینے مین رونق افروز ہوئے بقصد مدینہ روانہ ہوا دن کو چھپ رہتا رات کو چلتا
آپ مسجد شریف مین تشریف رکھتے تھے ایکبارگی مسجد کے دروازے پر اونٹنی بٹھاکر
اوس نے کہا مین کعب بن زہیر ہون اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ اور حضور مین حاضر ہو کر قصیدۂ بانت سعاد جو نعت مین لکھا تھا سنایا
آپ خوش ہوئے اور ردائے مبارک صلے مین عنایت فرمائی قصیدے کے اس شعر مین شعر
اِنَّ الرَّسُوْلَ لَسَيْفٌ يُّسْتَضَاءُ بِهٖ + مُهَنَّدٌ مِّنْ سُيُوْفِ الْهِنْدِ مَسْلُوْلٌ +
آپ نے اصلاح فرمائی لسیف کی جاگہ لنور کر دیا اور سیوف الہند کی جاگہ سیوف اللہ
کر دیا اور آپ نے کعب سے پوچھا کہ یہ شعر تیرا ہی ہے شعر سَقَاكَ اَبُوْبَكْرٍ بِكَاْسٍ
رَدِيَّةٍ + فَاَنْهَلَكَ الْمَامُوْرُ مِنْهَا وَعَلَّكَا + اوس نے براہ ذہانت دو حرف اوس
شعر مین اسطرح سے بدل دیے جس سے وہ شعر ہجو کا نرہا بلکہ مدح کا ہو گیا کہا مین نے ردیہ دال
سے نہین کہا ہے بلکہ واو سے کہا ہے یعنی خوش گوار اور مامور نہین کہا ہے بلکہ مامون
کہا ہے یعنی وہ شخص کہ امانت دار ہین خدا کی وحی مین آپ کعب کی حاضر جوابی اور
جودت ذہن سے بہت راضی ہوئے منقول ہے کہ حضرت معاویہ نے اپنے ایام خلافت
مین دس ہزار دینار کعب کو ردائے مبارک کی قیمت کے دیتے تھے اونھون نے نہ بیچی
اور کہا تبرک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا مین ہرگز نہ بیچون گا بعد وفات اونکے اونکی اولاد سے

امیر معاویہ نے بیس ہزار کو ر داسے مبرک خرید لی **حال** ہبار بن اسود کا یہ جرم تھا کہ جب
بی بی زینب صاحبزادی کو اون کے شوہر ابو العاص نے بموجب عدے کے مکے سے
مدینے کو ہودج مین بٹھلا کر ساتھ ابورافع اور مسلمہ بن اسلم کے کہ بحکم آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم اونکے لینے کو گئے تھے روانہ کیا ہبار نے ساتھ چند اوباش قریش کے راہ مین
پہونچ کے ایک نیزہ بی بی زینب کے مارا وہ ایک پتھر پر گر پڑین اور حمل اونکا ساقط ہوا
اور وہ بیمار ہوکے اوسی صدمے سے مرگئین اس لیے آپ نے اوسکا خون ہدر کیا تھا ایام
فتح مین مکے مین نملا بعد مراجعت حضور اقدس کے مدینے کو آپ ایکدن اصحاب مین بیٹھے تھے
کہ یکبارگی ہبار نے آکے چلاکے کہا کہ مین مقر باسلام آیا ہون اور مسلمان ہوگیا اور آپنے
اوسکا قصور معاف فرمایا **حال** ہند عورتون مین شامل ہوکے آکے مسلمان ہوگئی اور اوسنے
عرض کیا کہ میرا یہ حال تھا کہ سب سے زیادہ آپ کو دشمن رکھتی تھی اب مین سب سے زیادہ آپ کو دوست
رکھتی ہون آپ نے فرمایا اور بھی محبت زیادہ ہو جائیگی اور ہند نے گھر مین جاکے جتنے بت تھے
توڑ ڈالے اور کہا کہ مین تمھارے فریب مین تھی اور حضور اقدس مین دو بکری کے بچے کو
بطور ہدیہ بھیجے اور عذر کہلا بھیجا کہ میرے پاس بکریان کم ہین آپ نے اوسکی بکریون کیلیے
دعاے برکت کی کی بکریان اوسکی بہت زیادہ ہوگئین ہند کہتی تھی کہ یہ برکت جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ہے **حال** قرتنا اور قریبہ دونون لونڈیان ابن خطل اور ارنب مولات
یعنی لونڈی آزاد کی ہوئی اوسکی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی ہجو گایا کرتی تھین اسلیے خون
اونکا ہدر ہوا قرتنا بھاگ گئی تھی لوگون نے اوسکے لیے امان آپ سے مانگ لی وہ حاضر
ہوکے مسلمان ہوگئی اور قریبہ اور ارنب ماری گئین اور ساری بنی مطلب کی مولات تھی
وہ حضرت علی کے ہاتھ سے قتل ہوئی اور ام سعد کا حال اتنا ہی لکھا ہی کہ وہ بھی ماری گئی
کچھ حال اوسکا کہ کون تھی اور کیا اوسکا جرم تھا اور کسنے اوسے قتل کیا نہین لکھا **حال**
ایام رونق افروزی مکے مین آپ نے ایکدن کعبہ معظمہ کے اندر داخل ہونے کا قصد کیا

بیان ہبار بن اسود کا

حال ہبار کا جو اوسنے نیزہ مار کے بی بی زینب کو زخمی کیا

بیان اسلام ہند عورت کا

بیان قتل کئی عورتون کا

عثمان بن طلحہ سے کنجی طلب کی وہ لے آئے آپ کعبے مین داخل ہوئے حضرت عباس نے
درخواست کی کہ سقایہ حاجیون کا مجھ سے متعلق ہے کنجی بھی مجھے عنایت ہو حضرت علی نے بھی
درخواست کنجی کی کی خدا یتعالی نے یہ آیت نازل فرمائی اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُکُمْ اَنْ تُؤَدُّوا
الْاَمَانَاتِ اِلٰی اَھْلِھَا خدا یتعالی حکم کرتا ہے کہ ادا کرو امانتین امانت والون کو آپنے
کنجی عثمان کو دے دی اور فرمایا لو ہمیشہ کے لیے نہ لیگا کوئی تم سے غرض تمام مطابق اوس
پیشین گوئی کے کنجی خانہ کعبے کی خاندان عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ مین ابتک چلی آتی ہے
عثمان کی اولاد نتھی اونھون نے کنجی اپنے بھائی شیبہ کو بوقت وفات دی شیبہ
کی اولاد مین وہ کنجی رہی لہذا صاحب مفتاح شیبی کہلاتا ہے اور آپ نے عثمان کو اوس
وقت وہ قصہ یاد دلایا کہ قبل ہجرت آپ نے ایک مرتبہ عثمان سے کعبے کے کھولنے کو کہا تھا
اوسنے نمانا تھا آپ نے فرمایا کہ ایکدن یہ کنجی میرے ہاتھ مین ہوگی جسے چاہونگا دونگا
عثمان نے کہا کہ اوس دن قریش بہت ذلیل ہو جائینگے جو ایسی بات ہوگی آپنے
فرمایا نہین بلکہ قریش کو اوسدن بڑی عزت حاصل ہوگی سو مطابق اوس پیشین گوئی کے وقوع ہوا

معجزہ ۵۴

معجزہ ۵۵

## فصل چوبیسوین غزوہ حنین کے بیان مین

سنہ ۸

بعد فتح مکے کے غزوہ حنین ہوا حنین ایک جگہ کا نام ہے نواح طائف مین آپ وہان کے
کفار پر کہ بقصد جنگ جمع ہوکے نکلے تھے لشکر لیگئے بارہ ہزار آدمی لشکر ہمایون مین تھے
جب کفار مجتمع ہو کے سب مواشی و سامان لیکے نکلے تھے کسی نے یہ بات حضرت اعلی
مین عرض کی تھی آپ نے فرمایا سب غنیمت ہوگی مسلمانون کی انشاء اللہ تعالی سو ویساہی
ہوا سردار کفار کا عوف بن مالک تھا اول جنگ مین مقابلہ ہوتے ہی مسلمان تنگ جگہ
مین تھے اور قبیلہ ہوازن نے کہ کفار مقابلین تھے بیطرح تیر برسائے اکثر لوگون کے
پانون اوکھڑ گئے آپ بغلہ شہبا یعنی دلدل پر سوار تھے اوسے آپ نے آگے بڑھایا اور آپ
بطور رجز کے یہ فرماتے تھے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبْ اَنَا ابْنُ عَبْدِ الْمُطَّلِبْ مین نبی

معجزہ ۵۶

ہون بیشک مین بیٹا عبد المطلب کا ہون اور ابو سفیان بن حارث ابن عم آپ کے ساتھ تھے
وہ خچر کی باگ تھامے تھے کہ یکبارگی بڑھ نجاوے حضرت عباس عم رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم بھی وہان تھے اون سے آپ نے ارشاد کیا کہ صحابہ کو پکارو اونھون نے مہاجرین
انصار اصحاب سمرہ کرکے پکارا چونکہ بیعت رضوان درخت سمرہ کے تلے ہوئی تھی لہذا
اصحاب بیعت رضوان والے اصحاب سمرہ کہلاتے ہین سب لوگ اونکی آواز پر پھرے
اور حملہ سخت کیا کہ کافرون نے شکست پائی اور فتح عظیم مسلمانون کی ہوئی خدا تعالی
نے فرشتے بھی مسلمانون کی مدد کو بھیجے تھے اور آپنے اس غزوے مین بھی ایک مٹھی خاک
اور کنکریون کی لیکے کافرون کے لشکر کی طرف پھینک ماری تھی اور فرمایا تھا شَاهَتِ
الْوُجُوْهُ یعنی برے ہوئے یہ منہ اوس خاک کے پہونچتے ہی کافرون پر صورت شکست
نمودار ہوئی ف بعضے مسلمانون کے دل مین یہ خیال آیا تھا کہ ہمیشہ ہماری جماعت
قلیل ہوتی تھی اور کفار کی جماعت کثیرہ پر غالب آتی تھی اب ہماری جماعت
کثیر اور کفار قلیل ہین اور فی الحقیقۃ کفار کم تھے صرف چار ہزار تھے یہ بات خدا تعالی
کو ناپسند ہوئی اور ابتدا مین پانون اوٹھ گئے تھے اوسکی یہ وجہ تھی پھر اللہ تعالی
نے مدد کی قرآن مجید مین آیۂ وَيَوْمَ حُنَيْنٍ اِذْ اَعْجَبَتْكُمْ كَثْرَتُكُمْ مین ذکر اسی قصے
کا ہے غنیمت بیشمار از قبیل مواشی وغیرہ اہل اسلام کے ہاتھ آئی بھیڑ بکری دنبے سے
ایک پہاڑ سارا بھر گیا تھا وہ سب آپ نے صفوان بن امیہ کو عنایت فرمایا کہ سبب اونکے
اسلام کا ہوا چنانچہ اوپر ذکر ہوا حال غزوۂ اوطاس بھی وہین واقع ہوا کفار حنین
سے بھاگ کے مجتمع ہوئے تھے حملۂ لشکر ظفر پیکر سے اونھون نے شکست پائی پھر آپنے
قلعۂ طائف کا محاصرہ کیا اوس مین عوف بن مالک ساتھ مشرکان ہوازن اور ثقیف
کے تھا اور پہلے سے ایک برس کا سامان اوس قلعے مین رکھ لیا تھا پندرہ روز محاصرے
کے رہے تھے پھر آپ نے خواب مین دیکھا کہ ایک بڑا پیالہ دودھ کا آپ کے سامنے ہے ایک

مرغ نے آگے چونچ اوس مین ماری اور دودھ گرادیا آپ نے حضرت ابوبکر صدیق سے
بیان کیا اونھون نے اوسکی تعبیر مین یہ عرض کیا کہ یہ قلعہ ابھی فتح نہوگا آپ نے فرمایا
درست ہی اور آپ اوس قلعے پرسے اوٹھہ آئے بعد ازین وہ قلعہ خود بخود فتح ہوگیا اور
عوف بن مالک آکے مسلمان ہوگیا اور سارے ہوازن مسلمان ہوگئے اور عوف کو آپنے
امیر کیا اوس نے مقابلہ کرکے ثقیف کو بھی مسلمان کیا **حال** غنائم حنین وغیرہ سے آپنے
نومسلمانان قریش کو بہت کچھہ دیا بعضے نوجوانان انصار کہ حقیقت امر کو نہین سمجھتے تھے
اس باب مین گفتگو کرنے لگے کہ اموال غنائم قریش کو ملتے ہین اور ابتک ہماری تلوارین
قریش کے خون سے ٹپکتی ہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ خبر پونہچی آپ نے سب انصار کو
ایک خیمے مین جمع کیا اور اونسے کہا تمھاری یہ باتین مجھے پونہچی ہین اونھون نے عرض
کیا کہ ہم مین سمجھہ والون نے تو ایسی بات نہین کہی نوجوان نوعمرون نے البتہ کچھہ کچھہ کہا
ہی آپ نے اپنے احسانات اونپر شمار کیے کہ مین نے تمھین ہدایت کی اور شرک سے نکالکے
طریق حق پر لایا اور لائق دخول جنت کے کیا اور تمھین عزت دی اسی جنس کے احسانات
آپ نے شمار کیے انصار نے عرض کیا کہ بجا ہی آپ نے فرمایا کہ تم بھی اپنے احسانات بیان
کرو اونھون نے کہا کہ ہم کیا عرض کرین آپ نے فرمایا کہ تم یہ کہو کہ ہم نے تمھین اپنے گھر
مین جگہ دی اور تمھاری مدد کی اور اسی جنس کی باتین ارشاد کین پھر آپنے فرمایا کہ یہ لوگ
نئے مسلمان ہوئے ہین مناسب معلوم ہوا کہ انکی تالیف کیجاوے اور صدمے انھین بہت
پونہچے تھے اسلیے مینے اونکو اموال دیے اور تم راضی نہین ہو اس بات سے کہ لوگ اپنے گھر اموال
لیکے جاوین اور تم رسول اللہ کو لیکر اپنے گھر جاؤ سب انصار نے عرض کیا کہ ہم راضی ہین بعد ازین آپنے عزیمت مدینے کی فرمائی

## فصل پچیسوین وفود کے بیان مین

عظمت خانۂ کعبہ کی عرب کے دل مین بہت تھی اور تھوڑے دن قصۂ اصحاب فیل کو گذرے
تھے لہذا عرب کا یہ اعتقاد تھا کہ اہل باطل کعبے پر غالب نہ آوینگے بعد فتح مکے سب عرب کے

اعتقاد جمعیت اسلام کا ہوا اور فوج فوج اہل اسلام مین داخل ہوئے اور قریات اور قبائل
کے لوگ مسلمان ہو گئے کچھ آدمی حضور اقدس مین واسطے سیکھنے شرائع اسلام کے بھیجتے
وہ لوگ جو حضور مین حاضر ہوتے تھے وفد کہلاتے تھے وفود وفد کی جمع ہی جس سال مین
وفد بکثرت آئے یعنی سنہ ۹ وہ عام الوفود کہلاتا ہی آپ وفود کی بہت خاطرداری کرتے
اور بتوقیر و تواضع ٹھہراتے اور جائزے یعنی انعام دیتے اور رخصت کرتے حال مسیلمہ کذاب
جس نے جھوٹھا دعوی پیغمبری کا کیا تھا وہ بھی ساتھ وفد بنی حنیفہ کے مدینے مین آیا
تھا اوسکے ساتھی مسلمان ہو گئے اوس نے جہان ٹھہرا تھا وہین سے آپ کو کہلا بھیجا کہ
بعد اپنے مجھے خلیفہ کر دین وہان آپ گئے آپ کے ہاتھ مین ایک شاخ درخت خرما کی تھی
آپ نے فرمایا کہ اگر یہ شاخ مجھ سے مانگے گا تو بھی مین نہ دون گا اور جو خدا تعالی نے
تیرے لیے مقدر کیا ہی وہ ٹلے گا نہین اور تو میرے بعد رہیگا تو خدا تعالی تجھے ہلاک کریگا
اور ایک شخص تھا اسود عنسی اوس نے یمن مین دعوی پیغمبری کا کیا تھا آپ نے خواب مین
دیکھا کہ کنگن سونے کے آپ کے دونون ہاتھون مین پڑے ہین اور آپ کو گران معلوم
ہوئے اور آپ کو الہام ہوا کہ انپر پھونک مارو آپ نے پھونک ماری وہ دونون اوڑ کے
جاتے رہے آپ نے صحابہ سے خواب بیان فرماکے تعبیر یہ فرمائی کہ دونون کنگن سے
مراد یہ دونون کذاب ہین یمامے والا یعنی مسیلمہ اور یمن والا یعنی اسود ان دونون کو خدا تعالی
برباد کریگا ف وجہ اس تعبیر کی علمائے محققین نے یہ لکھی ہی کہ سونا صورت زینت دنیا کی
ہی ان دونون کی غرض دعوی نبوت سے حصول دنیا تھی لہذا اس صورت مین نظر آئے
اور آپ کے تصرفات عامہ کو روکنا چاہتے تھے اور ہاتھ آلہ تصرف ہی لہذا بشکل کنگن بھاری
کے ہاتھون مین معلوم ہوئے اور آپ کی پیشین گوئی کے مطابق ہوا اسود آپکے سامنے
ہی مارا گیا یمن کے بعض بلاد مین اوسنے دخل کر لیا تھا فیروز ایک صحابی تھے اونھون نے
اوسکی زوجہ سے کہ مسلمان اور بنت عم فیروز کی تھی اور بجبر اسود کے پاس تھی موافقت کر کے

حال مسیلمہ کذاب

ایکدن اوسکے مکان کی پشت سے نقب لگاکے اوسے قتل کیا قتل کے وقت اوس نے
بہت زور سے آواز کی باہر سے دروازے کے پہرے والون نے پوچھا کہ کیسی آواز
ہی اوسکی زوجہ نے کہا کہ تمہارے پیغمبر پر وحی آئی ہی اوسکی آواز ہی آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے اوسی روز مدینے مین اسود کے قتل کی خبر دی اور مسیلمہ نے بہت قوت پائی لاکھ
آدمی بلکہ زیادہ اوسکے ساتھ ہوگئے حضرت ابوبکر صدیق کے عہد مین لشکر خالد بن ولید سے بدست وحشی قتل ہوا

## فصل چھبیسوین غزوۂ تبوک کے بیان مین

منجملۂ غزوات مشہورہ غزوۂ تبوک ہی تبوک ایک جگہ کا نام ہی اطراف شام مین لشکر ہمایون
وہان جاکے ٹھہرا تھا لہذا یہ غزوۂ تبوک کہلاتا ہی اور غزوۂ عسرہ بھی کہتے ہین اسلیے
کہ تکلیف کے دنون مین طیاری اس جہاد کی ہوئی تھی سبب اسکا یہ ہوا کہ آپ کو
خبر پونہچی کہ ہرقل بادشاہ روم آپ پر لشکر لایا چاہتا ہی آپ کو مناسب معلوم ہوا کہ خود اوپر
لشکر لیجاوین قبائل عرب کو کہلا بھیجا بہت آدمی جمع ہوئے تیس ہزار آدمی اس غزوے مین
ہمراہ حضور معلی تھے اور آپ کی عادت تھی کہ عزم جہاد کو چھپایا کرتے تھے مگر اس غزوے
مین بایں جہت کہ سفر دور و دراز اور موسم گرمی کا تھا لوگ مطلع ہوکے اچھی طرح سامان
کرلین صاف حال عزم فرمادیا تھا اور لوگون کو ترغیب دی کہ سامان اس غزوے کا ہر شخص بقدر
استطاعت حضور مین جمع کرے اور فرمایا جو اس لشکر کا سامان کردے اوسکے لیے جنت ہی حضرت
عثمان رضی اللہ عنہ نے اس معاملے مین بھی جنت حاصل کی اور اتنا بہت مال دیا کہ جناب
اقدس صلی اللہ علیہ وسلم بہت راضی ہوئے کہتے ہین کہ تیس ہزار آدمی لشکر مین تھے اون مین سے
بیس ہزار کا سامان حضرت عثمان نے کردیا تھا اور آپنے فرمایا کہ مین عثمان سے راضی ہون یا اللہ
تو بھی راضی ہو اور بھی فرمایا کہ عثمان کو کوئی عمل بعد آج کے ضرر نکریگا **خال** حضرت عمر رضی اللہ عنہ
سے روایت ہی کہ ہمیشہ ابوبکر مجھ پر امور خیر مین غالب رہا کرتے تھے زمانہ تجہیز غزوۂ تبوک مین مجھے
دسترس خوب تھی مین یہ سمجھا کہ اس مرتبہ مین غالب ہون گا اپنے سب مال مین سے آدھا حضور اقدس

ذکر غزوۂ تبوک ۹ ہجری

رجب ۹ ہجری

مین لیگیا آپنے پوچھا کہ عیال و اطفال کے لیے کیا چھوڑا مین نے کہا اتنا ہی ابوبکر صدیق سب مال اپنا لے آئے آپنے پوچھا کہ لڑکے بالون کے لیے کیا رکھا ہے اونھون نے کہا کہ خدا اور خدا کا رسول آپنے فرمایا مَا بَیْنَکُمَا مَا بَیْنَ کَلِمَتَیْکُمَا یعنی فرق تم دونون کے درجون مین ایسا ہی جیسا تم دونون کے کلمون مین یعنی ابوبکر صدیق نے عیال کے لیے خدا اور رسول کو بتایا اور حضرت عمر نے مال کو اور ظاہر ہے کہ دونون باتون مین بڑا فرق ہے حضرت عمر کہتے ہین کہ مین نے ابوبکر سے کہا کہ مین کبھی تم پر غالب نہونگا **حال** حضرت علی رض کو آپنے مدینے مین ٹھہرنے کو فرمایا اونھون نے عرض کیا کہ آپ مجھے عورتون مین اور لڑکون مین چھوڑے جاتے ہین آپنے فرمایا کہ تم راضی نہین ہوتے کہ تم میرے لیے ہو مانند ہارون کے موسیٰ سے مگر پیغمبری بعد میرے نہین ہے یعنی جیسے کوہ طور پر جاتے وقت حضرت موسیٰ نے حضرت ہارون کو بنی اسرائیل پر نائب کیا تھا ایسے ہی مین اس سفر مین تمھین نائب کیے جاتا ہون **حال** آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہ تیس ہزار آدمی تھے موضع تبوک مین پہونچکے متوقف ہوئے اور ہرقل نے مارے ڈر کے کہ آپ کو پیغمبر برحق سمجھتا تھا ادھر رخ نکیا آپنے اطراف و جوانب مین لشکر بھیجے حضرت خالد بن الولید کو مع چارسو تیس سوارون کے اوپر اکیدر حاکم دُومَةُ الجَندَل کے بھیجا اور فرمایا کہ تم اوسے نیل گاے کے شکار مین پکڑ لوگے سو ایسا ہی ہوا کہ جسوقت حضرت خالد بن الولید اوسکے قلعے کے سامنے پونہچے وہ قلعے سے اوترا سبب یہ ہوا کہ وہ قلعے کے اوپر تھا چاندنی رات تھی کہ یکبارگی ایک نیل گاے نے دیوار قلعے سے بدن اپنا رگڑنا شروع کیا اکیدر کو نیل گاے کے شکار کا بہت شوق تھا بقصد شکار نیل گاے کے اوترا بھائی اوسکا بھی ساتھ تھا وہ مارا گیا اور اکیدر گرفتار ہوگیا خالد رضی اللہ عنہ اوسے حضور اقدس مین لے آئے آپ نے اوسے چھوڑ دیا اور کچھ نذرانہ اوسپر مقرر کر دیا اور بعضون نے لکھا ہے کہ پھر اکیدر مسلمان ہوگیا **حال** ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پیچھے لشکر سے رہگئے تھے اونٹ اونکا تھک گیا پیادہ پا اسباب ضروری کندھے پر لاد کے روانہ ہوئے دور سے تبوک مین ایک شخص پیادہ پا آتا نظر پڑا جب پاس آیا معلوم ہوا کہ ابوذر ہین

آپ نے جب وہ حاضر ہوئے مرحبا کہا اور فرمایا خدا رحمت کرے ابو ذر کو اکیلا چلا آتا ہی اور اکیلا
ہی زندگی کریگا اور اکیلا ہی مریگا سو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ عہد عثمان رضی اللہ عنہ مین
ابو ذر رضی اللہ عنہ گانون ربذہ مین الگ ہوکے جا رہے تھے اور تنہا مرے اور کوفے سے
ایک جماعت مسلمین اتفاقاً وہان آگئی اونھون نے اونکی تجہیز و تکفین کی حال تبوک مین
آپنے دو مہینے اقامت فرمائی پھر صحابہ سے استشارہ فرمایا حضرت عمرؓ کی یہ صلاح ہوئی
کہ آپ کا رعب اور دبدبہ ہرقل پر ہو گیا اور وہ لڑنے کو مارے ڈر کے نہ آیا اب فی الحال
اور بڑھنے کی ضرورت نہین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی یہی راے ہوئی اور مدینے
کو معاودت فرمائی حال ابو عامر راہب ایک بڑا مفسد قوم خزرج مین سے تھا اوسنے
پچھلی کتابین پڑھی تھین اور نصرانی ہو گیا تھا پہلے سے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر اہل مدینہ
بیان کرتا تھا جب آپ مدینے مین پونہچے بسبب حسد اور اغواے شیطان کے مسلمان نہوا اور
عداوت مین آپکی سرگرم رہا بعد غزوۂ بدر کے بھاگ گیا اور قریش کے ساتھ ہوکے جنگ اُحد
مین آیا اور سب سے پہلے تیر مسلمان پر اوسی نے چلایا پھر روم کو چلا گیا اس لیے کہ لشکر بادشاہ
روم کا آپ پر چڑھا لاوے یہ صورت نہ بندھی اوسنے مدینے مین پھر آنا چاہا اور منافقان
مدینہ کو کہلا بھیجا کہ ایک مسجد بنا دین مین اوس مین بیٹھ کے تعلیم و تلقین کرونگا اور مشورت کے
لیے جگہ ہوگی قبل تشریف لیجانے آپ کے منافقین متصل مسجد قبا کے وہ مسجد بنوا چکے تھے حضور
اقدس مین آکے مستدعی ہوئے کہ آپ اوس مین چل کے نماز پڑھین آپنے فرمایا کہ اب مین جہاد
کو جاتا ہون وہان سے پھر کے دیکھا جائیگا جب اونھون نے خبر معاودت آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کی سنی کچھ لوگ اون مین سے پونہچے اور عرض کیا کہ ہم نے جو مسجد بنائی ہی آپ پہلے
وہان چل کے نماز پڑھین تاکہ برکت ہو غرض یہ تھی کہ اس بہانے سے اوس مسجد کی رونق ہو جاوے
اللہ جل جلالہ نے آیۂ وَالَّذِينَ اتَّخَذُوا مَسْجِدًا ضِرَارًا نازل فرمائی اور اون کے مکر
سے مطلع کیا مطابق اوسکے آپنے اوس مسجد کو کھدوا ڈالا اور جلا دیا اور اللہ جل جلالہ نے مسجد قبا

کی اور اُنکے نمازیون کی تعریف نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ اوس مین ایسے لوگ ہین کہ پاکیزہ رہنے کو دوست رکھتے ہین اور خدا تعالی پاکیزہ رہنے والون کو دوست رکھتا ہی حال تین شخص اصحاب مخلفین مین سے بھی رہگئے تھے حضرت کعب بن مالک کہ یہ بدری نتھے مگر بیعت عقبہ مین جو انصار نے پہلے ہجرت سے مکے مین ایام حج مین کی تھی اور سبب ہجرت مدینے کو وہی بیعت ہوئی تھی حاضر تھے اور اوس بیعت کی بھی بڑی فضیلتین ہین حتی کہ صحیح بخاری مین حضرت کعب سے روایت ہی کہ اگرچہ فضیلت بدر کی بہت مشہور ہی لیکن بیعت عقبہ مین حاضری میری ایسی ہی کہ باوصف اوسکے اگر حضور بدر مجھے حاصل نہین ہوا تو مجھے کچھ رنج نہین اور دو صحابی بدری تھے ایک کا نام ہلال بن اُمیہ تھا اور ایک کا مُرارہ بن الربیع ان تینون شخصون نے بوقت معاودت آپکے صاف صاف کہدیا کہ ہمین کچھ عذر نتھا ویسے ہی سبب شامت نفس کے رہگئے حدیث کعب بن مالک مین کہ صحیح بخاری مین ہی یہ قصہ مفصل مذکور ہی بقول حاجی رفیع الدین خانصاحب مرادابادی مؤلف ملول کئیب بذکر الحبیب کے وہ قصہ مذاق ایمان مین مزہ دار ہی لہذا مطابق حدیث مذکور کے جیسا کہ یاد ہی لکھا جاتا ہی حضرت کعب بن مالک کہتے ہین کہ جن دنون آپ غزوہ تبوک کو تشریف لیے جاتے تھے مین صحیح و سالم تھا اور فراغت مالی بھی خوب رکھتا تھا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم بھی صاف سُنا دیا تھا کہ تبوک کی طرف قصد ہی مگر مین یہی خیال کر رہا تھا کہ اب سامان کر کے چلدونگا اور سامان چلنے کا نہوا یہان تک کہ آپ روانہ ہوگئے ہر روز مجھے خیال یہی ہوتا تھا کہ اب چل کے مل جاونگا یہان تک کہ لشکر دور نکل گیا تو سواے ضعفا کے یا ایسے اشخاص کے جو متہم بنفاق تھے اور کوئی نظر نہ آتا طبیعت سخت گھبرائی آپنے لشکر مین ایکدن میرا حال پوچھا ایک شخص نے کہا کہ اپنے کپڑون کی وضعداری دیکھنے مین رہگیا اور معاذ بن جبل نے کہا کہ وہ ایسا نہین ہی اور میری شان سے جمیل کی ایک دن مین گھر مین آیا میری بیبیون نے انگور کی ٹٹیون مین چھڑکاؤ کر کے میرے لیے دوپہر کے سونیکی جگہ طیار کی تھی مین نے کہا کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

قصہ تین اصحاب مخلفین کا کہ بلا عذر شرعی رہ گئے تھے

مرارہ بن الربیع بضم میم و راء بین مہملتین مخففتین کذا فی فتح الباری شرح صحیح البخاری ۱۲ منہ رح

معاذ بن جبل [illegible] ۱۲

توگرمی ورلو مین ہین اور مین ایسی جگہ سوؤن مین وہان نہ سویا اور بڑی مشکل سے دن کٹتے تھے
جب خبر آپ کی معاودت کی سنی مین زیادہ گھبرایا حیران تھا کہ کیسے مُنہ دکھاؤن گا یہان
تک کہ آپ رونق افروز مدینے کے ہوئے دل مین طرح طرح کے منصوبے آئے آخر یہی
ٹھانی کہ سوائے سچ کے نکہون گا حضور اقدس مین حاضر ہوا آپنے پوچھا مینے صاف صاف
عرض کیا کہ یا رسول اللہ مجھے کچھ عذر نتھا نہ مین بیمار تھا نہ بیمقدور مگر رہگیا ساتھ حضور
کے نگیا آپنے کہا تم ٹھہرو جیسا کہ خدا یتعالی تمہارے باب مین حکم فرماوے کیا جائے گا
مین وہان سے رخصت ہو آیا اور منافقین سے جھوٹے عذر وحیلے کیے اون سے آپنے
کچھ نکہا لوگون سے مجھے ملامت کی اور کہا کہ اگر تم بھی کوئی عذر بنا کر کہدیتے آپ تمہارا
عذر سن لیتے دیکھو جنھون سے عذر کیا سب کا عذر سن لیا یہانتک مجھے بہکایا کہ باعث
ہوئے اس بات کے کہ مین حضور اقدس مین حاضر ہو کے پہلی بات کو بدلون اور کوئی جھوٹھا
عذر بیان کرون پھر مینے پوچھا کہ اور کسی کا بھی میرا سا حال ہوا ہے اون دونون صحابیون
بدریون کا نام لوگون سے لیا مینے کہا وہ دونون آدمی اچھے ہین مین بھی اونھین کا
ساتھی ہون جو ہونا ہو سو ہو مین اب بات نہ بدلون گا آپنے فرمایا کہ ان تینون آدمیون
سے کوئی کلام نکرے سب نے بولنا ہم سے چھوڑ دیا دونون ساتھی میرے تو گھر مین بیٹھ
رہے نکلتے بیٹھتے تھے مین جوان آدمی تھا مکان سے نکلتا اور مسجد شریف مین جا کے
آپکے ساتھ نماز پڑھتا اور سلام کرتا آپ جواب چلا کے تو نہین دیتے تھے معلوم نہین آہستہ
بھی جواب دیتے تھے یا نہین مین لبہاے مبارک کو بوقت سلام خیال کرتا کہ آپنے
ہلائے یا نہین اور مین نماز آپ کے متصل پڑھتا اور ترچھی نگاہ سے آپ کی طرف دیکھتا
سو جب مین نماز کی طرف متوجہ ہوتا آپ میری طرف دیکھتے اور جب مین آپ کی طرف
دیکھتا آپ مُنہ پھیر لیتے ایک دن مین بازار مین چلا جاتا تھا بادشاہ غسان کا بھیجا آدمی
مجھے تلاش کرتا تھا لوگون سے مجھے نشان دیا اوس نے لا کے اوس بادشاہ کا خط مجھے دیا

اوس مین لکھا تھا کہ مین نے سنا ہی کہ تمھارے صاحب نے تمھین علیحدہ کر دیا ہی اور تم سے ناخوش
ہین سو ہم تو ایسے آدمی نہین ہو کہ کوئی تم سے ناخوش ہو اگر تم ہمارے پاس چلے آؤ تو تمھاری
بہت خاطر کرین اور تمھین بہت خوش رکھین خط پڑھ کے مجھے بہت رنج ہوا اور مین نے
کہا الٰہی میری یہان تک نوبت پہونچی کہ کافر مجھے بلاتا ہی اور میرے ایمان مین طمع رکھتا ہی اور
مینے تنور مین اوس خط کو ڈال دیا اور کچھ جواب خط کا نلکھا سبحان اللہ کیا ایمان کامل صحابہ
رضی اللہ عنہم کا تھا کہ حالت رنج و تکلیف مین بھی خوب ثابت قدم رہتے تھے حضرت کعب کہتے ہین
کہ پھر آپ کا حکم پہونچا کہ ہم تینون آدمیون مین سے زوجہ کسی کے پاس نرہے مین نے یہ سن کے
کہا کہ حکم ہو تو طلاق دیدون بیان ہوا کہ صرف علیحدہ رہنا منظور ہی طلاق کا حکم نہین۔
مینے اپنی زوجہ کو اوسکے گھر رخصت کر دیا میرے ایک ساتھی یعنی ہلال بن امیہ کے لیے
اونکی زوجہ نے بپیرانہ سالی اور ہونے تکلیف کا بسبب نہونے کسی ایسے شخص کے جو کام
کر سکے عذر پیش کر کے اجازت اس بات کی لے لی کہ اونکی زوجہ اونکے ساتھ رہے مگر مباشرت
نکرین مجھ سے لوگون نے کہا کہ تم بھی کچھ عذر پیش کر کے اپنی زوجہ کے لیے اجازت
لے لو مینے کہا مین جوان ہون مین عذر پیش نکرونگا پچاس دن ویسی ہی حالت مین
گذرے اور حقیقت مین جیسا خدا تعالی نے فرمایا ہی ضاقت علیہم الارض بما رحبت
تنگ ہو گئی زمین اونپر باوجود فراخی ہوا ویسا ہی ہمارا حال تھا کہ یکبارگی صبح کیوقت ایک
پہاڑی سے پکار کے ایک شخص نے کہا بشارت ہو تمھین کعب بن مالک تمھاری توبہ قبول
ہوئی مینے اوسی وقت سجدہ شکر کیا اور حضور اقدس مین جا کے حاضر ہوا مجلس مین سے
مہاجرین مین سے طلحہ رضی اللہ عنہ نے اوٹھکر میری تہنیت کی اور مجھ سے مصافحہ کیا
یہ احسان طلحہ کا مین کبھی نہین بھولتا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مینے دیکھا چہرہ مبارک خوشی سے
درخشان تھا جیسے چاند کا ٹکڑا اور آپنے فرمایا کہ بشارت ہو تجھے ایسے دن کی جو بہت بہتر ہی اون
سب دنون مین جسے تیری ماں تجھے جنی ہی مین نے کہا کہ اس خوشی کے شکرانے مین جی مین آتا ہی

کہ سارا مال اپنا خیرات کردون آپنے سارے مال کے دیدے ڈالنے سے منع کیا اور فرمایا کہ کچھ اپنا مال اپنے پاس بھی رہنے دو اور منافقین حیلہ بنا نیوالون کو خدا تعالی نے فضیحت کیا سورۂ برات مین اونکی مذمت او رسہمی ہونے کی آیتین نازل ہوئین اور ہمارے لیے بعد ذکر قبول توبہ کے فرمایا یَا اَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَکُوْنُوْا مَعَ الصَّادِقِیْنَ اے ایمان والو ڈرو اللہ سے اور ہو تم ساتھ سچون کے ہمکو صادقین فرمایا حضرت کعب کہتے ہین کہ سچ کی خوبی سچ کی اور بھی میرے دلمین راسخ ہوگئی اور ہمیشہ سچ کا مجھے خیال رہتا ہے کہ سچ نے مجھے بچایا اور جھوٹ نے فضیحت کیا جنہون نے جھوٹے ...

## فصل ستائیسوین فرضیت حج اور امیر الحاج ہونے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیان مین

نوین سال ہجرت سے حج فرض ہوا اور خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بسبب شغل تعلیم و ہدایت وفود کے اور امور غزوات کے تشریف نہ لیجاسکے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو آپنے امیر الحاج مقرر کرکے مکے کو روانہ کیا کہ لوگون کو حج موافق شرائع اسلام کے کرادین اور سورۂ برات اسلیے سنانے احکام نقض عہد کے اونکے ساتھ کردی جب وہ روانہ ہوئے تب آپنے فرمایا کہ معاملہ نقض عہد کا اظہار زبانی کسی شخص کے اہل بیت سے چاہیے کہ عرب کے لوگ ایسے امور مین اقارب کی ہی بات قبول کرتے ہین تب آپنے حضرت علی کو اپنے ناقہ عضبا پر سوار کرکے پیچھے ابوبکر صدیق کے روانہ کیا کہ سورۂ برات موسم حج مین تم جا کے سناؤ ابوبکر صدیق نے آواز ناقے کی سن کے گمان کیا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ٹھہر کے دیکھا تو حضرت علی ہین پوچھا اَمِیْرٌ اَوْ مَاْمُوْرٌ یعنی امیر ہوکے آئے ہو یا تابع ہوکے حضرت علی نے کہا مامور یعنی تابع ہوکے اور بیان کیا کہ صرف سورۂ برات سنانے کو آیا ہون بعد ازین حضرت ابوبکر صدیق نے حج لوگون سے کرایا اور خطبہاے موسم حج پڑھے اور حضرت علی نے سورۂ برات کو سنایا اور مضمون اوسکا باواز بلند پکارا اور ندا کروایا حضرت ابوبکر نے اونکی مدد کے لیے کچھ لوگ مقرر کردیے باری باری سے پکارتے منادی مین یہ بات تھی کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نکرے اور طواف خانۂ کعبہ کوئی ننگا نکرے اور جنت مین سوا مسلمان کے کوئی نجاے

[illegible] صلی اللہ علیہ وسلم [illegible]

قصہ منادی بعض امور

اور کافرون مین جسنے عہد میعادی باندھا ہی وہ میعاد پوری کرلے اور جسکا عہد بے میعاد
ہی یا مطلق عہد نہین اوسے چار مہینے کی امان ہی بعد ازین اگر مسلمان نہوگا قتل ہوگا

## فصل اٹھائیسوین مباہلے کے بیان مین

عرب مین نصاری کا ایک قبیلہ تھا بنی نجران[1] جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اونھین
نامہ لکھا تھا اور اسلام کی طرف دعوت کی تھی اونھون نے چودہ آدمی اپنی قوم مین سے منتخب
کرکے حضور اقدس مین بھیجے پہلے دن لباس ریشمین اور انگوٹھیان سونے کی پہن کے
حضور اقدس مین حاضر ہوئے آپنے اونکے سلام کا اور کسی بے کلام کا کچھ جواب نہ دیا وہ حیران
ہوئے دوسرے دن بمشورہ حضرت عثمان اور عبدالرحمن بن عوف کے کہ انسے پہلے ملاقات
رکھتے تھے حسب ایماء حضرت علی کے کہ اوسوقت اون دونون صاحبون کے پاس تھے کپڑے
ریشمین اور انگوٹھی سونے کی اوتار کے رہبان کے سے کپڑے سادے بے تکلف پہن کے
گئے آپنے اونکے سلام کا جواب دیا اور اونسے کلام فرمایا اور اسلام کی طرف دعوت کی
اونھون نے قبول نکیا اور بہت مباحثہ بیجا کیا اور حضرت عیسیٰ کا حال پوچھا آپ نے فرمایا
کہ ٹھہرو اس شہر مین تمھین جواب ملیگا اللہ تعالی نے یہ آیتین نازل فرمائین اِنَّ مَثَلَ عِيسَىٰ عِندَ
اللَّهِ كَمَثَلِ آدَمَ خَلَقَهُ مِن تُرَابٍ ثُمَّ قَالَ لَهُ كُن فَيَكُونُ ۝ الْحَقُّ مِن رَّبِّكَ
فَلَا تَكُن مِّنَ الْمُمْتَرِينَ ۝ فَمَنْ حَاجَّكَ فِيهِ مِن بَعْدِ مَا جَاءَكَ مِنَ الْعِلْمِ
فَقُلْ تَعَالَوْا نَدْعُ أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنفُسَنَا وَأَنفُسَكُمْ
ثُمَّ نَبْتَهِلْ فَنَجْعَل لَّعْنَتَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ ۝ حال عیسیٰ کا نزدیک اللہ تعالی کے
مثل آدم کے ہی پیدا کیا اوسے اللہ نے مٹی سے اور کہا ہو وہ ہوگئے حق تیرے رب کی
طرف سے ہی اوس مین کچھ شک مت کر پھر جو کوئی جھگڑے تجھ سے اس بات مین تو کہہ کہ آؤ بلاوین
ہم اپنے بیٹے اور تم اپنے بیٹے اور ہم اپنی عورتین اور تم اپنی عورتین اور خود ہم بھی آوین
اور تم بھی خود آؤ پس کرین لعنت اللہ کی جھوٹھون پر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تینون

سنہ ۱۰

[1] بنی نجران نون مفتوحہ وجیم ساکن و راے مہملہ دونون نام قبیلۂ نصاری منہ رحمۃ اللہ علیہ

سنادین اونھون نے مضمون آیت کا اقرار کیا اور مباہلے کے باب مین کہا کہ کل ہم آکے اس باب مین کہین گے اپنے مکان پر جاکے اونھون نے عاقب سے کا اونکا سردار تھا پوچھا اوس نے کہا کہ ای گروہ نصاری تم خوب جانتے ہو کہ محمد پیغمبر برحق ہین اور جو پیغمبر سے مباہلہ کرتا ہی بیشک تباہ ہوجاتا ہی مباہلت کرو مباہلہ اسے کہتے ہین کہ دو شخص جو آپس مین نزاع رکھتے ہون یکجا ہوکے بمبالغہ تمام اللہ کی جناب مین دعا کرین کہ جو باطل پر ہو اوسپر خدا تعالی کی لعنت نازل ہو اور خدا تعالی اوسے تباہ کردے اور زیادہ مبالغے کی صورت مباہلے مین یہ ہی کہ طرفین اپنی اولاد کو اور عورتون کو محل مباہلے مین حاضر کرین خدا تعالی نے ایسے ہی مباہلے کا حکم دیا تھا دوسرے دن نصاری حضور مین آئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مع حضرت علی و جناب حسنین و حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہم کے تشریف لائے اور اون سے فرمایا کہ تم میری دعا کے ساتھ آمین کہو نصاری پنج تن پاک کی صورت دیکھ کے گھبرائے اور ابوالحارث بن علقمہ نے کہا کہ یہ ایسے لوگ نظر پڑتے ہین کہ اگر خدا تعالی سے پہاڑ کے ٹل جانے کی دعا مانگین تو پہاڑ ٹل جاوے ہرگز اون سے مباہلہ نکرو اور مباہلہ نکیا اور اطاعت اختیار کی اور ہزار حلّے ہر سال بطور پیشکش کے نذر قبول کرکے رخصت ہوئے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر یہ مباہلہ کرتے تو سب بندر اور سور ہوجاتے اور یہ جنگل اون سب پر آگ برساتا اور ایک سال مین پردۂ زمین پر نام و نشان نصاری کا نرہتا سب تباہ ہوجاتے

## فصل وتیسوین حجۃ الوداع کے بیان مین

دسوین سال ہجرت سے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خود حج کو تشریف لیگئے اس حج مین آپنے ایسی باتین فرمائین جیسے کوئی وداع کرتا ہی یعنی لوگون کو رخصت کرتا ہی لہذا حجۃ الوداع کہلایا قبائل عرب کو خبر ہوئی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لیے جاتے ہین ہر طرف سے لوگون نے حج کے لیے رخ کیا لاکھ آدمی سے زیادہ جمع ہوگئے تھے آپنے حج ادا فرمایا اور خطبون مین احکام حج کے اور بھی مواعظ و نصائح مفیدہ ارشاد فرمائے اور یہ بھی بعضے خطبون مین ارشاد فرمایا کہ شاید سال آئندہ مین تم مین نرہون مسلمانون کے

حفظ جان و مال و رحمانعت خونریزی کی بہت تاکید کی اور فرمایا کہ مرد اپنی جورو کا حق پہچانے اور عورتون کے ساتھ سلوک اور احسان کرو اور خدایتعالی سے اونکے معاملے مین ڈرو یعنی بے سبب تکلیف و رنج مت دو اور مردون کے لیے عورتون پر تاکید کی کہ اطاعت کرین اور مرد بیگانہ کو گھر آنے نہ دین اور کتاب اللہ کے موافق عمل کرنیکی تاکید کی اور فرمایا کہ جو کتاب اللہ کے احکام کو خوب مضبوط پکڑو گے گمراہ نہوگے بعد تمام کرنے خطبے کے آپنے فرمایا کہ قیامت کے دن خدایتعالی تم سے میرا حال پوچھے گا کہ کیا کیا معاملہ کیا اور کیسے رہے سو تم کیا کہو گے صحابہ نے عرض کیا کہ ہم کہینگے کہ آپنے احکام الٰہی بخوبی پہونچائے اور نصیحت امت کی بواجبی کی آپنے آسمان کی طرف کلمے کی انگلی اوٹھا کے تین بار فرمایا اَللّٰھُمَّ اشْہَدْ اَللّٰھُمَّ اشْہَدْ اَللّٰھُمَّ اشْہَدْ یا اللہ گواہ رہ اور فرمایا کہ تین چیزین سبھون کو پاک صاف رکھتی ہین ایک اخلاص عمل مین یعنی عبادت الٰہی محض خالص خدا کے لیے کرنا اور ہر کام کو دل سے بے ریا کے کرنا دوسرے مسلمانون کی جماعت مین شریک ہونا تیسرے بھائی مسلمانون کی خیرخواہی پھر آپنے فرمایا کہ جو لوگ حاضر ہین غائبون کو یہ باتین پونہچاوین حال حضرت علی رضی اللہ عنہ یمن مین تھے وہ وہان سے بقصد حج روانہ ہوئے اور اونھون نے احرام اس طرح باندھا کہ جیسا جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام باندھا ہو ویسا مین بھی احرام باندھتا ہون اس مین اختلاف ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام افراد کا کیا تھا یا قران کا یا تمتع کا افراد اسے کہتے ہین کہ فقط حج یا عمرے کے لیے احرام کرے اور قران اسے کہتے ہین کہ حج اور عمرے دونون کے لیے احرام ساتھ باندھے اور تمتع اسے کہتے ہین کہ حج کے مہینون مین پہلے عمرہ بجا لاوے بعد اسکے حج کرے احرام حج یا عمرے کی نیت باندھنے کو کہتے ہین کہ کپڑے بدل کے بے سیے کپڑے پہنے اور زبان سے بھی کہے لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِحَجَّۃٍ تیرے حج مین اور لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِعُمْرَۃٍ تیرے عمرے مین اور لَبَّیْکَ اَللّٰھُمَّ بِحَجَّۃٍ وَّ عُمْرَۃٍ قران مین حضرت امام ابی حنیفہ کے نزدیک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام قران کا باندھا تھا اور اسی لیے قران امام ابو حنیفہ کے نزدیک فضل ہے نسبت

بیان حال حضرت علی رضی اللہ عنہ

بیان تمتع و افراد و قران

افراد اور تمتع کے امام نووی اور محققین شافعیہ نے اس مقام پر اس بات کو ترجیح دی ہی کہ احرام
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قران تھا **حال** حضرت عائشہؓ کو ایام حج مین حیض آگیا
وہ روتی تھین آپنے پوچھا اونھون نے بیان کیا آپنے کہا کہ حیض ایک امر ہی کہ خدا تعالی
نے آدم کی بیٹیون پر مقدر کردیا ہی کچھہ حرج نہین سوائے طواف کے اور سب ارکان حج کے بجا لاؤ
بعد حصول طہارت کے حیض سے طواف کرلیجو ویسا ہی کیا **حال** روز عرفہ کہ جمعہ تھا یہ آیت
نازل ہوئی اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ
لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا آج کامل کیا مینے تمہارے لیے دین تمہارا اور پوری کی تم پر
نعمت اپنی اور پسند کیا تمہارے لیے دین اسلام کا مسلمانون کو بڑی خوشی ہوئی ایک
یہودی نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ایسی آیت ہم مین اگر نازل ہوتی تو ہم لوگ
روز نزول کو عید قرار دیتے حضرت عمرؓ نے کہا مین خوب جانتا ہون جسدن یہ آیت نازل ہوئی
عرفے کے دن کہ جمعہ تھا نازل ہوئی یعنی مسلمانون کی بھی اوسدن عید ہوتی ہی جمعے کا دن
بھی عید ہی اور عرفہ بھی عید ہی **حال** بعد فراغت ادائے حج کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مدینے
کو روانہ ہوئے راہ مین منزل غدیر خم مین خطبہ ولایت واسطے تاکید محبت کا واسطے حضرت علی رضی اللہ
عنہ کے فرمایا غدیر کہتے ہین بڑے تالاب کو اور خم اوس غدیر کا نام تھا سبب اس خطبے کا یہ ہوا
کہ یمن مین حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھہ جو لوگ تھے اونمین سے کچھہ آدمیون نے حضرت علی
رضی اللہ عنہ کی بہت شکایت کی شکایت اونکی بیجا تھی اور بسبب نافہمی کے اور ہر مسلمان کو ضرور ہی
کہ حضرت علیؓ سے محبت رکھے لہذا آپنے اوس منزل مین خطبہ واسطے دفع شکایت اون لوگون کے
اور واجب کرنے محبت حضرت علی کے فرمایا پہلے آپنے سب لوگون سے کہا کہ کیا مین مسلمانون
کے لیے واجب المحبۃ اون کی جانون سے زیادہ نہین ہون سب نے عرض کیا کہ بیشک آپکی محبت اپنی
جانون سے زیادہ واجب ہی پھر آپنے فرمایا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ
اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ مین جسکا مولی ہون علی اوسکے مولی ہین

یعنی جو مجھ سے محبت رکھے علی سے بھی محبت رکھے یا اللہ دوست رکھ اوسے جو علی سے دوستی رکھے اور دشمنی رکھ اوس سے جو علی سے دشمنی رکھے حضرت عمرؓ نے بعد سماعت اس خطبے کے حضرت علی کو مبارکباد دی اور کہا آپ تو مولی ہر مومن اور مومنہ کے ہوگئے بعد ازین آپ بخیر منازل مدینے پہونچکر کاربرایت ارشاد خلق و عبادت الٰہی مین مشغول ہوئے لیکن اکثر قرب زمانہ اجل اور کلمات وداع کے فرماتے

## فصل تیسوین وفات شریف کے بیان مین

باریک بینان صحابہ نزول آیہ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ کو قرب زمان قیامت نشان وفات سمجھ گئے تھے اسلیے کہ پیغمبر کا دنیا مین رہنا واسطے اکمال دین کے ہے جب دین کامل ہوگیا تب پیغمبر کو لاحق ملا اعلی ہونا چاہیے اور انھین دنون سورہ نصر نازل ہوئی اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰهِ وَالْفَتْحُ آخر تک یعنی جب اللہ تعالی کی مدد نازل ہوئی اور مکہ فتح ہوگیا اور لوگ دین مین فوج فوج داخل ہونے لگے تو تم اللہ کی تسبیح و حمد و استغفار مین مشغول ہو اس سے بھی علمائے صحابہ قرب اجل سمجھ گئے بظاہر یہ آیتین خوشی کی تھین مگر اس جہت سے سبب رنج عظیم ہوئین حال صحیح بخاری مین باب الخوخہ والممر فی المسجد مین ہے کہ ایکبار آپنے خطبے مین ارشاد فرمایا کہ ایک بندے کو اختیار دیا گیا اس بات کا کہ چاہے دنیا کے ناز و نعمت جو چاہے اوسے ملے یا اوس چیز کو جو خدا تعالی کے پاس ہے اختیار کرے اوس نے دنیا کو اختیار نکیا جناب قدس الٰہی مین جو ہے یعنی آخرت کو اختیار کیا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ سن کے رونے لگے اور کہنے لگے کہ آپ پر ہمارے ماں باپ فدا ہون راوی کہتے ہین کہ ہم لوگ متحیر ہوئے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تو ایک بندے کا حال بیان کرتے ہین ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کیون روتے ہین اور کیون ماں باپ کو قربان کرتے ہین پھر معلوم ہوا کہ اوس بندے سے مراد خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہم سب مین زیادہ سمجھوال تھے کہ آپکا مطلب سمجھ گئے اور آپنے فرمایا کہ ای ابوبکر مت رو اور سب آدمیون مین سے مجھ پر جہان

وفات نبوی کا بیان

ابوبکر کا مال دینے مین اور رفاقت کرنے مین زیادہ ہی اور اگر مین کسی کو خلیل یعنی دوست جانی
بناتا تو ابوبکر کو بناتا لیکن وہ اسلام کے بھائی اور دوست ہین اور مسجد مین کسیکا دروازہ سوا ابوبکر
کے نرہے **حال** مشکوۃ شریف مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہی کہ ایکبار حضرت فاطمہؓ
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئین آپنے اونکے کان مین کچھہ باتین کہین وہ خوب
روئین پھر آپنے اور باتین کان مین کہین وہ ہنسنے لگین مین نے بی بی فاطمہؓ سے حال
سرگوشیونکا پوچھا اونھون نے کہا کہ مین جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا راز فاش نکرونگی بعد
وفات آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے مین نے بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا سے پھر پوچھا اونھون
نے کہا مضایقہ نہین اب بتاتی ہون پہلے سرگوشی مین آپنے یہ بات کہی تھی کہ ہر سال جبرئیل مجھہ سے
رمضان مین ایکبار قرآن مجید کا دور کیا کرتے تھے امسال دوبار دور کیا اس سے مین جانتا ہون
کہ میری اجل قریب ہی سو تم خدا سے ڈرتی رہو اور صبر کرو مین اچھا بزرگ تمھارا تم سے پہلے
جاتا ہون یہ سنکر مین روئی پھر آپنے میرے کان مین یہ بات کہی کہ اہل بیت مین سب سے پہلے تم مجھہ
سے ملوگی یعنی تمھاری وفات بعد میری وفات کے جلد ہوگی سب اہل بیت سے پہلے تب مین خوش
ہوکے ہنسی **ف** پیشین گوئی آپ کی صادق ہوئی کہ حضرت بی بی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا
سب سے پہلے انتقال ہوا اور بہت جلد یعنی بعد چھہ مہینے کے آپ سے جا ملین **حال** مشکوۃ شریف مین
حضرت عائشہؓ سے روایت ہی کہ ایکدن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم باہر سے تشریف لائے میرا
سر دکھتا تھا مین نے کہا وا راساہ ہاے میرا سر دکھتا ہی آپنے فرمایا کہ میرا سر دکھتا ہی اور جو میرے
سامنے تمھاری وفات ہو تو مین اچھی طرح تمھاری تجہیز و تکفین کرون نماز جنازے کی پڑھون
مین نے کہا گویا آپ یہی چاہتے ہین کہ مین مرجاؤن اور آپ بیشک اور بی بی کو لیکے اوسی
دن میری جگہہ سو رہینگے ازواج مطہرات یراہ ظرافت ایسی باتین کرگذرا کرتی تھین محبت سے
اور رو برو عتاب نہین ہوتی تھین آپنے تبسم فرمایا اور بھی مشکوۃ مین ہی کہ آپنے حضرت عائشہ
سے فرمایا کہ وہ لقمہ جو مینے خیبر مین کھایا اوسکی تکلیف مین ہمیشہ پاتا ہون یہانتک کہ اب میری

رگ جان بسبب زہر کے کٹ گئی مراد اوس لقمے سے لقمۂ گوشت زہر آلود ہی کہ ایک یہودیہ نے بکری کے
دست کے گوشت کو زہر آلود کرکے آپکے کھانے کو بھیجا تھا اور آپنے اوس مین سے ایک لقمہ منہ مین
لے لیا تھا اور آپ کو سر درد اور بخار شدید عارض ہوا کہ وہی مرض موت ہوا لکھتہ اثر
زہر سے مرض موت کا ہونا اسلیے ہوا کہ آپ کی وفات بطور شہادت ہو ابوبکر صدیق رضی کی بھی موت
اثر زہر سانپ سے جس نے غار مین کاٹا تھا ہوئی چنانچہ مشکوٰۃ شریف مین بروایت حضرت
عمر رضی ہی **ف** بحسب ظاہر شاہ عبد العزیز صاحب کی تقریر سر الشہادتین پر اعتراض ہوتا ہی
اونھون نے لکھا ہی کہ کمال شہادت بذات خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل نہین ہوا
اسلیے کہ اگر شہادت جہریہ حاصل ہوتی تو اسلام مین بڑا فتور پڑتا اور اگر شہادت سریہ
حاصل ہوتی تو شہادت کاملہ نہوتی اسلیے کہ کمال شہادت یہ ہی کہ آدمی مسافرت مین
قتل کیا جاوے اور اوسکے گھوڑے کی کوچین کاٹی جاوین اور اور مصیبت کی باتین کھی ہین
بعد ازین اونھون نے لکھا ہی کہ اللہ جل جلالہ نے ذات حسنین رضی اللہ عنہما کو بجاے ذات
جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قرار دیکے کمال شہادتین کا بذریعہ اونکے آپ کو
عنایت فرمایا انتہی سو اعتراض یہ وارد ہوتا ہی کہ حدیث مذکور الصدر سے حصول شہادت سریہ
کا آپ کو بذات خود متحقق ہوتا ہی اور امام جلال الدین سیوطی وغیرہ علما نے تصریح کی ہی کہ
آپ کی موت بشہادت بسبب اثر زہر کے ہوئی جواب شاہ عبد العزیز صاحب کی طرف
سے یہ ہوسکتا ہی کہ مقصود شاہ عبد العزیز صاحب کا یہ ہی کہ شہادت سریہ علی وجہ الکمال آپکو
بذریعہ امام حسن رضی اللہ عنہ کے حاصل ہوئی اس لیے کہ کمال شہادت یہ ہی کہ تاخیر نہو ولہذا
ارتثاث یعنی یہ کہ بعد زخمی ہونیکے تاخیر کرکے کچھ دوا غذا کھاکے زخمی مرے موجب نقصان
شہادت کا شمار کیا جاتا ہی پس اصل شہادت تو آپ کو حاصل ہوئی لیکن شہادت
کاملہ جیسا کہ مقتضی آپکے منصب عالی کا تھا بوساطت حضرت حسنین کے حاصل ہوئی
سریہ کاملہ بسبب حضرت امام حسن رضی کے کہ صدمۂ زہر سے بے امتداد مدت شہید ہوے بخلاف

توجیہ کلام شاہ عبد العزیز صاحب دربارۂ شہادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کئی برس کے بعد آپنے وفات پائی اور جو بیگانہ
بسبب امام حسین رضی اللہ عنہ کے بس آپ کی شہادت شہادات جملۂ انبیا و شہدا سے کامل تر ہوئی
اور تقریر شاہ عبد العزیز صاحب کی صحیح ہی **حال** روز بروز بخار کی اور مرض کی زیادتی
ہوئی یہان تک کہ آپ مسجد مین امامت کے لیے نجا سکے آپنے ارشاد کیا کہ ابو بکر سے کہدو کہ امام
ہون حضرت عائشہ کہتی ہین مینے یہ خیال کیا کہ جو شخص آپ کی جگہ امام ہوگا پھر آپ کی وفات
ہوگی تو لوگ اوسے منحوس سمجھین گے اور اس لیے مین نے عرض کیا کہ ابو بکر صدیق نرم دل ہین
محراب کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے خالی دیکھ کر بیتاب ہو جائین گے اور مارے رقت
کے نماز نہ پڑھا سکین گے آپنے فرمایا کہ ابو بکر سے کہدو نماز پڑھاوین پھر مینے حفصہ[1] سے
کہا کہ تم عمر کے لیے اجازت لے لو اونھون نے اس بات کے لیے عرض کیا آپ بہت ناخوش
ہوئے اور فرمایا کہ ابو بکر کے ہوتے ہوئے دوسرے کو امام ہونا ہرگز نچاہیے اور بعضی روایت
مین ہے کہ ایکبار جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بوقت خبر پہونچانے موذن کے کہ جماعت
طیار ہے عبد اللہ بن زمعہ سے فرمایا کہ لوگون سے کہدو کہ نماز پڑھ لین عبد اللہ نے ابو بکر صدیق
کو نپایا حضرت عمر سے واسطے امامت کے کہدیا اونھون نے مسجد شریف مین نماز پڑھانی شروع
کی آپنے آواز حضرت عمر کی سنی اور فرمایا کہ کیا یہ آواز عمر کی نہین ہے لوگون نے عرض کیا
کہ عمر کی ہی آواز ہے آپنے بتاکید فرمایا کہ سوائے ابو بکر کے اور کوئی امام نہو خدا کو اور مسلمانون
کو سوائے ابو بکر کے اور کی امامت منظور نہین **حال** ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے کو کھڑے ہوئے
جمال جہان آرا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جو اوس مقام پر ندیکھا شدت رنج سے بیتاب ہوگئے
اور رقت ایسی غالب ہوئی کہ سب اہل مسجد رونے لگے اور مسجد مین غل مچا **بیت** در نمازم
خم ابروے تو تا یاد آمد ۔ حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد ۔ سمع شریف تک شور و غل پہونچا آپنے
پوچھا کہ کیا ہے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا نے حال عرض کیا آپ مسجد شریف مین تشریف لیگئے اور نماز
پڑھی اور لوگون کو تسلی دی فرمایا کہ اے مسلمانون تمھین خدا کے سپرد کیا خدا سے ڈرتے رہنا

[1] ف حفصہ بفتح حا و صاد مہملتین و سکون فا ازواج مطہرات مین سے ہین حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ خلیفہ دوم کی بیٹی ہین ۱۲

اور اطاعت خدا یتعالی کی کرتے رہو اور اب مین دنیا کو چھوڑتا ہون اور ایام مرض مین
کبھی غمگینان امت کو باین کلمات تسلی دی اور سمجھایا کہ کوئی نبی اپنی امت مین ہمیشہ نہین رہا
اور آپنے یہ بھی فرمایا کہ خوش قسمتی اس امت کی ہے کہ اونکا پیغمبر اونکے سامنے انتقال کرجاوے
اور جس امت سے خدا یتعالی ناخوش ہوتا ہے اوسکے پیغمبر کو زندہ رکھتا ہے اور اوسکے سامنے امت
کو ہلاک کرکے اوسکی آنکھین ٹھنڈی کرتا ہے ف موافق روایات کتب حدیث کے بعد ازانکہ
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے نماز مین حسب الحکم امامت شروع کی دوبار آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم بحالت نماز پڑھانے کے مسجد مین تشریف لیگئے ایکبار آپنے ابوبکر صدیق کے پیچھے نماز
پڑھی صف مین بیٹھ کے چنانچہ صحیح ابن حبان مین ہے اور یہ آخر نماز آپ کی تھی اور ایک مرتبہ آپ
کھڑے ہوتے ہی حضرت ابوبکر صدیق کے تشریف لیگئے ابوبکر صدیق نے چاہا کہ پیچھے ہٹین آپ
نے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہین اور آپ پاس ابوبکر صدیق کے جا بیٹھے اور امام ہوئے اور
ابوبکر صدیق داہنی طرف آپکے کھڑے ہوئے لوگ ابوبکر صدیق کی نماز کو دیکھ کے نماز پڑھتے
تھے اور ابوبکر جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز سے یعنی امام آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
تھے اور ابوبکر صدیق بطور مکبر کے تھے کہ امام کے ارکان سے لوگون کو مطلع کرتے تھے اور یہ روایت
صحیحین مین ہے اور ایک مرتبہ آپ بروز وفات یعنی صبح دوشنبے کو حجرے کے دروازے تک تشریف
لائے اور پردہ اوٹھا کر کیفیت جماعت کی ملاحظہ فرمائی اور لوگون کو نماز جماعت پر قائم دیکھکر
خوش ہوئے ابوبکر صدیق نے اوسوقت پیچھے ہٹنا چاہا تھا آپنے اشارہ فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور
آپ مسجد شریف مین تشریف نہین لائے ف حضرت ابن عباس سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے آدمیون مین سے دو شخص کے پیچھے نماز پڑھی ایک حضرت ابوبکر صدیق
اور دوسرے عبد الرحمن بن عوف کے ایک سفر مین چنانچہ ابوسلمہ بن عبد الرحمن نے اپنے
باپ سے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو قضاے حاجت سے تشریف لانے مین
دیر ہوئی صحابہ نے عبد الرحمن بن عوف کو امام کرکے نماز شروع کردی ایک رکعت پڑھ چکے تھے

کہ آپ تشریف لائے عبدالرحمن بن عوف نے پیچھے ہٹنا چاہا آپنے فرمایا کہ اپنی جگہ پر رہو اور آپنے ایک
رکعت اونکے پیچھے پڑھ کر ایک رکعت باقی اوٹھکر پڑھ لی اور ایکبار حضرت ابو بکر کے پیچھے اور نماز
پڑھی تھی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم محلۂ قبا مین واسطے رفع ایک نزاع کے جو درمیان بنی عمرو بن عوف
کے تھا تشریف لے گئے تھے آپ کو دیر ہوئی صحابہ نے حضرت ابو بکرؓ کو امام کر کے نماز شروع کر دی
اتنے مین آپ تشریف لائے ابو بکر صدیقؓ نے پیچھے ہٹنا چاہا آپنے اشارہ کیا کہ اپنی جگہ پر رہو
اور سب نماز ابو بکر صدیقؓ کے پیچھے پڑھی حال اُسامہ بن زیدؓ کو آپنے واسطے انتقام لینے خون
زید بن حارثہ والد اونکے ایک لشکر پر سردار مقرر کیا اور آپنے دست مبارک سے لوا اونکے لیے
باندھ دی اور حکم فرمایا کہ شہر اُبنیٰ کے حاکم پر لشکر لیجاوین اوس کافر سے جسکی لڑائی مین زید بن
حارثہ اور جعفر بن ابیطالب اور عبداللہ بن رواحہ شہید ہوئے تھے انتقام لو اجبی لین حضرت ابو بکر صدیق
اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما کو بھی اوس لشکر مین تعینات فرمایا حضرت اسامہ کے امیر کرنے مین یہ
سر تھا کہ اونکے باپ کے انتقام کے لیے یہ لشکر کشی تھی اونکا جی خوش ہوا اور حضرت شیخین رضی اللہ عنہما کے
متعین کرنے مین یہ سر تھا کہ اونکی عظمت سب اصحاب کے دل مین جمی ہوئی تھی اونکو اوس لشکر مین دیکھکے
اور اصحاب لشکر کو عار نہو کہ کم عمر مولی کے بیٹے کو ہم پر امیر کیون کیا بسبب بیماری آپکے لشکر کی روانگی
ملتوی رہی اور ابو بکر صدیقؓ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوس تعیناتی سے علیحدہ کر کے خصوصی
خدمت یعنی امامت مسجد شریف پر مامور کیا شنبے کے دن دو روز وفات سے پہلے آپ کو افاقہ ہو گیا
تھا اُسامہ رضی اللہ عنہ اور لشکر کے لوگ آپ سے رخصت ہو کے لشکر گاہ مین جا کے باہر مدینے کے ٹھہرے
یکشنبے کو مرض نے زیادتی کی خبر سنکر اُسامہ ٹھہر گئے دو شنبے کی صبح کو کہ آپکو تخفیف ہو گئی اسامہ پھر
آپ سے رخصت ہو کے لشکر کو گئے اور روانہ ہوتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حالت نزع
طاری ہوئی ام ایمن والدہ حضرت اسامہ نے یہ حال اونھین کہلا بھیجا وہ پھر آئے اور بریدہ بن
الحصیب اسلمی نے کہ علم بردار اوس لشکر کے تھے علم کو لا کے در مسجد شریف پر کھڑا کر دیا بعد ازین ابو بکر صدیق
رضی اللہ عنہ نے اوس لشکر کو روانہ کر دیا مگر حضرت عمرؓ کو باجازت حضرت اُسامہ کے واسطے مشورے امور

خلافت کے رکھ لیا حال صحیحین مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایام مرض موت
مین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم اپنے باپ ابوبکر اور بھائی عبدالرحمن کو بلا بھیجو مین
ابوبکر کے لیے عہد خلافت کر دون کہین کوئی اور کہنے والا نکہے کہ مین خلافت کے لیے اولی ہون
پھر آپنے کہا کچھ ضرورت نہین خدا تعالی اور مومنین خود سواے ابوبکر صدیق کے اور کسی کو خلیفہ نکرینگے
صحیح مسلم مین بتصریح یہ لفظ مذکور ہی کہ مین عہدنامہ خلافت ابوبکر کے لیے لکھ دون چونکہ محدثین کا
دستور ہی کہ جو لفظ مطلب مین صریح ہوتا ہی اور مفید تر ہی ذکر کرتے ہین اور جس کتاب کی
لفظ کو ذکر کرتے ہین حدیث کی اوسی کی طرف نسبت کرتے ہین اگرچہ مضمون اوس حدیث کا اوس
کتاب سے اعلی رتبہ کتاب مین واقع ہو اسی سبب سے مشکوۃ شریف اور صواعق محرقہ مین کہ لفظ کتابت مذکور
ہی حدیث کو صرف مسلم کی طرف نسبت کیا ہی حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب قدس اللہ سرہ العزیز نے تحفہ اثنا عشریہ
مین بھی صرف اسی وجہ سے حدیث کی طرف مسلم کے نسبت کی ہی رامپور کے جو بعض علما نے شاہ عبدالعزیز
صاحب پر یہ اعتراض کیا ہی کہ حدیث بخاری مین بھی موجود ہی صرف مسلم کی طرف نسبت بیجا ہی سو یہ
اعتراض بسبب ناواقفی کے قاعدہ محدثین سے ہی حال ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت
ہی کہ پنجشنبے کے روز یعنی روز وفات سے چار دن پہلے آپنے فرمایا کہ قلم دوات کاغذ لاؤ مین ایسی
باتین لکھ دون کہ تم سے خطا اور بے تدبیری واقع نہو حاضرین خوب سمجھے نہین بیماری کا آپ پر
بہت غلبہ تھا اور آواز بھی آپ کی پڑ گئی تھی لہذا حاضرین مین اختلاف ہوا بعضون نے کہا لے آؤ
اور بعضون نے بنظر عدم تکلیف دہی کے کہا مت لاؤ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ جناب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بیماری کا غلبہ ہی اور کتاب اللہ ہمین کافی ہی یعنی ایسے وقت
تکلیف مین آپکو محنت کرنا کچھ ضرور نہین بسبب اختلاف کے آواز بلند ہوئی اور بعضون نے کہا
پھر پوچھ دیکھو پھر پوچھنے لگے آپنے تنگ ہوکے فرمایا کہ میرے پاس سے اوٹھ جاؤ اور پھر
آپنے قلم دوات لانے کو نفرمایا اور تین باتین متعلق تدبیرات ملکی فرما دین کہ اونمین سے ایک یہ کہ
اَجِیْزُوا الْوُفُوْدَ جائزہ و انعام دیتے رہو وفود کو یعنی اون لوگون کو جو قبائل عرب سے واسطے

ارادہ فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا واسطے لکھنے عہد خلافت کے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو

ملاقات اور سیکھنے امور دین کے مدینے مین آتے ہین اور دوسری بات یہ کہ مشرکین کو جزیرۂ عرب
سے نکالدو اور تیسری بات اوی بھول گیا شاہ عبدالعزیز صاحب نے لکھا ہی وہ حکم سامان
کردینے اور روانہ کردینے لشکر اسامہ کا تھا کہ آپنے مرض موت مین بھی حکم اوسکی روانگی
کا دیا تھا ف اس قصّے کو شیعہ قصۂ قرطاس کہتے ہین اور اس گمان سے کہ باب خلافت
مین لکھنا آپ کو منظور تھا حضرت عمر کے بول اوٹھنے سے وہ بات جاتی رہی اس قصے
کو عمدہ مطاعن حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے شمار کیا ہی اور بشرط واقع کے جس طرح قصہ
ہی اوس مین کچھ طعن نہین خلافت کے باب مین لکھنا منظور ہی نتھا پہلے ابوبکر صدیق کے
لیے آپنے جو لکھنا چاہا تھا اوسکو موقوف رکھا کچھ امور تدبیرات کے ارشاد کرتے تھے
سو زبانی ارشاد کردیے اور اگر لکھنے کی ضرورت ہوتی تو آپ لکھنے کو موقوف نفرماتے
فرض امر کسی کے روکنے سے رک نہین سکتا بلکہ جب حضرت عمرؓ کی عرض کے موافق آپ لکھنے
سے باز رہے معلوم ہوا کہ راے حضرت عمرؓ کی اس معاملے مین بھی مثل معاملۂ حجاب و
اذان و دیگر امور موافقات وحی کے مقبول ہوئی تحفۂ اثنا عشریہ مین طعن و جواب طعن بتفصیل
تمام مذکور ہی حال ازواج مطہرات سے کسینے کہا کہ آپ کو مرض ذات الجنب ہی ذات الجنب ایک
پسلی کی بیماری ہوتی ہی سو بمشورۂ حضرت ام سلمہ و اسما بنت عمیس کے کہ حبشے مین ذات الجنب کا علاج
لدود دیکھہ آئین تھین آپکے لیے لدود تجویز کیا لدود کہتے ہین دوا کو کہ بیمار کے منہ مین ایک ہی جانب
سے ڈالی جاوے سو آپکے منہ مین ڈالی ہرچند آپ منع کرتے رہے اشارے سے کہ بسبب غلبۂ مرض کے
آپ اوس وقت بول نہین سکتے تھے مگر نمانا اور وہ دوا دہان مبارک مین ڈال دی آپکے منع کرنے کو
وہ لوگ یہ سمجھے کہ جیسے بیمار کڑوی یا بدمزہ دوا کھانے کو نہین چاہتا ہی اسی طرح آپ بھی منع فرماتے ہین
جب آپکو اوس حال سے افاقہ ہوا اور آپ کو معلوم ہوا کہ ذات الجنب تجویز کرکے دوا آپکے
منہ مین ڈالی تھی آپنے فرمایا کہ ذات الجنب شیطان کے اثر سے ہوتا ہی انبیا کو ایسی بیماری
نہین ہوسکتی پھر آپنے فرمایا جتنے آدمی گھر مین ہین سب کے منہ مین دوا اوسی طرح ڈالی جاوے

سوائے عباس رضی اللہ عنہ کے کہ وہ اس مشورے مین نتھے سو حسب الحکم سوائے حضرت عباس رضی اللہ
عنہ کے سب کے منہ مین وہ دوا اوسی طرح ڈالی گئی حتی کہ حضرت میمونہ کے بھی باآنکہ وہ روزہ دار
تھین **حال** مرض موت مین آپ کو معلوم ہوا کہ انصار اپنے حال مین ہراسان ہین آپ نے
مسجد شریف مین تشریف لیجا کے خطبے مین انصار کی خاطر داری اور توقیر کی بہت تاکید فرمائی
**حال** حضرت عائشہ رض سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قبل وفات تھوڑی دیر
پہلے عبد الرحمن بن ابی بکر آئے اونکے پاس مسواک تھی آپ نے اوسکی طرف دیکھا مجھے شوق آپ کا
واسطے مسواک کے معلوم تھا مین سمجھی کہ آپ کا جی مسواک کرنے کو چاہتا ہے مین نے پوچھا کہ آپکے
لیے لے لون آپ نے اشارہ کیا کہ ہان لے لو مینے مسواک عبد الرحمن سے لیکے اپنے دانتون سے
نرم کرکے دی کہ آپ نے کی حضرت عائشہ فخر یہ کہا کرتی تھین کہ اللہ تعالی نے آخر عمر مین میرا
آب دہن آب دہن مبارک سے ملا دیا **ف** یہان سے بہت خوبی مسواک کرنے کی پائی جاتی
ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مرتے وقت بھی مسواک فرمائی اور حدیثون مین بہت
تاکید مسواک کرنے کی ہے حتی کہ آیا ہے کہ ایک رکعت مسواک سے ستر رکعت بے مسواک کے برابر ہے
اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ نے حسب تجربہ مشائخ یہ بات نقل کی ہے کہ جو شخص التزام کرے
مسواک کا توقع قوی ہے کہ مرتے وقت کلمۂ شہادت اوسکی زبان پر جاری ہوگا اور افیون کھانیوالے
کی زبان پر جاری نہوگا **حال** حضرت ام سلمہ اور ام حبیبہ نے ایک کنیسے یعنی عبادت خانۂ نصاری
کا ذکر کیا اور اوسکی تصویرون کا حال بیان کیا آپ نے فرمایا کہ اون لوگون کی عادت تھی جب
کوئی مرد صالح اون مین مرجاتا اوسکی قبر پر مسجد بناتے اور تصویرین بناتے اور بھی آپ نے فرمایا کہ
لَعَنَ اللّٰہُ الْیَہُوْدَ وَالنَّصَارٰی اِتَّخَذُوْا قُبُوْرَ اَنْبِیَائِہِمْ مَسَاجِدَ یعنی خدا لعنت کرے
یہود و نصاری کو اونھون نے اپنے پیغمبرون کی قبرون کو مسجد کر لیا **حال** بخاری مین ہے
کہ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ مینے آپ سے سنا تھا کہ پیغمبرون کو قبل موت اختیار دیا جاتا ہے
چاہین دنیا مین رہنا اختیار کرین چاہین ملأ اعلی مین جانا سو مینے سنا آپکو قبل وفات کہتے ہوئے

بیان خوبی مسواک
اور نقل تجربہ مشائخ
در مسواک

اَللّٰھُمَّ الرَّفِیْقَ الْاَعْلٰی یعنی یا اللہ مجھے منظور ہی اوپر والے رفیقوں کے پاس جانا تب مین سمجھی کہ آپ کو اب ہمارے پاس رہنا منظور نہین **حال** قبل وفات کے آپنے یہ کلمہ فرمایا اَلصَّلٰوۃُ وَمَا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ یعنی خوب محافظت کرو نماز کی اور لونڈی غلامون کی **ف** کمال تاکید نماز کی متحقق ہوتی ہی کہ بوقت وفات بھی آپنے اوسکی تاکید فرمائی اور بھی لونڈی غلامون کی رعایت کی تاکید کی افسوس ہی کہ اب لوگ نماز مین بھی غفلت کرتے ہین بہتیرے نہین پڑھتے اور بہتیرے پڑھنے والے رعایت امور ضروریہ نماز کی نہین کرتے بالخصوص رکوع کے بعد سیدھا کھڑا ہونے اور درمیان دونون سجدون کے بیٹھنے کو اکثر ترک کرتے ہین اور اس سے نماز کا عدم وجود برابر ہوجاتا ہی اور لونڈی غلامون پر بھی ظلم کرتے ہین چاہیے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تاکید پر خیال کرکے نماز کو خوب درست پڑھا کرین اور لونڈی غلامون کو بہت محبت و رعایت سے رکھین **حال** بقول مشہور بارہوین ربیع الاول دوشنبے کو دوپہر ڈھلے آپنے وفات پائی نزع کی تکلیف آپکو بہت ہوئی آپ فرماتے تھے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اِنَّ لِلْمَوْتِ سَکَرَاتٍ رنگ مبارک کبھی سرخ ہوجاتا تھا کبھی زرد حضرت عائشہ کے سینے پر آپ تکیہ لگائے تھے اوسی حال مین روح مبارک آپکی قبض ہوئی یہ بات بھی حضرت عائشہ فخریہ کہا کرتی تھین آپکی وفات سے گویا قیامت قائم ہوئی اصحاب اور اہل بیت پر ایسا رنج ہوا کہ بیان مین نہین آسکتا حضرت عثمان کو سکوت لاحق ہوا حضرت عمر کے ہوش جاتے رہے عقل کٹ گئی یہانتک کہ وہ کہنے لگے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات نہین پائی جو کہے گا کہ آپکی وفات ہوئی مین اوسے قتل کرونگا ابوبکر صدیق اور حضرت عباس سب اصحاب مین مستقل رہے وفات سے پہلے کہ آپکو افاقہ ہوگیا تھا حضرت ابوبکر صدیق بھی آپ سے اذن لیکے اپنی زوجہ بنت خارجہ کے پاس سُنح مین کہ ایک جگہ کنارے مدینے کے تھی چلے گئے تھے خبر وفات کی پاکے آئے دیکھا کہ عمر رضی اللہ عنہ مدہوشانہ تلوار نکالے کھڑے ہین اور لوگ اونکے گرد ہین اور وہ کہتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا انتقال نہین ہوا اور آپ کو خدانے بلا لیا جیسے موسی کو طور پر بلا لیا تھا آپ تشریف لاکے منافقین کے ہاتھ پانون کٹوائینگے منافقین نے

خبر آپکے موت کی جو اوڑائی ہے سب اسکی سزا پائینگے ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ آتے ہوئے کسی طرف متوجہ نہوئے اور حجرۂ حضرت عائشہ کو جہان آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تشریف رکھتے تھے چلے گئے چہرۂ مبارک سے چادر اوٹھاکے پیشانی مبارک کا بوسہ دیا اور روئے اور کہا طِبْتَ حَيًّا وَّمَيِّتًا آپ پاکیزہ ہین حیات مین بھی اور بعد موت کے بھی اور آپ پر خدا تعالی دو موتین جمع نکریگا جو موت آپکے مقدر تھی سو ہو چکی پھر باہر نکلے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو اونکے مقولے سے روکا لوگ حضرت عمر کو چھوڑ کے اونکی طرف آئے اونھون نے خطبہ پڑھا اور کہا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَيٌّ لَّا يَمُوْتُ اور یہ آیت پڑھی وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ط اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ط وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ط وَسَيَجْزِي اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ○ اس خطبے کے سنتے ہی سب کو موت جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یقین ہوا اور وہ غفلت کا پردہ جس سے موت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے منکر تھے اوٹھ گیا آیت وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ہر ایک کی زبان پر جاری ہوئی حال حصن حصین مین ہے کہ ملائکہ نے صحابہ سے تعزیت کی اور کہا اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ فَبِاللّٰهِ فَثِقُوْا وَاِيَّاهُ فَارْجُوْا فَاِنَّمَا الْمَحْرُوْمُ مَنْ حُرِمَ الثَّوَابَ وَالسَّلَامُ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ بیشک اللہ مین تسلی ہے ہر مصیبت کی اور بدلہ ہے ہر گئی ہوئی چیز کا پس اللہ ہی پر اعتماد کرو اور اوسی سے امید رکھو محروم وہی ہے جو ثواب سے محروم رہے اور سلام تمپر اور رحمت خدا تعالی کی اور برکتین اوسکی اور بھی حصن حصین مین ہے کہ ایک شخص کھچڑی داڑھی موٹا گورا وہان آیا اور لوگون کو پھلانگ کے بھیتر پہنچا اور رویا اور صحابہ کی طرف منہ کرکے کہا اِنَّ فِي اللّٰهِ عَزَاءً مِّنْ كُلِّ مُصِيْبَةٍ وَّعِوَضًا مِّنْ كُلِّ فَائِتٍ وَّخَلَفًا مِّنْ كُلِّ هَالِكٍ فَاِلَى اللّٰهِ فَاَنِيْبُوْا وَاِلَيْهِ فَارْغَبُوْا وَنَظَرُهٗ اِلَيْكُمْ فِي الْبَلَاءِ فَاِنَّ الْمُصَابَ مَنْ لَّمْ يُجْبَرْ وہ شخص یہ کہکر چلا گیا لوگ وسے پہچانتے نتھے حضرت صدیق و مرتضی رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ خضر تھے حال خبر پہنچی کہ انصار نے سقیفہ بنی ساعدہ

مین جمع ہو کے یہ تجویز کی ہی کہ سعد بن عبادہ کو امیر کرین یہ خبر سنکے حضرت ابو بکر اور حضرت عمر اور
حضرت ابو عبیدہ بن الجراح سقیفہ بنی ساعدہ کو گئے سقیفہ کہتے ہین پٹے ہوئے مکان کو اور
بنی ساعدہ ایک قبیلہ ہی انصار مین اوس قبیلے مین ایک مکان بطور چوپال کے تھا وہ سقیفہ
بنی ساعدہ کہلاتا تھا وہان پہونچکر انصار سے اس بات مین گفتگو کی حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ مینے
اوسوقت ایک تقریر اپنے دل مین بنا رکھی تھی مینے چاہا کہ مین کرون حضرت ابو بکرؓ نے روکا اور خود
تقریر کی جو باتین مینے سوچی تھین بہت خوبی سے ادا کین انصار کے فضائل اور مناقب
بیان کیے اور اونکے حقوق کو بھی تسلیم کیا اونھون نے امارت کے باب مین جو دعوی کیا پہلے
وہ کل امارت چاہتے تھے پھر انھون نے کہا کہ ایک امیر ہم مین سے ہے اور ایک امیر تم مین یعنی
مہاجرین مین ابو بکر صدیقؓ نے یہ حدیث پڑھی الائمۃ من قریش سردار اور بادشاہ
قریش مین سے ہون انصار خاموش ہو رہے تب ابو بکر صدیقؓ نے کہا کہ ان دو آدمی عمر
اور ابو عبیدہ مین سے ایک کے ہاتھ پر بیعت کرو حضرت عمرؓ کہتے ہین کہ سب تقریر مین مجھے
ایک بھی بات ناپسند ہوئی اور جو گردن میری ماری جاتی تو مجھے گوارا تھا یہ نسبت اوس بات
کے کہ مین امام ہون ایسی جماعت پر جن مین ابو بکر ہون مینے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ تمھارے
ہوتے کون امام ہو سکتا ہی ہاتھ دراز کرو اونھون نے ہاتھ دراز کیا مینے بیعت کی پھر حضرت
ابو عبیدہ نے اور سب حاضرین نے بیعت کی صواعق محرقہ مین روایت معتبر لکھی ہی مسند امام احمد
سے کہ بعد سمجھانے حضرت صدیق اکبر کے سعد بن عبادہؓ بھی اوسی وقت سمجھ گئے اور خلافت
صدیق اکبر کو اونھون نے قبول کر لیا اور یہ جو مشہور ہی کہ سعد بن عبادہ نے ساری عمر بیعت نہین
کی اور ہس سبب سے مدینہ چھوڑ کے یمن کو چلے گئے معتبر نہین ہی حال آپنے وصیت فرمائی تھی
کہ غسل مجھے میرے اہل بیت دین پہلے ایک آواز آئی کہ آپ کو غسل مت دو وہ خود پاک ہین کہنے والے
کو تلاش کیا کوئی نپایا پھر ایک آواز آئی کہ غسل دو پہلا کہنے والا شیطان تھا اور مین خضر ہون
حضرت علیؓ اور عباسؓ نے غسل دیا اس مین اختلاف ہوا کہ برہنہ غسل دین یا کپڑون سمیت پھر سب کے

ذکر غسل حضرت ﷺ

نیند غالب ہوگئی اور گوشۂ خانہ سے آواز آئی کہ کپڑون سمیت غسل دو حضرت ابو بکر بھی وقت غسل
کے حاضر ہوئے تھے انصار نے کہا ہم چاہتے ہین کہ اس شرف مین سے ہمین بھی کچھ نصیب
ہووے حضرت ابو بکرؓ نے ایک شخص انصار مین سے بھی تعینات کردیا کہ پانی دینے مین اور اسی طرح
کے کامون مین مدد کرین **حال** حسب الحکم اقدس نماز کے لیے یہ ٹھہرا کہ بدفعات جو لوگ آتے جاوین
تنہا تنہا نماز پڑھتے جاوین منظور یہ تھا کہ اس شرف سے کوئی بے نصیب نرہے اور یہ بات تو معلوم
تھی کہ جسد اطہر انبیاے کرام مین بعد موت کے مطلقاً تغیر نہین آتا اس سبب سے تاخیر دفن کا کچھ اندیشہ نکیا
حسب الحکم عالی سب کو نماز سے شرفیاب ہولینے دیا اگرچہ دفن مین تاخیر اتنی ہوئی کہ سہ شنبے کو
بوقت سہ پہر یا شب چار شنبے کو آپ مدفون ہوئے **حال** قبر کے باب مین یہ بات قرار پائی کہ
جس جگہ آپکی روح قبض ہوئی وہی جگہ واسطے دفن کے متعین ہے اسواسطے کہ حضرت صدیقہ مرتضی
رضی اللہ عنہا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے حدیث روایت کی کہ نبی وہین مدفون ہوتے ہین
جہان اونکی روح قبض ہوا اور مدینے مین دو شخص قبر کھودتے تھے ایک ابو طلحہ کہ بغلی بناتے تھے
اور ایک ابو عبیدہ بن الجراح کہ سیدھی کھودتے تھے یہ قرار پایا کہ جو پہلے آوے وہ اپنا کام کرے
بغلی کھودنے والے یعنی ابو طلحہ پہلے آئے سو قبر آپکی بغلی کھودی گئی ایک غلام آزاد آپکے نے کہ
شقران اونکا نام تھا آپکے بچھانے کی کملی قبر مین آپکے تلے بچھادی اور کہا کہ میرا دل نہین چاہتا کہ
بعد آپکے کوئی اسپر بیٹھے اور حجرۂ شریفۂ عائشہ رضی اللہ عنہا مین آپ مدفون ہوئے **ف** علما نے
لکھا ہے کہ متعدد نماز جنازے کی ہونا اور بے جماعت ہونا اور بھی گھر مین مدفون ہونا خواص نبی کریم
سے ہے **حال** حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے خواب مین دیکھا تھا کہ تین چاند اونکے حجرے
مین اوترے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے بیان کیا اونھون نے تعبیر کہی کہ تمھارے
حجرے مین تین شخص ایسے مدفون ہووینگے کہ بہترین اہل ارض ہونگے جب آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم وہان مدفون ہوئے حضرت ابو بکر صدیق نے حضرت عائشہؓ سے کہا کہ یہ ایک
چاند تمھارے ہین اور دو چاند باقی حضرت ابو بکر صدیقؓ اور حضرت عمرؓ ہوئے ایک قبر کی جگہ

ذکر دفن نبی صلعم

حجرۂ شریفہ مین باقی ہی سو روایت ہی کہ حضرت عیسی علیہ الصلوۃ والسلام وہان مدفون ہون گے

**حال** حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کو ایسا رنج ہوا کہ بسبب غم کے جب تک جیتی رہین مطلق نہ ہنسین اور چھ مہینے کے ہی بعد آپکی وفات کے زندہ ہین بعد دفن کے قبر شریف پر آئین اور اصحاب سے کہا کہ تمہارے دل نے کیسے گوارا کیا کہ تم نے مٹی اپنے پیغمبر کے بدن پر ڈالی اصحاب نے کہا کہ ای بنت رسول اللہ خدا کے حکم سے مجبوری ہی پھر حضرت فاطمہ رضی نے تھوڑی سی مٹی قبر اطہر کی ہاتھ مین لیکر سونگھی اور یہ اشعار پڑھے **نظم**

| | |
|---|---|
| مَاذَا عَلَى مَنْ شَمَّ تُرْبَةَ اَحْمَدَا | اَنْ لَا يَشُمَّ مُدَى الزَّمَانِ غَوَالِيَا |
| صُبَّتْ عَلَيَّ مَصَائِبٌ لَوْ اَنَّهَا | صُبَّتْ عَلَى الْاَيَّامِ صِرْنَ لَيَالِيَا |

**حال** ایک اعرابی تین دن بعد دفن کے قبر شریف پر آیا اور اوس نے کہا کہ خدا تعالی نے فرمایا ہے وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَلَمُوْا اَنْفُسَهُمْ جَاءُوْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا ○ اور اگر وہ لوگ جب ظلم کرین اپنی جانون پر یعنی کوئی گناہ کرین آوین تیرے پاس اور مغفرت مانگین خدا سے اور مغفرت مانگے اونکے لیے رسول بیشک پاوین خدا تعالی کو توبہ قبول کرنیوالا بڑا مہربان سو مینے ظلم کیا ہی اپنی جان پر یعنی گناہگار ہون حضور مین آیا ہون کہ آپ میرے لیے استغفار کرین تاکہ خدا تعالی مجھے بخشدے قبر شریف سے آواز آئی قَدْ غَفَرَ اللّٰهُ لَكَ بیشک اللہ تعالی نے تجھے بخشدیا جذب القلوب مین ہی کہ اس حکایت کو سب علماے مذاہب اربعہ جنہون نے مناسک مین کتابین تصنیف کی ہین لائے ہین اور استحسان کیا ہی **فائدۂ عظیمہ** زیارت قبر شریف بڑے ثواب کی بات ہی اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہی مَنْ حَجَّ وَزَارَ قَبْرِیْ بَعْدَ مَوْتِیْ فَكَاَنَّمَا زَارَنِیْ فِیْ حَیَاتِیْ جو کوئی حج کرے بعد اوسکے میری قبر کی زیارت کرے میری موت کے بعد گویا کہ اوس نے زیارت کی میری حالت حیات مین اور حالت حیات کی زیارت کیلیے آیا ہی لَا يَدْخُلُ النَّارَ مَنْ رَّاٰنِیْ دوزخ مین نجائیگا جس نے مجھے دیکھا پس دونون حدیثون کے ملانے سے یہ بات ثابت ہوئی کہ جو کوئی زیارت قبر شریف کرے وہ دوزخ مین نجائیگا اور یہ لفظ حدیث بھی یاد پڑتا ہی مَنْ زَارَ قَبْرِیْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِیْ جو کوئی میری قبر کی زیارت کرے اوسکے لیے

میری شفاعت واجب ہوئی سلف سے خلف تک یہ عادت رہی ہو کہ جب حج کو جاتے ہین اس سعادت کو بھی حاصل کرتے ہین خدا تعالی اپنے فضل عمیم سے طفیل جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اس گناہگار تباہ روزگار کو جلد یہ سعادت نصیب کرے آمین ثم آمین

## باب سوم حلیہ شریفہ اور اخلاق کریمہ اور معجزات کے بیان مین

### فصل اول حلیہ شریفہ کے بیان مین

قد مبارک — قد مبارک میانہ تھا نہ بہت لنبا نہ بہت ٹھنگنا فی الجملہ لنبائی سے قریب تھا اور جس مجمع مین آپ کھڑے ہوتے سب سے سربلند معلوم ہوتے رنگ مبارک — رنگ مبارک سرخ و سپید تھا مگر بانمکینی و ملاحت بعضی روایات مین وارد ہو کہ حضرت عائشہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ آپ زیادہ خوبصورت ہین یا یوسف علیہ السلام آپنے فرمایا اَنَا اَمْلَحُ وَاَخِیْ یُوْسُفُ اَصْبَحُ مین ملیح ہون یعنی گورا بانمکینی اور بھائی میرے یوسف خوب گورے تھے فاہل نکات نے لکھا ہو کہ نکتہ ملاحت رنگ مبارک — آپکے بانمک ہونے مین یہ نکتہ تھا کہ نمک کی یہ خاصیت ہو کہ دوسرے کو آپسا کر لیتا ہو ع ہر چیز کہ در کان نمک رفت نمک شد اور بھی کھانے کو مزہ دار کر دیتا ہو چونکہ اللہ جل جلالہ کو منظور تھا کہ ایک عالم کو آپکی کیفیت سے کیف کرے اور خلق کو آپکے سبب سے با مذاق معرفت کر دے اور ظاہر عنوان باطن کا ہوتا ہو لہذا رنگ مبارک مین ملاحت عنایت ہوئی سر مبارک بڑا تھا سر مبارک — موے مبارک خوب سیاہ تھے نرم تھوڑے پھرے ہوئے نہ بہت گھونگر والے نہ سیدھے کھڑے کبھی دوش مبارک تک ہوتے کبھی نرمہ گوش تک اور بالون کے بیچ مین آپ فرق کیا کرتے تھے جسے مانگ کہتے ہین اور گوش مبارک نہ بڑے تھے ایسے کہ بدنما ہون نہ چھوٹے پیشانی مبارک کشادہ تھی کھلی روشن ابروے مبارک — ابروے مبارک باریک تھین کمان کی صورت ملی ہوئین معلوم ہوتی تھین اور واقع مین ملی نہ تھین دونون کے بیچ مین کچھ فرق تھا درمیان دونون ابروؤن کے چشمان مبارک — ایک رگ تھی کہ غصے کے وقت پھول جاتی تھی چشمان مبارک بڑی تھین اور سپیدی مین سرخی

ملی ہوئی تھی اور پتلیاں خوب سیاہ تھیں اور بغیر سرمہ لگائے ایسا معلوم ہوتا تھا کہ سرمہ لگا ہی کان
شریف بڑے تھے خوبصورت رخسار مبارک نرم تھے پر گوشت لیکن نہ پھولے ہوئے اور نہ دبے ہوئے
بینی مبارک بلند تھی اور نورانی دہن مبارک بڑا تھا لیکن نہ بہت فراخ کہ بدنما ہو لبہائے مبارک
بہت خوبصورت تھے دندان مبارک سفید مجلی تھے بوقت کلام نور آپکے دانتوں سے نکلتا معلوم

**دندان مبارک**

ہوتا تھا اور بوقت تبسم کے چمک مانند بجلی کے معلوم ہوتی تھی دندان مبارک میں کشادگی تھی
آگے کے دانتوں میں کھڑکی تھی چہرہ مبارک نہ لنبا تھا نہ ایسا گول کہ بدنما ہو مانند چودھویں رات کے

**چہرہ مبارک**

چاند کے درخشان تھا بلکہ چودھویں رات کا چاند آپکے چہرے کی خوبی کو نہیں پہونچتا تھا چنانچہ
حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ میں نے چاندنی رات میں جناب رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے چہرے کو دیکھا سو میں چاند کی طرف دیکھتا تھا اور چہرہ مبارک کی طرف دیکھتا تھا
سو باللہ کہ چہرہ مبارک چاند سے زیادہ اچھا تھا ریش مبارک بھری ہوئی تھی گھنے بال سینے کو

**ریش مبارک**

پر کرتے تھے گردن مبارک بہت خوبصورت تھی جیسے مورت کی گردن سانچے میں ڈھلی ہوتی ہی

**گردن مبارک**

خوب صاف و شفاف دوش مبارک پر گوشت و خوبصورت اور دونوں کندھوں میں ہاڑ تھا

**دوش مبارک**

دست مبارک لنبے تھے جوڑ ہاتھوں کے اور کندھوں کے بڑے قوی اور مضبوط بلکہ سارے بدن
کے جوڑ ایسے ہی تھے کف دست مبارک پر گوشت اور بہت کشادہ اور بہت نرم کہ کسی دیبا وحریر کی

**کف دست مبارک**

نرمی اوس کی نرمی کو نہیں پہونچتی تھی نعلین آپ کی سفید تھیں خوشبو اون سے آتی تھی اور بال اون میں

**نعلین مبارک**

نتھے جیسا کہ قرطبی نے ذکر کیا ہی اور سینہ مبارک چوڑا تھا پشت مبارک گویا چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی
اونگلیاں دست مبارک کی لنبی اور خوشنما درمیان دونوں کندھوں کے مہر نبوت تھی اور وہ
گوشت پارہ تھا اوبھرا ہوا مانند بیضہ کبوتر کے اور گرد اوسکے تل تھے اور بال چھوٹے چھوٹے
اور یہ جو مشہور ہی کہ اوس میں کلمہ طیبہ لکھا ہوا تھا یا توجہ حیث شئت فانک منصور
سو یہ بات محدثین کے نزدیک ثابت نہیں چنانچہ ملا علی قاری نے شرح شمائل میں لکھا ہی ہاتھوں
پر اور کندھوں پر اور سینے پر اور پنڈلیوں پر آپکے بال تھے اور ایک خط باریک بالوں کا سینے سے

شکم مبارک

ناف مبارک

ایڑیان مبارک

انگلیان مبارک

تا بناف تھا بہت خوشنما اور سوا اسکے بدن مبارک پر بال نتھے شکم مبارک ایسا صاف و شفاف و نرم تھا کہ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ گویا خوب سفید صاف و شفاف کاغذ کے تختے تہ کیے ہین سینہ و شکم مبارک برابر تھا یعنی نہ شکم سینے سے اونچا تھا کہ توند ہو نہ نیچا دبا ہوا کہ بدنما ہو ساق مبارک ہموار و صاف و گول تھین فی الجملہ باریکی اون مین تھی قدم مبارک کے کف پا پر گوشت تھے اور بیچ سے خالی اور او نگلیان پاے مبارک کی قوی و خوشنما اور انگوٹھے کے پاس کی اونگلی انگوٹھے سے بڑی تھی غرض کہ سب خوبی و لطافت جیسی کہ چاہیے بدن مبارک و ہر عضو مین تھی ایسی کہ سب خوبصورتون پر ترجیح رکھتی تھی گویا سب کا حسن آپ مین جمع کر دیا تھا بیت خوبی و شکل و شمائل حرکات و سکنات * انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری * پس پشت سے بھی آپکو ویسا ہی نظر آتا تھا جیسا کہ سامنے سے اور سر اوسکا یہ ہی کہ آپ کا بدن نور تھا جیسے شمع کہ روشنی اوسکا ایک ہوتا ہی اور جو چیز اوسکے مقابل ہو کسی طرف ہو روشن اور منکشف ہو جاتی ہی اور اسی سبب سے آپ کا سایہ نتھا اسلیے کہ جسم کثیف ظلمانی کا ہوتا ہی نہ لطیف نورانی کا کوی جامی رحمۃ اللہ علیہ نے آپکے سایے نہونے کا خوب نکتہ لکھا ہی اس قطعے مین قطعہ پیغمبر ما نداشت سایہ * تا شک بدل یقین نیفتد * یعنی ہر کس کہ پیرو اوست * پیدا ست کہ بر زمین نیفتد * جسم مبارک سے خوشبو آتی تھی جو آپسے مصافحہ کرتا تمام دن اوسکے ہاتھ مین خوشبو آتی اور عرق شریف ایسا خوشبودار تھا کہ بعضی بیبیون نے شیشے مین کر رکھا تھا دلہنون کے بجاے عطر لگا دیتی تھین سب خوشبویون سے اوسکی خوشبو غالب رہتی تھی جس کوچے مین آپ نکل جاتے اوس سے خوشبو آتی یہانتک کہ پھر جو وہان نکلتا خوشبو سے پہچان لیتا کہ آپ ادھر سے تشریف لے گئے ہین آپ جہان قضاے حاجت کو بیٹھتے وہان سے خوشبو آتی اور زمین آپکے فضلے کو چھپا لیتی پیشاب مین آپکے قذارت اور بدبو نتھی رات مین ایکبار برتن مین آپنے پیشاب کیا تھا ام ایمن نے دھوکھے سے پی لیا مطلق نجانا کہ پیشاب ہی آپنے سن کے فرمایا کہ تیرا پیٹ کبھی نہ دکھیگا لہذا فقہا نے لکھا ہی کہ بول و براز آپکا نجس نتھا چنانچہ عینی شارح بخاری نے لکھا ہی اور کہا ہی کہ مذہب امام ابو حنیفہ

بیان نورانیت جسم مبارک و نہ ہونا سایہ مبارک کا

بیان خوشبوے عرق شریف

رحمہ اللہ کا یہی ہی خوشبو آپ کو دنیا کی چیزون مین بہت پسند تھی اسلیے کہ آپکی ہمجنس تھی اور بھی دنیا کی چیزون مین آپ کو عورتین بہت پسند تھین اور آپ کو خدا تعالی نے چالیس مرد کے برابر طاقت دی تھی اور بھی دنیا کی چیزون مین آپکو اچھا کھانا پسند تھا راوی حدیث کے کہا کہ دو چیزون سے تو آپنے حظ اوٹھایا یعنی خوشبو اور نسائ سے اور تیسری چیز یعنی طعام سے آپ متمتع نہوئے بلکہ قصداً آپ بھوکھے رہتے یہانتک کہ شکم مبارک پر پتھر باندھتے اور باوصف ایسے بھوکھے رہنے کے مباشرت نسا پر قادر ہونا کہ ایک رات مین سب ازواج مطہرات کے پاس ہو آتے تھے از قبیل معجزات ہی بدن مبارک کو روحانی طاقت تھی محتاج طعام دنیوی کا حصول طاقت مین نتھا اسلیے آپکو طی کا روزہ رکھنا جائز تھا اور امت کو ناجائز ہی آپنے فرمایا کہ کون تم مین مجھ سا ہی مین خدا تعالی کے پاس رات کو رہتا ہون خدا تعالی مجھے کھلا پلا دیتا ہی یعنی بسبب غذاے روحانی کے دنیوی کھانے کی مجھے حاجت نہین ہوتی مکھی بدن مبارک پر نہین بیٹھتی تھی اس سبب سے کہ مکھی نجاست پر بیٹھتی ہی ایسے جسد اطہر پر کیسے بیٹھے جس جانور پر آپ سوار ہوتے جب تک آپ سوار رہتے بول و براز نکرتا آب دہن مبارک سبب معجزات کے کنوون کے شیرین ہو جانیکا اور کبھی ایک قطرہ اوسکا کسی طفل شیر خوارہ کے منہ مین ڈال دیتے بہتر از شیر مادر اوسے قوت دیتا کہ دن بھر اوسکو حاجت دودھ پینے کی نہوتی اور سوتے مین اگرچہ آنکھین آپکی بند ہوتین لیکن دل آپکا بیدار رہتا تھا لہذا جو اوسوقت آپکے پاس باتین کرتا سب آپ سنتے اور سونے سے آپکا وضو نہین جاتا تھا اور سوتے مین آپکا تنفس یعنی سانس لینا ظاہر ہوتا آپ خراٹا کبھی نہین لیتے تھے اسلیے کہ خراٹا ایک آواز ناپسند ہی اور خدا تعالی نے سب ناپسند باتون سے آپکو منزہ کیا تھا شاہ ولی اللہ محدث نے اسی تقریر سے نہونا خراٹے کا بیان کیا ہی بدن مبارک اور جامۂ مبارک مین جون نہین پڑتی تھی اور یہ جو حدیث مین آیا ہی كَانَ يَفْلِي ثَوْبَهُ یعنی آپ اپنے کپڑون کی جون دیکھ لیا کرتے تھے محدثین نے لکھا ہی مراد یہ ہی کسی اور کی جون جو آپکے کپڑون پر چڑھ آئی تھی اوسکے دفع کرنیکے لیے آپ کپڑا دیکھ لیتے تھے

اور بعضون نے لکھاہی کہ خس و خاشاک وغیرہ سے صاف کرنے کو کپڑا دیکھہ لیتے تھے اور فی الواقع امکان نتھاکہ ایسے جسد طاہر اور نظیف اور لباس معطر و معنبر مین جون پڑین جون تو بہت کثافت مین پیدا ہوتی ہیں اور آپکو پاکیزگی اور صفائی بہت پسند تھی اور میلا کچیلا پریشان صورت رہنے کو بہت ناپسند فرماتے تھے بلکہ ایسے شخص کو آپنے مثل شیطان فرمایا بالون کے دھونے اور کنگھی کرنے کا اور تیل پھلیل لگانے کا آپنے حکم دیاہی لیکن نہ اسقدر کہ اکثر اوقات اسی مین مشغول رہے اور عورتون کی طرح بناؤ سنگھار کیا کرے

## فصل دوسری اخلاق کریمہ کے بیان مین

خدایتعالی نے فرمایا اِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ بیشک تمہارا خلق بہت بڑا عمدہ ہی جبکہ خدایتعالی نے آپکے خلق کو عظیم و عمدہ فرمایا خیال کرنا چاہیے کہ کیسے عمدہ اخلاق کریمہ تھے حضرت عائشہؓ سے کسی نے آپکے اخلاق کو پوچھا اونھون نے کہا کہ کَانَ خُلُقُہُ الْقُرْاٰن تھا یعنی جو اخلاق حمیدہ قرآن مجید مین مذکور ہین آپ سب سے متصف تھے وضع آپکا باوقار تھی جو ایکبارگی آپکو دیکھتا ہیبت کھاتا مگر جب شرف حضور سے مشرف ہوتا اور بات چیت کرتا تو آپکی محبت اوسکے دل مین آجاتی ملاقات مین تقدیم سلام کی فرماتے منتظر اسبات کے نرہتے کہ وہ شخص سلام کرے ہر ایک سے بکشادہ پیشانی و روے خندان ملتے کبھی آپکی زبان پر فحش یا کلام درشت جاری نہوتا جو کوئی آپکو پکارتا آپ فرماتے لبیک یعنی حاضر اصحاب مین کبھی پانون پھیلاتے جس مجلس مین تشریف لیجاتے کنارہ مجلس پر بیٹھ جاتے قصد بالانشینی اور صدر محفل کا نکرتے اگر کوئی شخص آپکا ہاتھ پکڑلیتا جبتک وہ نچھوڑتا آپ نچھوڑاتے کبھی کسی شخص کو آپنے اپنے ہاتھ سے نہین مارا مگر جہاد مین اور اپنی ذات کے لیے کبھی آپنے بدلا نہین لیا اور کسی پر غضب نہین کرتے تھے مگر جبکہ حدود الٰہی سے تجاوز ہوا اوسوقت مین خدایتعالی کیواسطے ایسا آپکو غضب ہوتا کہ کوئی تاب نہین لاسکتا تھا بڈھی عورتین جو آپکو اپنے کام کے لیے ساتھہ لے لیتین آپ ساتھہ ہولیتے اور کام کردیتے ایک یہودی کا آپ پر کچھہ دین تھا وعدہ معینہ ہنوز وعدہ منقضی نہین ہوا تھا کہ اونسنے

آگے تقاضا سے شدید کیا جون جون وہ درشتی کرتا تھا آپ نرمی فرماتے تھے اوس نے کہا کہ تمھارے
خاندان مین ایسی ہی نادہندی چلی آتی ہو اس بات کو سن کے حضرت عمر بیتاب ہو گئے اور اوس
یہودی کو زجر کیا اور کہا کہ تو اگر اس مجلس شریف مین نہوتا تو مین تیری گردن مارتا آپنے حضرت
عمر سے فرمایا کہ تمھین چاہیے تھا کہ مجھ سے ادا کے لیے کہتے اور اوس سے تقاضا بنرمی کے لیے
کہتے اوسکو زجر نچاہیے تھا جاؤ اوس کا قرض ادا کردو اور بیس صاع عوض اوس سے جھگڑنے کے
زیادہ دو جب اوس یہودی نے یہانتک حال دیکھا اوسی وقت ایمان لایا اور کہا کہ مینے کتب سابقہ
مین پیغمبر آخرالزمان کی صفت مین دیکھا ہے کہ جون جون کوئی اون سے درشتی کرے وہ نرمی
کرین مجھے اوس صفت کا امتحان منظور تھا سو ویسا ہی پایا آپ بیشک پیغمبر آخرالزمان ہین آپ کی
نرم خوئی یہان تک تھی کہ خدا تعالی نے اوسکی تعریف فرمائی فَبِمَا رَحْمَةٍ مِّنَ اللَّهِ لِنتَ
لَهُمْ وَلَوْ كُنتَ فَظًّا غَلِيظَ الْقَلْبِ لَانفَضُّوا مِنْ حَوْلِكَ یعنی اسد کی بڑی مہربانی
ہے کہ تم نرم خو ہوئے مسلمانون کے لیے اور اگر تم درشت خو سخت دل ہوتے تو بیشک پریشان
ہوجاتے تمھارے گرد سے برکت کے لیے مدینے کے لونڈی غلام خادم برتن پانی کا لاکے
درخواست کرتے کہ آپ دست مبارک اوس مین ڈالدین آپ اونکی خاطر سے اگرچہ جاڑے کے
دن ہوتے ہاتھ اونکے برتنون مین ڈالدیتے باآنکہ بسبب سردی کے تکلیف ہوتی تھی مجلس
مین اصحاب سے بے تکلف رہتے اور اصحاب ہر جنس کی باتین جو خلاف شرع نہوتین اگرچہ ظرافت
کی ہوتین آپ کی مجلس مین کرتے ایک صحابی نے آپکی مجلس مین ذکر کیا کہ یا رسول اللہ مجھے تو
میرے بت نے خوب نفع کیا لوگ متحیر ہوئے اونھون نے کہا کہ مین سفر کو جاتا تھا مینے پرستش
کے لیے ستو کا ایک بت بنایا راہ مین توشہ ختم ہو گیا مینے اوس بت کو توڑکے کھایا سو مجھے
تو بت نے یہ نفع دیا ایسی باتین ہنسی کی بھی مجلس شریف مین مذکور ہوتی تھین آپ بھی کبھی مزاح یعنی
ہنسی کی بات اصحاب سے فرماتے تھے مگر سوائے سچ کے نہین فرماتے تھے ایک شخص نے آپ سے سواری
مانگی آپنے فرمایا کہ مین تیری سواری کو اونٹنی کا بچہ دونگا اوس نے کہا کہ مین اونٹنی کا بچہ لیکے

کیا کرونگا آپنے فرمایا کہ اونٹ اونٹنی کے بچے نہین ہوتے ہین تو کسکے ہوتے ہین سو یہ بات سچی
تھی جزاہ ظرافت آپنے اس طرح فرمایا ایک شخص تھا زاہر نام گانون مین رہتا تھا گانون کی چیزین
بطور ہدیے کے حضور اقدس مین لایا کرتا تھا اور آپ اوسے شہر کی چیزین خرید کر دیا کرتے تھے
اور فرمایا آپنے زَاہِرٌ بَادِیَتُنَا وَنَحْنُ حَاضِرُوْہٗ یعنی زاہر ہمارا گانون کا آدمی ہے اور ہم اوسکے شہری ہین یعنی گانون کی چیزین ترکاری وغیرہ لے آتے ہین اور ہم شہر کی چیزین اونکو خرید دیتے ہین
ایکدن زاہر بازار مین کچھ چیز اپنی بیچ رہے تھے آپنے جا کے اونکو پس پشت سے لپٹا لیا اونھون
نے دیکھا نتھا کہنے لگے کون ہے چھوڑ دے پھر جب اونکو معلوم ہوا کہ آپ ہین پیٹھ اپنی بدن مبارک
سے خوب چپٹا دی پھر آپنے فرمایا کون مول لیتا ہے اس غلام کو زاہر نے کہا کہ قیمت میری تو
بہت کم ملے گی سیاہ فام تھے اور صورت اونکی اچھی نتھی اس سبب سے اونھون نے یہ بات کہی آپنے
فرمایا لیکن خدا تعالی کے نزدیک تم کم قیمت نہین یعنی اللہ کے نزدیک تم بیش قیمت ہو مقبول ہو
اور نہ کیسے مقبول خدا ہوتے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے محب اور مقبول تھے ایسی ایسی
باتین ظرافت کی آپ واسطے طیبت قلوب مسلمین کے براہ شفقت فرمایا کرتے تھے آپ اپنے کام
اپنے ہاتھ سے کر لیا کرتے تھے جیسے اپنا کپڑا سی لینا یا اپنی بکری کا دودھ دوہ لینا اور کام
گھر کا کر لینا حضرت انس بن مالک آپکے خادم تھے وہ کہتے ہین دس برس مین نے آپکی خدمت
کری قسم ہے خدا کی کہ سفر و حضر مین جسقدر مین آپ کا کام کرتا تھا اوس سے آپ میرا کام زیادہ کرتے تھے
اور کبھی دس برس کے عرصے مین آپنے مجھے جھڑکا نہین اور نہ اف کہا اور کبھی یہ کہا کہ فلانا کام
کیون نہین کیا یا فلانا کام کیون کیا اور سواری فرماتے تھے براہ تواضع ہر سواری پر اونٹ پر گھوڑے
پر خچر پر دراز گوش پر اور اصحاب کے ساتھ کام مین شریک ہو جاتے تھے ایک سفر مین اصحاب نے ایک
بکری ذبح کی کھانیکے واسطے اور آپس مین کام تقسیم کر لیے ایک نے کہا کہ کھال صاف مین کرونگا
ایک نے کہا کہ گوشت مین بناؤنگا ایک نے کہا کہ مین پکاؤنگا آپنے فرمایا کہ لکڑیان جنگل سے
مین اوٹھا لاؤنگا اصحاب نے کہا کہ یہ کام بھی ہم کر لینگے آپ کاہیکو تکلیف کرین آپنے فرمایا

خدایتعالی ناپسند کرتا ہی اس بات کو کہ آدمی اپنے رفیقون مین ممتاز ہوکے بیٹھے اور کام مین شریک
نہو اور آپ جاکے لکڑیان اوٹھا لائے مشکوٰۃ شریف مین ہی کہ جب آپکو مسجد کو تشریف لاتے
دیکھتے اصحاب بیٹھے رہتے کھڑے نہوتے اس سببسے کہ جانتے تھے کہ آپکو یہ بات ناپسند ہی یعنی
بنظر شفقت باین خیال کہ بار بار کھڑے ہونے مین کہ ہر وقت کی آمد و رفت ہی لوگون کو تکلیف ہوگی
اجازت دے رکھی تھی کہ کھڑے نہوا کرین صحابہ بمقتضاے الامر فوق الادب کاربند ہوئے
اس حدیث کا یہ مطلب نہین ہی کہ کھڑا ہونا تعظیم کے لیے منع ہی اور حدیثون سے جواز قیام کا واسطے
شخص معظم کے براہ محبت و تعظیم ثابت ہوتا ہی امام نووی نے رسالۃ التبیان فی آداب حملۃ القرآن
مین اس مسئلے کو لکھا ہی اور ایک رسالہ بالخصوص اس مسئلے کے بیان مین اونھون نے علحدہ تصنیف کیا ہی
اور احادیث سے بدلائل قویہ جواز قیام کو ثابت کیا ہی آپ مسکینون سے بہت محبت رکھتے ہر غریب اور
امیر اور غلام اور آزاد کی دعوت قبول فرماتے اہل شرف اور عزت کی توقیر کرتے بحسب مرتبہ ہر ایک
سے معاملہ کرتے اپنے اصحاب کو بہت دوست رکھتے تھے جو بیمار ہوتا اوسکی عیادت کو تشریف لیجاتے
اور غمزدہ کے گھر واسطے ماتم پرسی کے تشریف لیجاتے جو کوئی ہدیہ لاتا قبول فرماتے اور اکثر اوسکا بدلہ کر دیتے
اوسی قدر یا اوس سے زیادہ اور نشست آپکی اکثر قبلہ رو ہوتی اور ایک مجلس مین سو سو بار استغفار کرتے اور
نماز لمبی پڑھتے اور خطبہ چھوٹا اور راتین بکثرت نماز پڑھتے اور تہجد مین قیام کرتے کہ پانون مبارک ورم کر گئے
لوگون نے عرض کیا آپ اتنی محنت کیون کرتے ہین خدایتعالی نے آپ کی اگلی پچھلی خطائین
معاف کر دین ہین آپنے فرمایا اَفَلَا اَکُونُ عَبْدًا شَکُورًا یعنی جب اللہ تعالی نے مجھہ پر ایسی
مہربانی کی ہی تو کیا مین بندہ شکرگذار نہون اور شکر اوس مالک کی نوازش کا ادا نکرون آپ جو
ہنستے تھے تو تبسم فرماتے تھے کبھی آواز سے نہین ہنستے تھے اور کلام اس طرح فرماتے تھے کہ
سامع اچھی طرح سمجھہ لے اکثر کلام کو واسطے تفہیم سامع کے تین بار مکرر فرماتے اور ہر ایک سے اوسکے فہم
کے موافق کلام کرتے اور اللہ جل جلالہ نے آپکو جوامع الکلم عنایت فرمائے تھے یعنی ایسا کلام کہ عبارت
تھوڑی ہو اور معنی بہت ہون جیسے اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ سب عمل موافق نیت کے ہین یعنی

نیت ہو ویسا ہی عمل کا پھل ملے اس حدیث سے صدہا مسائل دینی و دنیوی ثابت ہوتے ہین اور علمائے محدثین
اور فقہانے ایک دفتر اسکی شرح مین لکھا ہی یا مِن حُسنِ اِسلامِ المَرءِ ترکُہُ مالا یَعنِیہِ یعنی آدمی
کی خوبی اسلام مین سے یہ بات ہی کہ جس بات مین کچھ فائدہ نہو نکرے یہ حدیث بھی صدہا امور دینی اور دنیوی
مین کار آمد ہی اسی طرح اور بہت سی حدیثین ہین شجاعت اور سخاوت مین آپ سب سے غالب تھے شجاعت
کا یہ حال تھا کہ جنگ حنین مین جس وقت لشکر کو ابتدا مین ہزیمت ہوئی تھی آپنے بغلہ شہبا کو جسکا نام دلدل تھا
آگے بڑھایا اور رجز پڑھتے تھے اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِب اَنَا ابنُ عَبدِ المُطَّلِب مین نبی ہون جھوٹھ
نہین مین بیٹا عبد المطلب کا اور صحابہ نے بیان کیا کہ جو زیادہ خوف کی جگہ لڑائی مین ہوتی تھی آپ وہین
تشریف رکھتے اور ہم لوگ جا کے آپکی پناہ لیتے اور سخاوت کا یہ حال تھا کہ کبھی کسی سائل کے جواب
مین لا نہین فرماتے تھے حتی الوسع اوسکا مطلب پورا کر دیتے تھے اور جو نہو سکتا تو نرمی و خوش اخلاقی جواب
دیتے اور اسطرح خرچ کرتے کہ فقر و ناداری سے نڈر تے حتی کہ بعضے کفار جیسے صفوان بن امیہ بسبب آپکی
سخاوت کے مسلمان ہو گئے اوسکے حق مین آپکی سخاوت ہی معجزہ ہو گئی صفوان نے کہا کہ غیر نبی سے ایسی سخاوت
ممکن نہین نہایت مہذب ذات مین فروتنی اور تواضع فرماتے کھانے پینے مین نشست غربا کی طرح رکھتے تکیہ
لگا کے نکھاتے اور فرماتے مین بندہ ہون بندون کی طرح کھاتا ہون اور کھانے کو کبھی برا نکہتے پسند
ہوتا کھا لیتے نہین اوٹھا دیتے دودھ اور شیرینی اور گوشت پسند فرماتے بکری کے دست کا گوشت
آپکو بہت پسند تھا مرغی کا گوشت بھی آپنے کھایا ہی بسم اللہ کرکے کھاتے اور ہر کام کو بسم اللہ سے شروع
کرتے اور سیدھے ہاتھ سے کھانا کھاتے مگر استنجا یا ناک جھاڑنے مین ایسے کام بائین ہاتھ سے کرتے
جس چیز مین بو سے بدآتی جیسا کچا لہسن یا کچی پیاز اوسکو نکھاتے اور ناپسند فرماتے مسواک کو بہت دوست
رکھتے اس سبب سے کہ باعث ہی صفائی اور نظافت کا سواری مین آپ کو گھوڑا بہت پسند تھا دست
مبارک گھوڑے کی پیشانی پر پھیرتے اور آپنے فرمایا کہ گھوڑے کی پیشانی سے برکت بندھی ہی

## فصل تیسری معجزات کے بیان مین

جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ جل جلالہ نے بیشمار معجزات عنایت فرمائے اور جو جو معجزے

ہو پیغمبر کو ملے تھے آپکو سب ملے اور علماے محدثین اور اہل سیر نے معجزات آپکے بقدر اپنے علم کے لکھے ہین بعضون
نے صرف معجزات کے ہی بیان مین کتاب لکھی ہی جیسے امام جلال الدین سیوطی نے خصائص کبری تصنیف کی اگرچہ
راقم الحروف نے یہ کتاب نہین دیکھی لیکن مینے اہل علم سے سنا ہی کہ ایک ہزار معجزے اوس مین مندرج ہین اور تحقیق
سنا ہی کہ علماے محدثین نے لکھا ہی کہ تین ہزار معجزے آپ سے صادر ہوئے فقیر نے بھی رسالہ الکلام المبین فی
آیات رحمۃ للعالمین صرف معجزات عالیہ کے بیان مین تصنیف کیا ہی اور التزام کرکے وہی معجزات مندرج
کیے ہین جو بروایات معتبرہ کتب حدیث مین وارد ہین اور تین سو معجزے اوس مین درج ہین اور ببرکت
آیہ کریمہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ ایسی تمہید او تقریر و ترتیب نادر اوس رسالے کی ہوئی
ہی کہ مقبول طبائع جملہ اہل علم و دین ہی خداے تعالی اور اوسکے حبیب نے بھی مقبول فرمایا ہو مطاوی حالات
اس کتاب مین بہت معجزات مذکور ہو چکے ہین اس لیے کہ معجزات کی ایسی کثرت تھی کہ کم کوئی معاملہ آپکا
معجزات سے خالی ہوتا تھا اس مقام مین پچاس معجزات شریفہ لکھے جاتے ہین **معجزہ ۱** بہترین
معجزات قرآن مجید ہی کہ ایسا معجزہ اور کسی پیغمبر کو عنایت نہین ہوا سب انبیا کے معجزے اپنے اپنے وقت
مین ظاہر ہوکے معدوم ہو جاتے تھے اور یہ معجزہ آپ کا اب تک کہ ابتداے نزول سے بارہ سو اٹھتر برس
ہوئے باقی ہی اور قیامت تک باقی رہیگا فصحاے عرب کہ فصاحت و بلاغت مین بیعدیل تھے اور
فی البدیہہ قصیدہ طویلہ اور نثر مسجع طویل بے تکلف کہدیا کرتے تھے اوسکے مقابلے سے عاجز رہے
آپنے برملا اون سے کہا فَأْتُوْا بِسُوْرَةٍ مِّنْ مِّثْلِهٖ وَادْعُوْا شُهَدَآءَكُمْ مِّنْ دُوْنِ
اللّٰهِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ لاؤ تم کوئی سورت قرآن کیسی اور بلا لو اپنے مددگارون کو
سواے اللہ کے اگر تم سچے ہو وہ برابر سورۂ اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ کے کہ سب سورتون مین چھوٹی ہے
نہ بنا سکے اور آج تک دشمنان دین کہ فکر مین تخریب اسلام کی ہمیشہ رہتے ہین اس بات پر قادر نہوئے
اور قرآن شریف بہت سی پیشین گوئیون پر مشتمل ہی کہ آیندہ خبر جیسی دی تھی ویسا ظہور مین آیا
مثلا قبل زمان ہجرت فارسیون اور رومیون مین ایک زمین متصل عرب پر لڑائی ہوئی اور فارسی
غالب آئے مکے کے کفار خوش ہوئے اور کہنے لگے کہ فارسی اہل کتاب نہین ہین وہ غالب آئے

معجزہ

پیشینگوئی اول

رومیون پر جو اہل کتاب ہین اسی طرح ہم کہ اہل کتاب نہیں بوقت جنگ مجوسیون پر کہ اہل کتاب
ہین غالب آئینگے اللہ جل جلالہ نے ابتدا سورہ روم مین خبر دی کہ فی الحال تو فارسی رومیون
پر غالب آگئے ہین مگر پھر رومی فارسیون پر غالب آجاوینگے چند سال مین نو برس کے اندر سو مطابق
اوسکے واقع ہوا اور جس روز کہ مسلمانون کی فتح کفار پر بدر مین ہوئی اوسی دن فارسیون پر
رومی غالب آئے اور اللہ جل جلالہ نے اوسی دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو مطلع کیا اور
اوس آیت مین ایک اور پیشین گوئی کا بھی ظہور ہوا اوس آیت مین ہی یَوْمَئِذٍ یَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ
بِنَصْرِ اللّٰہِ ط اوس دن خوش ہونگے مسلمان اللہ کی مدد سے مطابق اوسکے بھی واقع ہوا کہ
جسدن رومی فارسیون پر غالب آئے اوسی دن کہ روز بدر تھا مسلمانون کی بھی مدد ہوئی
خدایتعالی کی جانب سے کہ خوش ہوئے فرشتے مسلمانون کی مدد کے لیے نازل ہوئے اور فتح عظیم
کہ باعث تقویت عظیمہ ہووے مسلمانون کو حاصل ہوئی اور اللہ تعالی نے قرآن مجید مین خبر
دی کہ یہودی کبھی کسی لڑائی مین مسلمانون پر غالب نہون گے اور مطابق اوسکے واقع ہوا
کہ یہود بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع اور خیبر والے سب کے سب لڑائی مین مغلوب
ہوئے کسی نے مسلمانون پر غلبہ نہیں پایا اور اللہ تعالی نے قرآن مجید مین خبر دی کہ اصحاب
رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو خلافت راشدہ ملے گی اور اونکے دین کو اونکے وقت مین خوب قوت
وشوکت ہوگی مطابق اوسکے چار یار باصفا خلیفہ راشد ہوئے اور دین اسلام کی اونکے وقت
مین بڑی قوت ہوئی اسی طرح اور بھی پیشین گوئیان قرآن مجید مین ہین کہ کتب تفسیر وغیرہ مین
مذکور ہین اور رسالہ الکلام المبین مین بھی فی الجملہ تفصیل مذکور ہوئی ہین معجزہ ۲ صحیح بخاری اور
مسلم مین ہی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت سے پہلے ملک حجاز مین ایک آگ
نکلے گی کہ اوسکی روشنی سے شہر بصرے کی پہاڑیان جنکا نام اعناق الابل ہی روشن ہونگی
سو ۶۵۴ سنہ ہجری مین متصل مدینہ طیبہ کے ایک آگ بطور شہر کے زمین سے نکلی اور ایک مدت تک
رہی پھر معدوم ہوگئی تفصیل سے حال اوس آگ کا جمل الایجاز فی الاعجاز بنار الحجاز مین کہ اوسی

زمانہ ظہور مین قطب الدین قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ نے تصنیف کی ہی اور تاریخ خلاصۃ الوفا باخبار
دار المصطفیٰ مین کہ سید سمہودی کی تصنیف ہی اور جذب القلوب الی دیار المحبوب تصنیف شیخ عبد الحق
دہلوی مین مذکور ہی اور الکلام المبین مین بھی احوال وسکا فی الجملہ مشرح ہی معجزہ ۳
سنن ابو داؤد مین ہی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قبل قیامت کے ترک مسلمانون کے ایک
شہر کو کہ مسلمانون نے آباد کیا ہوگا اور اوسکے بیچ مین دجلہ ہوگا گھیر لینگے اور مسلمان وہان کے تین
قسم ہو جائینگے بعضے بادشاہ ترک کی پناہ مین آجائینگے وہ ہلاک ہونگے اور بعضے اپنا
مال و اسباب اور عیال و اطفال لیکے بھاگینگے وہ بھی ہلاک ہونگے اور بعضے ہتھیار لینگے اور
لڑینگے وہ شہید ہونگے انتہی مطابق اوسکے واقع ہوا کہ ترکان تتاری نے شہر بغداد کو کہ بیچ مین
اوسکے دجلہ ہی عہد مستعصم باللہ خلیفہ عباسی مین آکے گھیرا اور خلیفہ بغداد اور قاضی وغیرہ پناہ چاہ کے
بادشاہ اتراک کے پاس حاضر ہوئے اوس ظالم نے جب بغداد سے کوچ کیا دوسری منزل مین اون
سب کو قتل کیا اور کچھ لوگ مع عیال و اطفال بھاگ گئے وہ بھی مارے گئے اور بتابعت ازدم اور ایک
جماعت نے جہاد کیا اونکا چہرہ گلگونہ شہادت سے رنگین ہوا معجزہ ۴ عمار بن یاسر کے لیے آپنے
فرمایا کہ گروہ باغیون کا اونھین قتل کریگا مطابق اوسکے واقع ہوا کہ وہ حضرت علیؓ کے ساتھ تھے اور
لشکر معاویہ کے ہاتھ سے مقتول ہوئے معجزہ ۵ آپنے خبر دی تھی کہ حضرت عثمانؓ بلوے
مین شہید ہونگے مطابق اوسکے واقع ہوا معجزہ ۶ حضرت علی رضی اللہ عنہ کے حق مین آپنے
شہادت کی خبر دی تھی کہ قاتل اونکا سر مین تلوار ماریگا داڑھی پر خون بہیگا مطابق اوسکے ہوا
معجزہ ۷ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے حق مین آپنے فرمایا تھا کہ اونکے سبب سے اللہ تعالیٰ
مسلمانون کے دو بڑے گروہون مین صلح کراویگا مطابق اوسکے ہوا کہ حضرت امام حسن نے حضرت معاویہ
سے صلح کر لی معجزہ ۸ حضرت امام حسین کے لیے آپنے خبر دی کہ کربلا مین شہید ہونگے مطابق اوسکے ہوا
معجزہ ۹ فتح بیت المقدس کی آپنے خبر دی تھی سو حضرت عمر کے وقت مین فتح ہوا معجزہ ۱۰
آپنے خبر دی تھی کہ سفید محل کسریٰ مین جو خزانہ ہی مسلمانون پر تقسیم ہوگا مطابق اوسکے عہد حضرت عمرؓ مین

معجزہ ۳
معجزہ ۴
معجزہ ۵
معجزہ ۶
معجزہ ۷
معجزہ ۸
معجزہ ۹
معجزہ ۱۰

ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے شہر مدائن دار السلطنت یزدجرد بادشاہ فارس کو فتح کیا اور محل سفید کا خزانہ
کہ اوسی شہر مین تھا مسلمانون کے ہاتھ آیا معجزہ ۱۱ خارجیون کے ظہور اور ہونے ذو الثدیہ کی اونمین
اور اونکے مقتول ہونیکی بابت اشخاص اہل حق سے آپنے خبر دی تھی مطابق اوسکے عہد حضرت علی رض مین
واقع ہوا کہ خارجیون نے جماو کیا عبد اللہ بن وہب اونکا سردار تھا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے لشکر
اونپر لیجاکے اونھین قتل کیا حضرت ابو سعید خدری راوی اس حدیث کے حضرت علی رض کے ساتھ تھے اور
ذو الثدیہ کہ اوسکا ایک ہاتھ مثل پستان عورت کے تھا جیسا کہ آپنے ارشاد کیا تھا خارجیون مین پایا گیا
معجزہ ۱۲ رافضیون کے پیدا ہونیکی آپنے خبر دی تھی اور فرمایا کہ وہ لوگ سلف کو برا کہینگے
اور حضرت علی کو بہت بڑھا دینگے مطابق اوسکے ہوا کہ حضرت علی رض کے وقت مین باغوا عبد اللہ بن سبا
فرقہ روافض پیدا ہوا معجزہ ۱۳ حضرت عمر کی نسبت آپنے خبر دی تھی کہ فتنہ اور فساد اونکے سبب سے
بند رہیگا اور اسلام کا انتظام اونکے عہد خلافت تک خوب ہیگا مطابق اوسکے ہوا معجزہ ۱۴
آپنے خبر دی تھی کہ کنگن بادشاہ فارس کے سراقہ بن مالک کے ہاتھون مین پہنائے جاوینگے مطابق
اوسکے حضرت عمر رض کے عہد مین ہوا کہ حضرت سعد بن ابی وقاص نے غنائم فارس مین کنگن یزدجرد
بادشاہ کے بھیجے تھے حضرت عمر رض نے سراقہ کے ہاتھون مین پہنائے کہ اتنے بڑے تھے کہ سراقہ کے
کندھون تک پونہچے ف بعضون کو اس مقام مین یہ شبہ ہوتا ہے کہ کنگن سونے کے تھے اور زیور
پہننا مردون کو مطلقاً حرام ہے بالخصوص سونے کا پھر حضرت سراقہ نے وہ کنگن کیسے پہنے اور حضرت عمر رض نے
کیسے پہنائے سو جواب یہ ہے کہ سراقہ اون کنگنون کو پہنے نہین رہے بلکہ حضرت عمر رض نے واسطے تطبیق
خبر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے سراقہ کے ہاتھون مین ڈالدیے تھے پھر سراقہ نے اوتار ڈالے
معجزہ ۱۵ آپنے خبر دی تھی کہ مصر فتح ہوگا اور ابو ذر رض سے فرمایا تھا کہ مصر مین تم دو شخص آدمیون
کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھو گے تب وہان سے چلے آئیو مطابق اوسکے واقع ہوا کہ حضرت عمر رض
کے وقت مین مصر مفتوح ہوا اور حضرت ابو ذر رض نے ایکدن عبد الرحمن بن شرحبیل بن حسنہ اور
ربیعہ اوسکے بھائی کو ایک اینٹ کی جگہ پر جھگڑتے دیکھا اور وہان سے چلے آئے معجزہ ۱۶

معجزہ ۱۱
[illegible]
معجزہ ۱۲
معجزہ ۱۳
معجزہ ۱۴
معجزہ ۱۵
معجزہ ۱۶

حضرت عمرؓ کے لیے آپ نے فرمایا تھا کہ شہید ہونگے مطابق اوسکے ہوا ابو لولو مجوسی کے ہاتھ
سے کہ نماز پڑھتے مین صبح کیوقت اوسنے زخمی کیا شہید ہوئے معجزہ ۱۷ عدی بن حاتم سے
آپنے فرمایا تھا کہ ملک عرب مین بسبب انتظام اسلام کے ایسا امن طریق ہو جائیگا کہ تم دیکھو گے
ایک عورت تنہا کجاوہ شتر پر سوار ہوکے حیرہ سے حج کے لیے آویگی اور کچھ خوف اوسکو سوائے
خدا کے کسی کا نہوگا مطابق اوسکے ہوا اور عدی بن حاتم نے زن شتر سوار کو کہ تنہا حیرہ سے
حج کے لیے آئی تھی دیکھا معجزہ ۱۸ آپنے خبر دی تھی کہ احجار الزیت پر کہ پتھر ہین ایک طرف مدینے
کے پچھنے ایسا معلوم ہوتا ہی کہ اون مین تیل چپڑا ہی خون بہیگا مطابق اوسکے عہد یزید پلید مین
واقعہ حرہ وہین واقع ہوا مدینے کے لوگ یزید سے منحرف ہوگئے اور اوسکے حاکم اور سب بنی امیہ
کو مدینے سے نکال دیا تب یزید نے مسرف بن عقبہ کو ایک بڑا لشکر خونخوار لیکر مدینے پر بھیجا اور اوسنے
جاکے بڑی خونریزی کی اور نہایت ظلم کیا خون احجار الزیت پر بہا حرہ کہتے ہین پتھریلی زمین جلی
ہوئی کو ایسی ہی جگہ پر لڑائی ہوئی تھی لہذا واقعہ حرہ اوسکا نام ہوا معجزہ ۱۹ آپنے خبر دی تھی
کہ میری امت کے لوگ دریاے شور مین جہاز پر سوار ہوکر جہاد کرینگے اور ام حرام بنت ملحان اون مین
ہونگی مطابق اوسکے عہد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ مین ہوا کہ بامارت حضرت معاویہ دریا مین جہاد
ہوا اور ام حرام بھی وہان تھین بلکہ سواری سے اوپر سے گرکے پھرتے وقت مرگئین معجزہ ۲۰
آپنے خبر دی تھی کہ ازواج مطہرات مین سے پہلے وہ آپسے ملحق ہونگی جنکے ہاتھ لنبے ہونگے
یعنی بعد آپکے ازواج مطہرات مین سب سے پہلے وفات اون بی بی کی ہوگی جو بہت سخی ہین حدیث
مین زیادہ لنبے ہاتھ والی کنایہ ہی زیادہ سخی سے پہلے ازواج مطہرات معنی حقیقی سمجھین تھین بلکین لکڑی سے
آپس مین ہاتھ ناپنے پھر جب حضرت زینب کا سب سے پہلے انتقال ہوا سمجھین کہ مراد لنبے ہاتھ ہونے
سے سخاوت تھی اسلیے کہ سب بیبیون مین زیادہ وہی سخی تھین معجزہ ۲۱ حضرت ثابت بن قیس
بن شماس انصاری رضی اللہ عنہ کی نسبت آپنے خبر دی تھی کہ اونکی موت بشہادت ہوگی مطابق
اوسکے واقع ہوا کہ جنگ یمامہ مین شہید ہوئے معجزہ ۲۲ ایام منا مین کفار مکہ ابوجہل وغیرہ نے

معجزہ ۲۱

معجزہ ۲۲ ذکر شق القمر

آپ سے درخواست کی کہ چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکھا دین آپ نے چاند کو دو ٹکڑے کرکے دکھا دیا دونون ٹکڑے اتنے فرق سے ہوگئے کہ جبل حرا دونون کے درمیان مین نظر آتا تھا آپ نے پکار کرکے کہا اون لوگون سے کہ گواہ رہو سب نے اس معجزے کو مشاہدہ کیا لیکن بسبب شقاوت ازلی کے ایمان نہ لائے بلکہ کہنے لگے کہ یہ جادو ہی کہ ہمیشہ ایسا ہی کیا کرتا ہی اور اپنے مشاہدے کو یہ ٹھہرایا کہ نگاہون پر ہماری جادو کیا کہ ہمین ایسا نظر آیا یعنی نظر بندی کی اس معجزے کا کلام اللہ مین بھی ذکر ہو اقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ ۝ وَإِنْ يَرَوْا آيَةً يُعْرِضُوا وَيَقُولُوا سِحْرٌ مُسْتَمِرٌّ ۝ قریب ہوئی قیامت اور پھٹ گیا چاند اور اگر دیکھتے ہین کوئی معجزہ منہ پھیرتے ہین اور کہتے ہین جادو ہی کہ ہمیشہ سے چلا آتا ہی اور احادیث کی روایات متواترہ سے بھی یہ معجزہ ثابت ہی کفار نے باہم یہ کہا کہ اگر نظر بندی ہی تو باہر کے لوگون کو ایسا معلوم نہوا ہوگا دور کے شہرون کے جو لوگ اون دنون جو اشخاص مکے مین آئے اون سے پوچھا سب نے بیان کیا فی الواقع ایک رات ہم نے بھی چاند کو دو ٹکڑے دیکھا اس معجزے پر بے دینون نے دو اعتراض کیے ہین ایک یہ کہ چاند اور سورج اور سب اجرام علویہ مین خرق والتیام نہین ہوتا سو یہ اعتراض محض بیہودہ ہی اہل ملت یعنی اہل اسلام اور یہود اور نصاری ہرگز اس بات کے قائل نہین اور حکما مین صرف مشائین اس بات کے قائل ہین سو کوئی دلیل اثبات پر کہ چاند اور سورج اور ہر ستارہ قابل خرق والتیام نہین قائم نہین کی چنانچہ صدر شیرازی نے شرح ہدایۃ الحکمۃ مین کہ مشہور بصدرا ہی اسبات کو دو مقام پر لکھا ہی اور حکماے انگلستان نے کہ بروضع فیثاغورس اشراقی ہیأت کو قائم کیا ہی بھی ثابت کیا ہی کہ سب ستارے مثل زمین کے قابل خرق والتیام ہین دوسرا یہ کہ اگر یہ امر واقع ہوتا تو بلاد دور دست کے لوگ بھی اوسے دیکھتے اور اونکی تواریخ مین بھی مندرج ہوتا سو اوسکا یہ جواب ہی کہ بلاد دور دست کے لوگون سے بوقت وقوع جو اہل مکہ نے دریافت کیا سب نے مشاہدہ بیان کیا اور تواریخ فضلی مین مشاہدہ کرنا ہندوستان کے ایک راجہ کا اپنے محل سے چاند کا شق ہونا اور اپنے پنڈتون کے بتانے سے دریافت کرنا

کہ یہ معجزہ پیغمبر آخر الزمان کا ہوگا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین ایلچی بھیجنا اور مسلمان [ہوگئے]
مسمی بعبداللہ ہونا مذکور ہی اور سوانح الحرمین مین بھی یہ قصہ مذکور ہی اور لکھا ہی کہ وہ شہر دھار کا راجہ
تھا اور کنار شہر پر اوسکی قبر ہی اور بہتیری جگہ اوسوقت دن ہوگا جیسا کہ قواعد ہیئات سے ثابت ہوتا ہی
اور بہتیری جگہ چاند برف مین یا ابر مین چھپا ہوگا ایسی جگہون کے لوگ چاند کے حال پر اوسوقت
کیسے مطلع ہوتے قطع نظر ازین رات کو لوگون کی عادت ہی مسقف مکان مین بیٹھتے ہین یا سوتے ہین آدمی
کی نظر چاند پر نہین ہوتی اور مثل کسوف اور خسوف کے پہلے سے اس امر کا انتظار تھا اور پہر دو پہر [توقف]
اس امر کو نہین ہوا تھا پس اکثر اشخاص کا مطلع نہونا اور اپنی تواریخ مین نہ لکھنا موجب تعجب نہین
توریت متداول یہود و نصاری مین حضرت یوشع کے لیے آفتاب کا ٹھہر جانا مذکور ہی اوسکو اور
بلاد کے لوگون نے نہین دیکھا اور نہ اپنی تواریخ مین کسی نے درج کیا حال آنکہ وہ قصہ دن کا تھا
پس جس طرح بسبب عدم اندراج کے تواریخ دیگر اقوام مین اوس قصے کی تکذیب لازم نہین آتی
اس قصے کی کہ رات کا تھا بطریق اولی تکذیب نہین ہوسکتی رسالہ الکلام المبین مین راقم نے اس
مقام کو زیادہ تفصیل سے لکھا ہی اور مولوی رفیع الدین صاحب کا ایک رسالہ خاص اسی اعتراض
کے جواب مین بہت اچھا ہی معجزہ ۲۳ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خیبر مین ایکدن حضرت
علی رضی اللہ عنہ کے زانو پر تکیہ لگائے سوتے تھے اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے نماز عصر کی نہین پڑھی
تھی اور آفتاب غروب ہوگیا تھا آپ جاگے حضرت علی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ میری نماز عصر کی
فوت ہوگئی آپنے دعا مانگی آفتاب پھر آیا اور دھوپ اوسکی پہاڑ پر پڑی حضرت علی نے نماز عصر کی
پڑھ لی ف یہ معجزہ بھی محققین محدثین کے نزدیک طرق معتبرہ سے ثابت ہی معجزہ ۲۴ حضرت ابوہریرہ
رضی اللہ عنہ کی ما اونکے پاس مدینے مین آئی اونھون نے اوس سے اسلام لانے کو کہا اوس نے انکار کیا
اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو برا کہا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کو بڑا رنج ہوا اور روتے ہوئے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کے حضور مین آئے اور حال عرض کیا اور آپسے دعا اپنی ما کے ہدایت کی چاہی [آپنے]
فرمایا اللّٰھُمَّ اھْدِ اُمَّ اَبِي ھُرَیْرَۃَ یا اللہ ہدایت کر ابی ہریرہ کی ما کو بعد اسکے ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ اپنے

معجزہ ۲۳

معجزہ ۲۴

گھر کو گئے دیکھا کہ کواڑ بند تھے اور پانی گرنے کی آواز جیسے کوئی نہاتا ہو آتی تھی ابو ہریرہ نے کواڑ
کھلوائے اونکی ماں نے کہا ٹھہرو جب نہا چکین حضرت ابو ہریرہ کو بلایا اور کہا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ ابو ہریرہ نہایت خوش ہوئے یہانتک کہ بسبب خوشی
کے اونھین رونا آیا اکثر شدت خوشی مین بھی رونا آجاتا ہی سو روتے ہوئے حضور اقدس مین حاضر ہوئے
اور اپنی ماں کے اسلام کا حال عرض کیا سبحان اللہ کیا تصرف ہوا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ یا ابو ہریرہ
کی ایسی کافرہ شدید العناد تھی یا آپکے دعا مانگتے ہی جھٹ پٹ نہا کے مسلمان ہوگئین اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی
اَشْرَفِ الْمُرْسَلِیْنَ حَبِیْبِكَ وَصَفِیِّكَ وَاٰلِهٖ اَجْمَعِیْنَ

معجزہ ۲۵

معجزہ ۲۵ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے لیے تھوڑے چھوہارون مین دعاے برکت کی اور
فرمایا کہ اپنے توشہ دان مین ڈال رکھو اون چھوہارون مین ایسی برکت ہوئی کہ حضرت ابو ہریرہ
قریب تیس برس کے ہمیشہ اوس مین سے خرچ کرتے رہے اور منون چھوہارے اللہ کی راہ مین دیے
اور وہ کم نہوئے روز شہادت حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے وہ توشہ دان کھو گیا حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ کو بڑا رنج ہوا اشعار اونکا اس باب مین مشہور ہی **شعر** لِلنَّاسِ هَمٌّ وَلِیْ فِی الْیَوْمِ
هَمَّانِ ٭ فَقْدُ الْجِرَابِ وَقَتْلُ الشَّیْخِ عُثْمَانِ ٭ یعنی لوگون کو ایک غم ہی اور مجھے آج دو
غم ہین ایک گم ہوجانا توشہ دان کا دوسرا مقتول ہونا حضرت عثمان کا

معجزہ ۲۶

معجزہ ۲۶ سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کی جنگ خیبر مین پنڈلی مین ایسا زخم آیا تھا کہ لوگ کہتے تھے کہ سلمہ نہ بچینگے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے اپنا دست مبارک پھیر دیا فوراً زخم ایسا اچھا ہوگیا کہ گویا لگا ہی نتھا

معجزہ ۲۷

معجزہ ۲۷ قتادہ بن النعمان رضی اللہ عنہ کی ایک غزوے مین بسبب زخم کے آنکھ نکل کر رخسارے پر آ پڑی جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم نے دست مبارک سے آنکھ کو اوسکی جگہ پر رکھ دیا فوراً اچھی ہوگئی دوسری آنکھ
سے اوس مین زیادہ روشنی تھی **ف** یہ معجزہ مشہور ہی اور اولاد قتادہ رضی اللہ عنہ مین اوسکا تفاخر تھا
عمر بن عبد العزیز خلیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی ملاقات کو قتادہ رضی اللہ عنہ کے پوتے گئے اور اونھونے یہ اشعار پڑھے **نظم**

اَنَا ابْنُ الَّذِیْ سَالَتْ عَلَی الْخَدِّ عَیْنُهٗ ٭ فَرُدَّتْ بِکَفِّ الْمُصْطَفٰی اَیُّمَا رَدِّ

فَعَادَتْ كَمَا كَانَتْ بِأَحْسَنِ وَجْهِهَا فَيَا حُسْنَ مَا عَيْنٍ وَيَا حُسْنَ مَا خَدِّ
مین بیٹا اوس شخص کا ہون کہ یہ آئی رخسارے پر آنکھ اوسکی پھر پھیر رکھی گئی کف مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم
سے کیا اچھا پھیر رکھنا سو ہو گئی جیسی تھی خوب اچھی طرح سو کیا اچھی آنکھ تھی اور کیا اچھا رخسارہ
معجزہ ۲۸ ایک صحابی کے ہاتھ مین غدود تھا ایسا سخت کہ بسبب اوس کے تلوار نہین پکڑ سکتے تھے
آپنے کف مبارک اوسپر رکھ کے اوسے دبا کے ہاتھ کو چکر دیا فوراً اچھا ہو گیا معجزہ ۲۹ حضرت علی رضی اللہ
عنہ کے لیے آپنے دعا فرمائی تھی کہ سردی گرمی کی تکلیف اونھین کبھی نہ پونہچے ایسا حال اونکا ہو گیا
کہ گرمیون مین جاڑون کے کپڑے اور جاڑون مین گرمیون کے پہنتے تھے اور کچھ تکلیف گرمی سردی
کی نہین معلوم ہوتی تھی معجزہ ۳۰ حضرت سعد بن ابی وقاص کے لیے آپنے دعا کی کہ خدا تعالی
اونکی دعا قبول کرے پھر جو دعا حضرت سعد کیا کرتے تھے قبول ہوتی تھی معجزہ ۳۱ حضرت انس بن مالک
کے لیے آپنے طول عمر اور کثرت اولاد اور برکت کی دعا کی تھی سو سو برس سے زیادہ اونکی عمر
ہوئی اور اولاد کی بھی بہت کثرت ہوئی یہانتک کہ اونکی حیوۃ مین سو سے زیادہ اونکی اولاد بیٹے
پوتے ہو چکے تھے اور برکت کا اونکے اموال مین یہ حال تھا کہ باغ اونکا ہر سال مین دو بار پھل
لاتا تھا معجزہ ۳۲ ایک اندھا حضور اقدس مین آیا اور اوسنے درخواست کی کہ میری آنکھین
اچھی ہو جاوین آپنے ارشاد فرمایا کہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھ کے یہ دعا
پڑھے اَللّٰهُمَّ اِنِّي اَسْأَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَيْكَ بِنَبِيِّكَ مُحَمَّدٍ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ يَا مُحَمَّدُ
اِنِّي اَتَوَجَّهُ بِكَ اِلٰى رَبِّكَ لِيَكْشِفَ لِي عَنْ بَصَرِي اَللّٰهُمَّ فَشَفِّعْهُ فِيَّ
اوسنے ویسا ہی کیا اوسی وقت اوسکی آنکھین کھل گئین ف عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ سے اس حدیث کی
روایت ہے اور یہ طریقہ نماز صلوۃ الحاجت کہلاتا ہے حضرت عثمان بن حنیف اور اونکے خاندان کے
عمل مین تھا لوگون کو سکھلا دیتے تھے اور حاجتین اونکی پوری ہو جاتین اور حاجتون مین بجاے
لِيَكْشِفَ لِي عَنْ بَصَرِي فِي حَاجَتِي هٰذِهِ لِتُقْضٰى بڑہے اور دل مین جو مطلب رکھتا ہو
قصد کرے معجزہ ۳۳ ایک اعرابی ایک سوسمار شکار کرکے لیے جاتا تھا راہ مین ایک جگہ جناب رسول اللہ

معجزہ ۲۸
معجزہ ۲۹
معجزہ ۳۰
معجزہ ۳۱
معجزہ ۳۲
معجزہ ۳۳

صلی اللہ علیہ وسلم کو مع اصحاب بیٹھے دیکھا لوگون سے پوچھا کہ یہ کون ہین لوگون نے کہا کہ یہ پیغمبر خدا
ہین اوسنے جاکے آپ سے کہا کہ مین تم پر ایمان نہ لاؤن گا جب تک یہ سوسمار ایمان نہ لائیگا اور سوسمار
آپکے سامنے ڈالدیا اوس سوسمار نے بزبان فصیح حسب سوال آپکے خدا تعالی کی خدائی اور آپکی
پیغمبری کو بیان کیا وہ اعرابی اوسی وقت ایمان لایا اور جاکے یہ حال اپنی قوم سے کہا وہ سب آئے اور
مسلمان ہوئے **معجزہ ۳۴** صحیح مسلم مین حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک سفر مین
آپنے میدان مین قضاے حاجت کا قصد کیا وہان کچھ آڑ نتھی دو درخت اوس میدان مین الگ
الگ دور نظر پڑے آپ ایک درخت کے پاس تشریف لیگئے اور اوسکی ایک شاخ پکڑکر آپنے
فرمایا کہ میرا تابعدار ہوجا بحکم خدا وہ درخت آپکے ساتھ اسطرح ہولیا جیسے اونٹ اپنی مہار پکڑنیوالے
کے ساتھ ہولیتا ہی آپنے اوسکو اوس جگہ ٹھہرایا جو بیچا بیچ مسافت کا تھا دونون درختون مین
اور دوسرے درخت کو بھی اوسی طرح شاخ پکڑکرلے آئے اور دونون درختون سے آپنے
فرمایا کہ ملجاؤ دونون ملگئے آپنے اونکی آڑ مین قضاے حاجت سے فراغت حاصل کی حضرت جابر
کہتے ہین کہ میرا خیال اور طرف تھا پھر مینے دیکھا کہ آپ تشریف لاتے ہین اور دونون درخت جاکے
اپنی اپنی جگہ قائم ہوگئے **معجزہ ۳۵** آپ ایک جنگل مین چلے جاتے تھے ایک ہرنی نے آپکو
پکارا یا رسول اللہ آپنے دیکھا کہ ایک اعرابی سورہا ہی اور ہرنی بندھی ہی آپنے پوچھا کیا کہتی ہی
اوسنے عرض کیا کہ اس اعرابی نے مجھے شکار کیا ہی اور میرے بچے اس پہاڑ مین ہین وہ بھوکے
ہین اور میرے تھن دودھ سے بھرے ہین اگر آپ مجھے کھولدین تو مین بچون کو دودھ پلاکے
پھر آجاؤن گی آپنے اوس سے عہد لیا اوسنے کہا کہ مین بیشک پھر آؤن گی آپنے ہرنی کو کھولدیا
وہ حسب وعدہ بچون کو دودھ پلاکے آگئی آپنے اوسے پھر باندھ دیا اس عرصے مین وہ اعرابی
جاگا آپکے وہان تشریف رکھنے کا سبب پوچھا آپنے بیان کیا اور آپکی مرضی کے موافق اوس اعرابی
نے ہرنی کو چھوڑدیا اور ہرنی جنگل مین کہتی تھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ
فـ[illegible] کے اس قصے کی روایت مین بعضے محدثین نے کلام کیا ہی اور اوسکو موضوع کہا مگر

معجزہ ۳۶ قصہ ستون حنانہ

محققین محدثین کے نزدیک یہ روایت معتبر ہی اور موضوع کہنا بیجا ہی معجزہ ۳۶ مسجد شریف مین آپ ایک ستون سے تکیہ لگاکے خطبہ فرمایا کرتے تھے جب آپکے منبر بنوایا آپ خطبہ منبر پر فرمانے لگے ستون یکبارگی چلا چلاکے رونے لگا اس طرح کہ قریب تھا کہ پھٹ جاوے آپنے منبر سے اوترکے اوس ستون کو چپٹا لیا تب آہستہ آہستہ وہ رونے سے چپ ہوا فــ حدیث گریہ ستون بھی متواتر ہی اور حضرت حسن بصری نے فرمایا کہ ای مسلمانو ایک لکڑی جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے شوق سے ایسی بیقرار ہوئی تھین اوس سے زیادہ شوق جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا چاہیے

معجزہ ۳۷

معجزہ ۳۷ ایکبار منبر پر آپنے خطبے مین فرمایا کہ خدا تعالی اپنی بزرگی بیان فرماتا ہی اَنَا الْجَبَّارُ اَنَا الْکَبِیْرُ الْمُتَعَالِ مین جبار ہون مین بڑا ہون بہت بلندی والا

معجزہ ۳۸

منبر خوب تھرتھرایا آپنے جو عظمت الہی کو بیان کیا اوسکی ایسی تاثیر منبر پر ہوئی معجزہ ۳۸ حضرت عباسؓ سے ایکدن آپنے فرمایا کہ تم مع اپنی اولاد کے اپنے مکان پر صبح کو ہونا مین آونگا صبح کو آپ وہان تشریف لیگئے اور حضرت عباسؓ اور اونکی اولاد کو ایک کپڑا اوڑھایا اور دعا کی الہی انکو اپنے عذاب سے محفوظ رکھ جیسے مینے اس کپڑے سے ڈھک لیا ہی اوس وقت

معجزہ ۳۹

مکان کے چوکھٹ اور بازو نے آمین آمین کہا معجزہ ۳۹ ایک سفر مین آپکی ایک اونٹنی گم گئی ایک منافق نے ایک صحابی کے ڈیرے مین یہ بات کہی کہ محمد آسمان کی خبر بتاتے ہین یہ معلوم ہی نہین کہ اونکی اونٹنی کہان ہی اوسی وقت اللہ جل جلالہ نے منافق کے اس مقولے کی آپکو خبر دی اور بھی مطلع کیا کہ فلانی جگہ درخت مین مہار اونٹنی کی اٹک گئی ہی وہان ہی آپنے اپنے خیمے مین اون صحابی کے روبرو جنکے ڈیرے مین منافق نے یہ طعن کیا تھا ارشاد کیا کہ ابھی ایک منافق نے یہ طعن کی بات کہی سو مین تو دعوی نہین کرتا کہ بے بتائے اللہ تعالی کے مجھے کچھ معلوم ہو جاتا ہی اب خدا تعالی نے مجھے مطلع کر دیا کہ فلانی جگہ اونٹنی کی مہار ایک درخت مین اولجھ گئی ہی لوگون نے اوسی جگہ اوسی کیفیت سے اونٹنی کو پایا اور لے آئے اور اون صحابی نے اپنے ڈیرے مین جاکے جب اس قصے کا ذکر کیا تب معلوم ہوا کہ اونھین کے ڈیرے مین منافق نے یہ بات کہی تھی اور

م اوس منافق کا زید بن لصیب تھا بلا م وضا سـ ـزہ عبد اللہ بن جحش کی تلوار غزوۂ احد
مین ٹوٹ گئی آپ نے ایک لکڑی اونکو دے دی ست خاصی تلوار ہو گئی اور ہمیشہ اونکے پاس
رہی معجزہ ۴۱ جابر بن عبد اللہ بجلی رضی اللہ عنہ گھوڑے پر نہین ٹھہر سکتے تھے اونھون نے
یہ حال عرض کیا آپ نے اونکے سینے پر ہاتھ مارا اور اونکے لیے دعا کی کہ گھوڑے پر ثابت رہین
پھر بعد اسکے وہ کبھی گھوڑے پر سے نگرے معجزہ ۴۲ ابو طلحہ انصاری رضی اللہ عنہ کا ایک
گھوڑا بہت کند رفتار تھا ایکبار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اوسپر سوار ہوئے ایسا تیز رفتار ہو گیا
مانند دریا کے چال چلتا تھا معجزہ ۴۳ ایک باغ مین آپ تشریف لیگئے وہان کچھ بکریان
تھین سب نے آپکو سجدہ کیا معجزہ ۴۴ اونٹ نے آپ کو سجدہ کیا اور اپنا حال عرض کیا قلت علف
اور کثرت محنت کی شکایت کی اور آپنے اوسکے مالکون سے اوسکی سفارش کی ف اونٹ کا سجدہ
کیا آپ کو بہت طریقون سے محدثین کے نزدیک ثابت ہی معجزہ ۴۵ رکانہ مکے مین ایک بڑا
پہلوان تھا کسی سے اوسکی پیٹھ زمین پہ نہین لگی تھی ایکدن آپ اوسکے پاس جنگل مین
جہان وہ بکریان چراتا تھا پہونچے اوسنے کہا کہ تم ہمارے معبودون کو برا کہتے ہو آج مجھے خوب
ملے ہو آپنے اوس سے کہا کہ تو مسلمان ہو جا اوسنے کہا کہ تم مجھ سے کشتی لڑو اگر تم مجھے پچھاڑو تو
مین دس بکریان دونگا آپ اوس سے کشتی لڑے اور اوسکو پچھاڑا اوس نے کہا کہ میری لات
اور عزیٰ نے مدد نکی اور تمھارا رب غالب آیا آج تک میری پیٹھ زمین پر کسی نے نہین لگائی پھر لڑو
اور دس بکریان دونگا اگر تم مجھے پچھاڑوگے آپنے پھر اسے پچھاڑا پھر اوسنے ویسی ہی تقریر کی اور
تیسری بار بھی آپنے اوسے پچھاڑا اوسنے کہا کہ تیس بکریان میری بکریون مین سے پسند کر لو آپنے
نلین اور کہا کہ میری خوشی یہ ہی کہ تو مسلمان ہو جا تاکہ دوزخ سے نجات پاوے اوسنے معجزہ
طلب کیا ایک درخت سمرہ کا وہان تھا سو آپنے اوس درخت کو بلایا وہ درخت چرکے دو
ہو گیا اور ایک اوس مین سے وہان چلا آیا اور آپکے اور رکانہ کے درمیان کھڑا ہو گیا رکانہ نے
کہا کہ معجزہ تو خوب دکھایا اب اس سے کہدو کہ چلا جاوے آپنے فرمایا کہ جو چلا جاوے تو تو مسلمان

ہوجاویگا اوسنے کہا ہان آپکے کہنے سے وہ چلا گیا اور دونو ملکے ایک ہوگئے آپنے رکانہ
سے کہا کہ اب مسلمان ہوجا رکانہ نے کہا کہ اگر مین مسلمان ہوجاوٴن تو عورتین مکے کی
مجھے کہینگی کہ رکانہ مارے ڈر کے مسلمان ہوگیا اوسوقت تو رکانہ مسلمان نہوا لیکن فتح
مکے مین مسلمان ہوگیا معجزہ ۴۶ ایک اعرابی نے حضور اقدس مین خشک سالی کی شکایت کی
اور کہا کہ مینہ نہ برسنے سے لڑکے بالے اور چارپائے مرے جاتے ہین آپ مینہ کے لیے دعا
فرماوین آپ مسجد شریف مین اوسوقت تشریف رکھتے تھے اور جمعے کا دن تھا اور اوسوقت خطبے
کے اوس اعرابی نے یہ بات کہی تھی آپنے مینہ کے لیے دعا فرمائی اوسی وقت مینہ برسنا شروع
ہوا اور دوسرے جمعے تک اتنا برسا کہ لوگ گھبرا گئے اوسی اعرابی نے یا اور کسی شخص نے پھر
آکے عرض کی کہ اب مینہ کی کثرت سے بڑی تکلیف ہے آپنے فرمایا الٰہی گرد ہمارے برسے ہم پر نہ برسے
اور آپنے جدھر کو اشارہ کیا مینہ کھل گیا اور گرد اگرد مدینے کے برستا رہا معجزہ ۴۷ نجاشی بادشاہ
حبشہ کا جسوقت انتقال ہوا اوسی وقت آپنے مدینے مین خبر دی اور اوسکی نماز جنازہ کی غائبانہ
پڑھی ف اسی حدیث کے موافق امام شافعی کے نزدیک نماز جنازہ غائب پر جائز ہوا اور حنفیہ کہتے ہین
کہ اوسوقت جنازہ نجاشی کا جناب اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا آپنے غائب
نماز نہین پڑھی معجزہ ۴۸ ایک یہودی متصل مدینہ طیبہ کے بکریان چراتا تھا ایک بھیڑیا اوسکی
ایک بکری لیگیا چرانے والے نے جھپٹ کے بھیڑیے سے بکری کو چھین لیا بھیڑیا ایک ٹیلے پر
جا بیٹھا اور کہنے لگا کہ تو نے میرا قوت جو مجھے خدا تعالی نے دیا تھا مجھ سے چھین لیا بکری
چرانے والا متحیر ہوکے کہنے لگا کہ بھیڑیا آدمی کی طرح باتین کرتا ہے بھیڑیے نے کہا کہ
اس سے زیادہ تعجب کی یہ بات ہے کہ درمیان ان دونون پہاڑون کے یعنی مدینے مین محمد صلی اللہ
علیہ وسلم باتین گذری اور آنے والی بیان کرتے ہین اوس یہودی نے اوسی وقت حضور اقدس
مین حاضر ہوکے حال بیان کیا اور مسلمان ہوگیا معجزہ ۴۹ ایکبار ابوجہل نے کہا کہ جو مین
محمد کو دیکھونگا مٹی مین منہ ملتے یعنی سجدہ کرتے اپنی لات سے اوںکی گردن دبادون گا آنحضرت

معجزہ ۴۶

معجزہ ۴۷

معجزہ ۴۸ کلام کرنا بھیڑیے کا اور دینا [illegible]

معجزہ ۴۹

...اللہ علیہ وسلم مسجد حرام مین تشریف لائے ... بیٹھنے لگے بوقت سجدہ اوس ملعون نے ارادہ ... کی طرف قصد کیا اور پاس پہونچنے سے پہلے بے تحاشا بھاگا لوگون نے کہا کہ کیا ہوا تو ... کہا کہ مین نے دیکھا کہ میرے اور محمد کے درمیان ایک خندق آگ کی ہی اور میرے پر دیکھے فرشتون کے اسلیے مین ڈر کے بھاگا آپنے فرمایا کہ وہ آگے بڑھتا تو فرشتے اوسکی بوٹی بوٹی لیجاتے معجزہ ... رضی اللہ عنہ نے آپسے درخواست کی کہ حضرت جبرئیل کو مجھے دکھا دیجیے آپنے فرمایا کہ تم دیکھ نسکو گے اونھون نے اصرار کیا آپنے کہا کہ کعبے کی طرف دیکھو اونھون نے کعبے شریفہ کی چھت پر حضرت جبرئیل کو دیکھا پر اونکے زبرجد کے نہایت درخشان اوسکی چمک سے حضرت حمزہ کی آنکھین خیرہ ہوگئین اور غش کھاکے گر پڑے بعد اسکے حضرت جبرئیل غائب ہوگئے اور حضرت حمزہ ہوش مین آئے

معجزہ

## خاتمہ شفاعت کبریٰ کے بیان مین

اللہ جل جلالہ نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سارے عالم سے اشرف بنایا اور محبوب خاص اپنا کیا ظہور اوسکا بر ملا بروجہ اتم بروز قیامت بوقت قائم ہونے آپکے مقام محمود مین اور کرنے شفاعت کبریٰ کے ہوگا اور اخیر معاملہ آپکا جو متعلق اس عالم سے ہی شفاعت کبریٰ ہی لہذا ختم کرنا تواریخ حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا بیان شفاعت کبریٰ پر مناسب معلوم ہوا اور ایک نکتہ اختتام کتاب مین بیان شفاعت کبریٰ پر تفاول نیک ہی جیسے امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم کو بیان وسعت رحمت الٰہی پر ختم کیا ہی اور تفاول اسطرح قائم کیا ہی کہ جس طرح کتاب کا خاتمہ بیان وسعت رحمت الٰہی پر ہوا خدا یتعالیٰ مؤلف کا ایسا کرے کہ رحمت واسعہ الٰہی اوسکے شامل ہو ایسے ہی فقیر گنہگار کو اس رسالے کے ختم مین بیان شفاعت کبریٰ سے تفاول بایں وضع منظور ہی کہ جیسے اس کتاب کا خاتمہ بیان شفاعت کبریٰ پر ہوا خدا یتعالیٰ مؤلف حقیر کا خاتمہ ایسا کرے کہ شفاعت جناب حبیب اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اوسکو نصیب ہو بیان شفاعت کبریٰ صحیح بخاری وغیرہ کتب معتبرہ حدیث مین وارد ہی کہ قیامت کے دن بسبب درازی اوس دن کے اور شدت تکالیف کے کہ گرمی شدت کی بسبب قریب آفتاب ... ہوگی اور زمین نہایت گرم ہوگی مشہور ہی

کہ تانبے کی زمین ہوگی اور عرق بقدر اعمال لوگون کے بدن پر ہوگا کسی کے ٹخنون تک کسی کے
زانو تک اور کسی کے زیادہ اس سے اور کافرون کے مُنہ تک بہکے بطور لگام کے ہو جائیگا اور کسی
کو اونٹون نے یا بیل گاے مینڈھے بکریون نے بسبب نہ دینے زکوٰۃ کے پچھاڑا ہوگا اور اونٹ کاٹتے
ہونگے اور پانوئن سے کھوندتے ہونگے اور گاے بیل اور مینڈھے بھیڑ بکریان سینگون سے
مارتے ہونگے اور پانوئن سے کھوندتے ہونگے اور بھی تکلفین شدید ہونگی اور خدا تعالیٰ کمال غضب
مین ہوگا اور متوجہ طرف حساب کے نہو گا لوگ بہت گھبرائین گے اور نوبت یہانتک پونہچے گی کہ
کہین گے چاہے جہنم کا ہی حکم ہو جائے تا پریشانی سے تو نجات ہو آپس مین مشورہ کرکے کہین گے
کہ کوئی شفیع قائم کرنا چاہیے کہ اللہ جل جلالہ کے حضور مین سفارش کرکے ہم لوگون کو اس بلا سے
نجات دلوائے حضرت آدم علیہ السلام کے پاس جائین گے اور کہین گے کہ خدا تعالیٰ نے تمھین
اپنے دست قدرت سے بنایا اور تم باپ سب آدمیون کے ہو خدا تعالیٰ کے حضور مین ہماری شفاعت
کرو کہ ہم اس مصیبت سے نجات پاوین وہ کہین گے لَسْتُ هُنَاكُم میرا رتبہ یہ نہین ہے آج اللہ تعالیٰ
ایسا غضب مین ہے کہ ایسا کبھی نہین ہوا اور مینے خلاف حکم الٰہی کے گیہون بہشت مین کھالیا تھا
اس سبب سے میری جرأت نہین ہوتی کہ شفاعت کرون لیکن تم لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاؤ
کہ وہ پہلے پیغمبر بڑی دعوت والے ہین لوگ نوح علیہ السلام کے پاس جاوینگے اور اونکی تعریف بیان
کرکے اون سے شفاعت کیلیے کہین گے وہ بھی فرماوینگے کہ مین اس کام کا نہین ہون مینے خلاف مرضی الٰہی
اپنے بیٹے کے لیے جو کافر تھا دعا کی تھی کہ ڈوبنے سے بچ جاوے مجھے اس گناہ کا ڈر ہے لیکن براہیم
کے پاس جاؤ کہ وہ دوست خاص خدا تعالیٰ کے ہین لوگ حضرت ابراہیم کے پاس جاوینگے اور اونکی
تعریف کرکے شفاعت کے واسطے کہین گے وہ بھی فرماوینگے لَسْتُ هُنَاكُم مین اس کام کا نہین ہون
اور عذر یہ کرینگے کہ مین نے اپنی عمر مین تین جھوٹھ بولے تھے اونکے مواخذ نکا مجھے ڈر ہے تم موسیٰ
کے پاس جاؤ اون سے اللہ تعالیٰ نے کلام کیا اور توریت اونپر نازل کی تین جھوٹھ کہا حضرت براہیم
نے تین باتون کو کہ ظاہر مین جھوٹھ تھین حقیقت مین جھوٹھ نتھین ایک یہ کہ جب کفار میلے کو جاتے تھے

بیان کذبات ثلاثہ ابراہیم

ور اونکو ساتھ لیجانا چاہتے تھے اونھون [illegible] تارون کی طرف دیکھ کے کہا کہ مین بیمار ہون
منظور یہ تھا کہ اونکے ساتھ نجاوین اور بیماری سے بیماری روحانی مراد تھی کہ بسبب اونکی
صحبت اور حرکات شرک کے تکلیف و رنج مین تھے ظاہر مین ستارونکی طرف دیکھ کے یہ کلمہ
سنا اونکے ذہن مین یہ بات ڈالنے کو کہ ستارونکی گردش سے اونھون نے اپنا آیندہ بیمار
ہونا دریافت کیا ہی وہ لوگ معتقد نجوم کے تھے لہذا اونھین چھوڑ گئے دوسرے یہ کہ بتونکو
حضرت ابراہیم نے بعد از انکہ کفار میلے کو چلے گئے تھے تبر سے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا اور تبر
وایک بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا جب کفار نے پوچھا کہ بتون کو کسنے توڑا حضرت ابراہیم
نے کہا اس بڑے بت نے توڑا ان بتون سے پوچھ دیکھو اگر بولتے ہون یہان بھی حقیقت کلام مراد
نہین تھی بلکہ منظور یہ تھا کہ کفار کی زبان سے اقرار اس بات کا کہ بت ایسا کام نہین کر سکتے کرا کر الزام
و تنبیہ قایم کرین چنانچہ ایسا ہی ہوا تیسرے یہ کہ حضرت ابراہیم جب ہجرت کر کے اپنے وطن سے
چلے مصر مین وارد ہوئے وہان ایک بادشاہ ظالم تھا خوبصورت عورتون کو چھین لیتا تھا اور
شوہر کو جو اوسکے ساتھ ہوتا مار ڈالتا حضرت ابراہیم کے ساتھ بی بی سارہ تھین بہت خوبصورت
حضرت ابراہیم نے اون لوگون سے کہا کہ یہ میری بہن ہی مقصود بہن ہونا باعتبار دین کے
تھا اگرچہ یہ تینون باتین جھوٹھ اور قابل مواخذے کے نتھین لیکن انبیائے کرام کا مقام بہت عالی
ہی اور جسقدر قرب جناب الٰہی سے زیادہ ہوتا ہی اوتنا ہی خوف زیادہ ہوتا ہی لہذا حضرت ابراہیم
علیہ السلام کو اون باتون کا خوف ہوگا اور شفاعت مین عذر کرینگے لوگ حضرت موسیٰ علیہ السلام
کے پاس جائینگے اور اونکی تعریف کر کے اون سے شفاعت کے لیے کہینگے وہ بھی یہی کہینگے
مین اس کام کا نہین ہون میرے ہاتھ سے قبطی مارا گیا تھا مجھے اوسکا ڈر ہی مراد وہ قصہ ہی جو سورۂ
قصص مین مذکور ہی ایک قبطی ایک بنی اسرائیل کو بیگار مین پکڑے لیے جاتا تھا اور حضرت موسیٰ
علیہ السلام اودھر سے نکلے بنی اسرائیل نے اونسے فریاد کی حضرت موسیٰ علیہ السلام نے ایک گھونسا
[illegible] کے [illegible] وہ مر گیا جو کہ حکم قتل کفار کا [illegible] موسیٰ علیہ السلام کو نہین ہوا تھا لہذا نادم ہوئے

اور خدا تعالی نے بخشدیا سو باآنکہ وہ گناہ معاف ہوگیا ہے حضرت موسی کو بنظر شان جلال الٰہی روز
پر ہول قیامت اوسکا خوف ہوگا اور شفاعت کرنے مین عذر کرینگے اور کہین گے عیسی علیہ السلام
کے پاس جاؤ خداوند تعالی نے اپنے کلمہ کن سے اونکو پیدا کیا ہے بغیر باپ کے لوگ حضرت عیسی
علیہ السلام کے پاس جائین گے وہ بھی فرمائین گے کہ مین اس کام کا نہین ہون میرے بعد نصاری نے
مجھے معبود قرار دیا مجھے اس بات کے مواخذے کا ڈر ہے لیکن تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ
خدا تعالی نے اونکے اگلے پچھلے گناہ سب معاف کیے ہین لوگ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
کے حضور مین آوینگے اور درخواست شفاعت کی کرینگے آپ اوسوقت مستعد ہوکے فرماوینگے کہ
اِنّی لَهَا مین اس کام کے لیے ہون اور آپ اوسوقت اللہ جل جلالہ کے حضور مین حاضر ہوکے
سجدہ کرینگے اور سجدے مین اللہ تعالی کی بہت حمد بیان کرینگے آپنے فرمایا کہ مین اوسوقت ایسے
محامد الٰہی بیان کرونگا کہ اسوقت مین میرے ذہن مین نہین ہین اوسی وقت خدا تعالی میرے دل مین
ڈالے گا اور جتنی دیر تک خدا تعالی چاہیگا مین سجدے مین رہونگا پھر اللہ تعالی فرماویگا یا محمد ارفع
رأسک سل تعطہ واشفع تشفع ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم سر اوٹھاؤ جو تم مانگو گے ملیگا اور جسکی شفاعت کروگے
قبول ہوگی سبحان اللہ کیا رتبہ ہے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسے وقت مین کہ اللہ جل جلالہ
نہایت غضبناک ہوگا اور سب انبیاے کرام اولو العزم مارے ڈر کے تھرتھراتے ہونگے ہمارے
پیغمبر صاحب سے اللہ تعالی ایسا کلمہ فرمائے گا جیسا کمال خوشی و رضامندی مین بادشاہ اپنے تابعین
اور مقربین سے کہتے ہین مانگ کیا مانگتا ہے سبب اسکا یہی ہے کہ آپ محبوب ہے معشوق الٰہی ہین اوسوقت
شان محبوبیت کا مجمع اولین و آخرین مین ظہور ہوگا آپ سر اوٹھاوینگے اور کہین گے یا رب امتی
امتی قربان ایسے پیغمبر رؤف و رحیم کے کہ ایسے وقت مین کہ سب انبیاے اولو العزم نفسی نفسی کہتے ہونگے
آپ اپنی امت کے لیے درخواست مغفرت کی کرینگے اللّٰھم صل علی الرسول الکریم بالمؤمنین
رؤف رحیم اس مقام شفاعت مین قائم ہونا اور خلائق کو ہول محشر سے چھوڑانا اور پھر
دوزخ سے نجات دلوانا یہی قائم ہونا آپ کا مقام محمود مین ہے جسکا ذکر قرآن مجید مین ہے عسی

ان یبعثک ربک مقاما محمودا ۔ ۔ ۔ ۔ مد جل جلالہ بندون کا حساب کر کے
بہشت و دوزخ کا حکم جاری کریگا اور سب ۔ ۔ ۔ یعنی مقامات محشر کے طی ہو نگے پل صراط
وغیرہ اور آپ اپنی امت کی رفاہ ہر جگہ چاہین گے اور فضل الٰہی شامل حال آپکی امت کے ہوگا جو
لوگ بسبب شامت اعمال کے دوزخ مین پڑینگے اونکے لیے خدا تعالی آپسے فرماویگا کہ جسکے
دل مین جو برابر ایمان ہو اوسکو دوزخ سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر تشریف لیجاوینگے
اور موافق حد مذکور کے دوزخ سے نکلوا کے بہشت مین داخل کرینگے پھر آپ اللہ جل جلالہ
کے حضور مین جا کے سجدہ کرینگے اور محامد الٰہی زبان سے کہین گے اور جتنی دیر تک خدا تعالی
چاہیگا سجدے مین رہین گے پھر اللہ تعالی فرماویگا یا محمد ارفع راسک سل تعطہ واشفع
تشفع ای محمد سر اوٹھاؤ اور جو کچھ مانگوگے پاؤگے اور جسکی سفارش کروگے قبول ہوگی آپ سر
اوٹھا کر کہین گے یا رب امتی امتی پھر اللہ تعالی یہ حد مقرر کریگا کہ جسکے دل مین
رائی برابر ایمان ہو اوسکو دوزخ سے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جا کے اوس حد کے موافق
لوگون کو نکال لیجاوینگے او بہشت مین داخل کرینگے پھر اللہ جل جلالہ کے حضور مین جا کے
سجدہ کرینگے اور حمد الٰہی بدستور سابق بجالاوینگے پھر خدا تعالی فرماویگا یا محمد ارفع
راسک سل تعط واشفع تشفع ای محمد سر اوٹھاؤ جو کچھ مانگو گے پاؤگے اور جسکی
سفارش کروگے قبول ہوگی آپ سر اوٹھا کر کہین گے یا رب امتی امتی پھر اللہ تعالی
حد مقرر کریگا کہ جسکے دل مین بقدر ذرے کے ایمان ہو اوسے نکال لیجاؤ آپ دوزخ پر جا کے اوس
حد کے موافق جہنم سے نکال کے بہشت مین داخل کرینگے آخر کار کوئی جہنم مین نرہیگا مگر وہی لوگ
جنکو قرآن نے حبس کیا ہے یعنی جنکا خاتمہ ایمان پر نہین ہوا اور مستحق خلود ہین خدا تعالی کی رحمت
اور جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت سے سب اہل ایمان بہشت مین داخل ہو جائینگے
الحمد للہ کہ یہ رسالہ تمام ہوا خدا تعالی قبول فرماوے اور بطفیل اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم لوگ
گنہگارونکا خاتمہ بخیر کرے اور اپنے حبیب کی شفاعت نصیب کرے اور مکارہ دنیوی سے جلد نجات دیکے

اپنے اور اپنے حبیب کے آستانے پر پہنچاوے اور مشفقی محسنی محمد امیر خان صاحب باعث
تالیف کتاب ہذا کو توفیق اپنی مرضیات کی دیوے اور سب مرادات دینی اور دنیاوی بر لاوے
اور جمیع احباب مخلصین اور کرماے محسنین کی عاقبت بخیر کرے اور دنیا مین بھی سب کو ہر طرح
کی عافیت عنایت فرماوے یہ رسالہ فقیر نے بغیر موجود ہونے کسی کتاب کے صرف از روے
حافظہ لکھا تھا پھر بفضلہ تعالی بعد معاودت کے وطن مین کتب حدیث و سیر معتبرہ سے حرف بحرف
مطابق کیا بحمد اللہ یہ رسالہ بہت معتبر سیر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مین تالیف ہوا ہے اہل
اردو مین کوئی کتاب ایسی نہین ہے رسائل مولود بزبان اردو بیان حالات آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم مین جو پائے جاتے ہین اکثر حالات صحیحہ پر مشتمل نہین ہین کتب تاریخ
غیر معتبرہ کے موافق ہین یا جہان سے چاہا افسانے بے تحقیق اور غلط محض لکھدیے ہین
مثلا رسالہ مولود مین کہ ~~فی الحال بنگالے مین بہت مروج ہی~~ تو یبہ کا دودھ پلانا بعد
حلیمہ سعدیہ کے لکھا ہی یا صلح حدیبیہ کے قصے کو اس طرح لکھا ہی کہ بعد فرضیت حج کے آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم حج کو تشریف لیگئے تھے تب وہ قصہ واقع ہوا سو یہ باتین یقینا غلط ہین اور
مخالف کتب احادیث اور سیر معتبرہ کے اور قیامت مؤلف رسالہ نے یہ کی ہی کہ لکھا ہی کہ مینے
مولوی کرامت علی صاحب کو یہ رسالہ سنادیا اور اب سب روایات مندرجہ موافق ہداے اونکے
ہین سو مولوی کرامت علی صاحب ایسے کہ فاضل معتبر ہین ایسی روایتون کو کبھی معتبر نہ بتلایا ہوگا
اور بھی رسالے اکثر اسی طرح کے ہین بیان قصہ معراج اور وفات شریف مین بعضے کتب
تواریخ مین بہت روایتین نامعتبر لکھی ہین کہ رسائل مولود والون نے اونھین کو نقل کیا ہی فقیر نے
یہ حالات بیشتر موافق روایات صحیح بخاری و دیگر کتب معتبرہ حدیث کے لکھین ہین سب صاحب مطالعہ
فرمانے والے اس رسالے کے اسناد کا بھی لحاظ رکھین اور جس طرح لوگ اردو کے افسانے کی کتابون
کو دل لگی کے لیے اور بھی واسطے سیکھنے زبان اردو کے سیر مین سکھتے ہین اگر اس رسالے کو
مطالعے مین رکھین دل لگی بھی ہی کہ قصے اس مین بھی مندرج ہین اور زبان اردو بھی مطابق

روزمرہ صحیح کے اس مین ہی اور اسکے دیکھ[illegible] اب ہی اور امور دنیا کے انتظام کی عقل
آدمی کو حاصل ہوتی ہی اسواسطے کہ آپکے او[illegible] اصحاب کے معاملات و تدبیرات خوب مطابق
عقل صحیح کے ہوتے تھے پس چاہیے کہ ضرور اس رسالے کو مطالعے مین رکھین اور اپنے اقارب
اور عورتون کو اور احباب کو سنائین وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَعُلَمَاءِ اُمَّتِہٖ وَاَوْلِیَائِہٖ اَجْمَعِیْن

## تمت

خدا کو شکر بے حد و سپاس بے انتہا اور پیغمبر پر درود لاتعد و لاتحصی کہ افضال ایزدی سے بار دوم
کتاب فیض نصاب خلاصۂ اخبار و احوال حضرت رسول اللہ مسمی بہ تواریخ حبیب الہ
تصنیف عالم ربانی مفتی حقانی موید دین مبین مروج شرع متین مقبول بارگاہ خداوند
صمد جناب مفتی محمد عنایت احمد روح اللہ روحہ فی دار الجنان وافاض علیہ شآبیب
الغفران اہتمام سے امیدوار رحمت ایزد منان محمد عبد الرحمن بن حاجی محمد روشن خان
مغفور کے ایام متبرکہ میلاد افضل الرسل یعنی عشرۂ اولین ماہ ربیع الاول ۱۲۸۱ ہجری مین مطبع
نظامی واقع شہر کانپور چھپ کر شمع محفل طالبان اخبار نبوی ہوئی

### قطعۂ تاریخ طبع دوم بار کتاب تواریخ حبیب الہ

جب چھپی بار دوم فضل خدا سے یہ کتاب
فکر کی طبع کی تاریخ تو آئی یہ ندا

دینداروں کو نہایت ہی خوشی اس سے ہوئی
اہل دین پڑھتے ہین آداب سے تاریخ نبی
۱۲۸۱ھ

یہ مہر کی خاتمے پر واسطے سند اس بات کے کہ یہ کتاب چھپی ہوئی مطبع نظامی کی ہی مہر اور دستخط مہتمم کے کیے گئے

محمد روشن خان حنفی
محمد عبد الرحمن بن حاجی

العبد